مهدي سوڈاني

# مہدی سوڈانی

## تمہید

قبل اس کے کہ ہم مہدی سوڈانی کے حالاتِ زندگی حوالۂ قلم کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ "مہدویت" کی حقیقت سے ناظرین کو آگاہ کردیں تاکہ اس کی حقیقت سے واقف ہوکر ناظرین کو مہدی سوڈانی کے دعوی اور اس کی زندگی کے کارناموں پر کافی غور کرنے اور نتائج حاصل کرنے کا موقع ملے۔

علمائے اسلام اور جمہور مسلمین کا ابتدائے اسلام سے یہ عقیدہ ہے کہ دنیائے اسلام میں عنقریب ایک صاحبِ قوت شخص کا ظہور ہوگا جو دین اسلام کو قوت بخشیگا۔ عدل و انصاف کے علَم کو قائم کرے گا۔ اور تمام ممالک اسلامیہ پر قابض ہوجائے گا اس شخص کا نام "مہدی" ہوگا۔

یہ عقیدہ یا خیال اُن احادیث پر مبنی ہے جو حضرت رسول اکرم محمد مصطفٰے صلعم سے اس خصوص میں منقول ہے ان میں مستند و موثق حدیث وہ ہے جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ یہ ہے۔

لاتذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتی يواطی اسمه اسمی و اسم ابيه اسم ابی

دُنیا کا خاتمہ اُس وقت نہ ہوگا جبتک کہ ایک شخص جو میرے خاندان سے ہوگا اور جس کا نام میرا نام اور باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا سارے عرب پر قابض نہ ہو جائے گا۔

ایک اور روایت ہے اس خصوص میں حاکم سے مروی ہے اور وہ یہ ہے۔

تملاء الارض جوراً و ظلماً فيخرج رجل من عترتی فيملك سبعاً او تسعاً فيملاء الارض عدلاً و قسطا كما ملئت جوراً و ظلماً

جب دُنیا جور و ظلم سے تنگ آجائیگی تو ایک شخص میری اولاد میں سے ہوگا جو چند سال میں دنیا پر قابض ہو جائیگا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح معمور کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے معمور تھی۔

ان کے علاوہ اور بھی کچھ احادیث ہیں جن پر علمائے اسلام نے خوب رد و قدح اور ان کی صحت و فساد پر معقول بحث کی ہے علامہ ابن خلدون نے اس مسئلہ پر جس قدر روشنی ڈالی ہے اس قدر کسی نے بحث نہیں کی ان احادیث میں اگرچہ "مہدی" کا لفظ نہیں ہے لیکن علماء نے دوسری احادیث اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں جن میں مہدی کا لفظ پایا جاتا ہے علامہ ابن خلدون نے مہدی کے لفظ پر کافی تنقید کی ہے اور حکومت فاطمیہ اور بعض اُن لوگوں کے عقیدہ پر جو فاطمی حکومت کو احادیث مذکورہ بالا کا مصداق بناتے ہیں خوب بحث کی ہے افسوس ہے کہ اس مختصر رسالہ میں اس بحث کی گنجائش نہیں۔ ناظرین اس خصوص میں مزید معلومات چاہیں تو ابن خلدون کے مقدمہ کا مطالعہ فرمائیں۔

ظہور مہدی کے عقیدہ پر اگرچہ ہر زمانہ میں کافی رد و قدح ہوتی رہتی ہے اور ہر عصر کے مدعیانِ مہدیت کے واقعاتِ زندگی سے علماء کو کافی بحث و غور کا موقع ملا ہے لیکن ظہور مہدی کے عقیدہ میں کبھی ضعف پیدا نہیں ہوا بلکہ ہر آنے والے زمانہ میں

اس عقیدہ کی قوت بڑھتی رہی ہے اور جن محققین اور علماء نے اس عقیدہ کو فاسد اور ترقیٔ اسلام کے خلاف بتایا ہے علماء قدیم اور جمہور مسلمین اُن سے منحرف ہو گئے ہیں اور اُن پر کفر و ارتداد تک کے فتوٰی دیئے گئے ہیں۔

چونکہ یہ عقیدہ ہر زمانہ اور ہر قرن میں قوت حاصل کرتا رہا ہے اور مسلمان ظہور مہدی کا ہر وقت اور ہر عصر میں بیچینی سے انتظار کرتے رہے ہیں اس لئے بہت سے لوگوں کو مختلف زمانوں میں دعویٰ مہدیت کا موقع ملا اور انہوں نے اپنے زمانہ میں اس کا دعوٰی کیا ہے کہ "وہ وہی مہدیٔ منتظر ہے" جس کے انتظار میں دنیا بیچین ہے ان مدعیان مہدیت میں سے اگرچہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ کامیابی ہوئی اور ہر ایک نے اپنے معتقدوں کی ایک خاص جماعت بنالی جو کچھ عرصہ تک یا زیادہ سے زیادہ اُن کی زندگی تک معتقد رہی اور پھر اُن کا اثر بالکل جاتا رہا لیکن بعض کو معقول کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے اپنے دعوٰی کی بدولت بڑی بڑی ریاستیں اور حکومتیں حاصل کرلیں جن کا ذکر و اثر اب تک باقی ہے۔

ظہور مہدی کے عقیدہ میں مسلمانوں کے دونوں فرقے یعنی اہل سنت والجماعت اور اثنا عشری (شیعہ) اگرچہ متفق ہیں لیکن دونوں کے عقیدہ میں اتنا فرق ہے کہ موخرالذکر یعنی حضرات شیعہ کا یہ خیال ہے کہ "مہدی منتظر" جناب ابوالقاسم محمد بن الحسن العسکری بارھویں امام کی شخصیت میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خاتمۂ دنیا سے قبل دوبارہ اُن کا ظہور مقام سرداب واقع "سر من رائے" (عراق) میں ہوگا اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ "مہدی منتظر" کا ظہور ابھی نہیں ہوا ہے۔

ذیل میں تتمۂ بحث کے طور پر ہم اُن مشہور لوگوں کا مختصر حال درج کرتے ہیں جنہوں نے ابتداء اسلام سے اس وقت تک مہدویت کا دعوٰی

کیا ہے اس ذیل میں ہم نے صرف وہی لوگ لئے ہیں جو شہرت حاصل کر چکے ہیں اور جن کو اپنے دعوئی میں کچھ نہ کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے ورنہ مدعیان مہدیت کی تعداد تو اتنی ہے کہ اُن کے مختصر حالات لکھے جائیں تو ایک خاصی کتاب بن جائے۔

## محمد بن عبداللہ

یہ شخص جو نفس ذکیہ کے لقب سے مشہور تھا ۱۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں ظاہر ہوا یہ زمانہ خلفائے عباسیہ کے دوسرے خلیفہ منصور کا زمانہ تھا مہدویت کا اس نے دعوئی کیا اور لوگوں کو دعوت دی اس کا ایک بھائی ابراھیم نامی مدد کیلئے کھڑا ہوا اور اس کی دعوت کو ملک میں پھیلایا تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے متبعین کی معقول تعداد ہو گئی اور اس نے اپنی قوت سے بصرہ اہواز، فارس، مکہ اور مدینہ کو فتح کر کے قبضہ کر لیا اس کے بعد اس نے اپنے عمال کو یمن وغیرہ بھیجا امام مالک مشہور محدث اُس زمانہ کے مفتی تھے محمد بن عبداللہ کی قوت، فتوحات اور اثر کو دیکھکر انہوں نے فتوئی دیدیا کہ محمد بن عبداللہ "مہدی موعود" ہے اس سے محمد بن عبداللہ کو اور تقویت ہو گئی اور اس کے داعی تمام اطراف میں پھیل گئے خلیفہ منصور نے محمد بن عبداللہ کے روزافزوں اقتدار و اثر اور قوت کو محسوس کیا اور فوراً اس کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہوا آخر منصور نے اُس پر غلبہ حاصل کیا اور اُس کو قتل کر کے اُس کے دعوئی کا خاتمہ کر دیا[ع۵] اگر منصور جلد اس کی جانب توجہ نہ کرتا تو یہ امر یقینی تھا کہ یہ شخص

---

ع۵ محمد بن عبداللہ مذکور کے تفصیلی حالات ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی چھٹی جلد میں لکھے ہیں مزید حالات معلوم کرنے کے لئے ابن اثیر ملاحظہ کرنا چاہئے ۱۲ مؤلف

دولت عباسیہ کو تباہ کر دیتا اور تمام ممالک اسلامیہ پر قابض ہو جاتا۔

## عبید اللہ المہدی

اس شخص کا پورا نام عبید اللہ المہدی بن محمد الحبیب بن جعفر الصادق تھا اسی نے مغرب میں دولت فاطمیہ کو قائم کیا چوتھی صدی ہجری کے وسط میں اس نے مصر کے شہروں کو فتح کیا اور اپنے قاعد اعظم جوہر کی نگرانی میں شہر قاہرہ کو تعمیر کرایا دولت فاطمیہ نے پھر بڑی وسعت حاصل کی مدتوں اس کا اقتدار قائم رہا اور عرصہ تک معقول طریقہ پر حکمرانی کی۔

## محمد بن عبد اللہ تومرت

یہ شخص "مہدی ہرغی" کے نام سے مشہور اور ابو عبد اللہ کے لقب سے معروف تھا جبل سوس واقع مغرب اقصیٰ کا رہنے والا تھا وطن سے مشرق میں آیا اور عراق میں قیام کرکے ابو حامد غزالی وغیرہ اکابر زمانہ سے علوم وفنون حاصل کئے۔ زہد وتقویٰ میں نام پیدا کیا عراق سے نکل کر حجاز کی سیاحت کی پھر مصر گیا اور وہاں سے اپنے ملک مغرب اقصےٰ کو چلا گیا اور مراکش میں توطن اختیار کیا سنہ ۶ھ کے ابتدا میں اس شخص کے ہاتھ سے دولت عبد المومنین ع کی بنیاد پڑی جس نے ترقی وعظمت حاصل کی اور اس وقت تک کمزور وضعیف حالت میں دولت مراکش کے نام سے موجود ہے۔

## عباس فاطمی

یہ شخص ساتویں صدی ہجری کے آخر میں مغرب اقصےٰ میں ظاہر ہوا اور مہدیت کا

ع تفصیلی حالات کیلئے ابن خلکان جلد دوم ملاحظہ فرمائیے ۱۲ مؤلف

دعویٰ کیا بہت سے لوگ اُس کے تابع ہو گئے اور تھوڑے ہی دنوں میں اس کی قوت وشوکت بڑھ گئی شہر فارس پر اس نے حملہ کیا اور زبردستی شہر میں داخل ہو کر بازاروں کو آگ لگادی لیکن اُس کو فریب سے قتل کر دیا گیا اور اُس کے دعویٰ مہدویت کا خاتمہ ہو گیا۔

## محمد المہدی السنوسی

محمد المہدی السنوسی بن شیخ محمد السنوسی کا ۷ ھ کے وسط میں مغرب میں ظہور ہوا آپ جزائر عرب کے مقام جبل سوس کے رہنے والے تھے ان کے والد نے ۱۸۳۷ء میں اہمیت وشوکت حاصل کی اور بعض امراء اسلام سے تعلقات پیدا کئے جنہوں نے ان کی دعوت وتعلیم کو پھیلایا اور آپ کی دعوت کو قوت پہنچائی آپ کا مرکزی مقام جغبوب تھا جو مغرب کی سمت میں واحہ سیوا کے قریب ہے مغربی زادیہ کی مختلف مقامات مغرب میں شاخیں قائم کیں جن کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی تھی یہ تمام شاخیں یا زادے آپ کی تعلیم وطریقہ کی اشاعت کی خدمات انجام دیتے تھے۔

جغبوب یا جربوب کا زادیہ مرکزی زادیہ اور سب سے بڑا زادیہ تھا جہاں ٹیونس، مصر، اور شام وغیرہ کے طلبہ آتے اور آپ کے والد سے تعلیم حاصل کرتے تھے اسی زادیہ میں شیخ محمد سنوسی یعنی آپ کے والد مقیم تھے شیخ مذکور کو اپنی تعلیم کی اشاعت اور اپنے اقتدار واثر کو ترقی دینے میں قدرت سے عجیب وغریب توفیق میسر ہوئی اور اُن کا طریقہ تمام مغربی قبائل میں پھیل گیا یہانتک کہ اُن کا اقتدار سلطنت واہی اور دارخور پر قائم ہو گیا اور اتنی عظمت حاصل کی کہ سلطنت مذکور بالکل اُن کے قبضہ میں آگئی

اور جب اُس کا سلطان فوت ہوا تو ۱۸۷۶ء میں وہاں کے باشندوں اور ارکان نے شیخ موصوف کو جدید سلطان کے انتخاب کا کلی اختیار دیا اور آپ نے ایک شخص کو جس کا نام یوسف تھا سلطان قرار دیا۔

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ شیخ موصوف نے انتقال فرمایا لیکن اپنی وفات سے قبل اعلان کیا کہ عنقریب "مہدی منتظر" کے ظہور ہونے والا ہے ممکن ہے کہ وہ ان کا بیٹا ہی ہو لوگوں نے آپ سے اس کی مزید وضاحت چاہی لیکن آپ نے بجز اس کے کہ میں اس سے زیادہ اس معاملہ میں کچھ نہیں جانتا کہکر لوگوں کو خاموش کر دیا البتہ اتنا اور بتایا کہ تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں ممکن ہے "مہدیٔ منتظر" کا ظہور ہو۔

شیخ موصوف کی وفات کے بعد سنوسیوں یعنی اُس جماعت عظیم نے جو شیخ موصوف کی حلقہ بگوش تھی اپنے شیخ کے اشارہ کے مطابق آپ کے بیٹے کو مہدی قرار دیا اور محمد المہدی نام رکھا محمد المہدی ایک ذہین عاقل اور نہایت محتاط و پابند وضع شخص تھے اور آپ کی نسبت یہ کرامت مشہور تھی کہ آپ کے پاس ایک خیمہ ہے جس کو آپ لڑائیوں میں ساتھ لیجاتے ہیں اس خیمہ میں سامان خورد و نوش رکھا جاتا ہے اور یہ اعتقاد ہے کہ کتنا ہی خرچ کرو لیکن سامان خیمہ میں کم نہیں ہوتا۔

## محمد احمد المہدی السوڈانی

مہدی سوڈانی نے دعوی مہدویت میں شیعہ فرقہ کا طریقہ اختیار کیا اور دعوی کیا کہ وہ وہی بارہویں امام ہیں جو ایک دفعہ پہلے ظاہر ہو چکے ہیں اسی اعتبار سے مہدی موصوف نے اپنے اتباع کو درویش کا لقب دیا

اس لئے کہ درویش فارسی کا لفظ ہے اور شیعہ خیالات کی تائید کرتا ہے۔

(۲)

## مہدی سوڈانی کے دعویٰ مہدیت اور ظہور کے اسباب

مذکورہ بالا مدعیان مہدیت کے دعویٰ اور ظہور کے اسباب پر اگر ہم غور کریں تو ہر ایک کے دعویٰ اور ظہور کے اسباب میں چند ایسے امور نظر آئیں گے جو اس دعویٰ کے معین و مددگار بلکہ دعویٰ کا سبب خاص ہوں گے اس موقع پر ہم صرف محمد احمد سوڈانی کے دعویٰ مہدیت پر نظر ڈالتے اور بتلاتے ہیں کہ وہ کیا اسباب تھے جن کی بنا پر اس نے یہ دعویٰ کیا اور وہ اسباب کس طرح اس کے دعویٰ کے معین و مددگار ہوتے اگرچہ محمد احمد کے دعویٰ کے اسباب بہت زیادہ ہیں لیکن ہم صرف ان اہم واقعات کا ذکر کرتے ہیں جن سے اس کے دعویٰ کو تقویت پہنچی اور اس کے دعویٰ کو درست تسلیم کر لیا گیا۔

(۱) اوپر ہم نے بیان کیا ہے کہ عالم اسلامی ظہور مہدی کا منتظر تھا اور یہ انتظار اہل سوڈان میں تو اضطراب کی حد تک پہنچ چکا تھا کیونکہ سوڈان کے باشندے برخلاف دوسرے ممالک اسلامیہ کے قریب تر زمانہ میں ظہور مہدی کا اعتقاد رکھتے تھے اور اپنے شیخ شیخ سنوسی کی پیشگوئی کی بنا پر بےچینی سے ظہور مہدی کا انتظار کر رہے تھے ایسے وقت میں محمد احمد کا دعویٰ بر وقت تھا اور سوڈان والوں نے اس کو فوراً قبول کر لیا۔

(۲) سوڈان کے مشائخ علماء اور فقہا میں یہ بات مشہور تھی کہ مہدی عنقریب انہیں میں سے ظاہر ہوگا ان کا یہ اعتقاد ان اقوال پر مبنی تھا جو بعض ائمہ سے منقول ہیں مثلاً امام قرطبی نے اپنی کتاب طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے۔

| | |
|---|---|
| وزیر المہدی صاحب الخرطوم | مہدی کا وزیر خرطوم کا حاکم ہوگا۔ |

اور سیوطی اور ابن حجر کا یہ قول

| | |
|---|---|
| ان من علامات ظہور المہدی | مہدی کے ظہور کی علامات میں سے ایک علامت |
| خروج السوڈان | اہل سوڈان کا خروج بھی ہے۔ |

ان اقوال کی بنا پر مشائخ و فقہائے سوڈان بےچینی سے ظہور مہدی کا انتظار کر رہے تھے اور اس انتظار کی حالت میں ظاہر ہے کہ محمد احمد کا دعوی مہدویت کتنا باموقع ہوگا۔

(۳) سوڈان میں جو محاصل سرکاری طور پر وصول کئے جاتے تھے اُس کا انتظام جماعت باشی بزوں کے سپرد تھا یہ لوگ تحصیل و وصول میں سوڈانیوں پہ بہت سختی اور سخت توہین و ذلت کرتے تھے اور نہ صرف یہی بلکہ کئی کئی مرتبہ محاصل حاصل کئے جاتے تھے مسٹر فرنگ انگریزی قنصل خرطوم کا بیان ہے کہ سوڈان پہ جو محاصل مقرر تھے وہ نہایت سخت اور بیرحمی پر مبنی تھے کوئی باشندہ خواہ وہ غریب ہو یا امیر بوڑھا ہو یا بچہ ٹیکس سے بچا ہوا نہ تھا یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں پر بھی ٹیکس تھا اور سال میں تین مرتبہ وصول کیا جاتا تھا ایکدفعہ حاکم کیلئے دوسری دفعہ غالباً زمیندار کیلئے اور تیسری مرتبہ گورنر کیلئے۔

گیہوں کی کاشت کی اجازت اس شرط پر ملتی تھی کہ کاشتکار تین پونڈ سالانہ اجازت کاشت کے سات پونڈ دریائے نیل سے پانی لینے اور کاشت کو سیراب کرنے کے ادا کرے اگر کاشتکار اس محصول کے ادا کرنے میں کچھ دیر تامل و تردد کرتا تھا تو فوراً جیل خانہ بھیجدیا جاتا تھا جب کھیتی تیار ہو جاتی تو دو مرتبہ مذکورہ بالا محصول کو کاشتکار ادا کرتا تھا ایک مرتبہ حکومت اور دوسری دفعہ پاشا کو۔

کشتی چلانے والوں کو جو دریائے نیل میں کشتی چلاتے تھے چار پونڈ فی کشتی محصول ادا کرنا پڑتے تھے اگر کشتی پر مصری جھنڈا کسی وقت نہ نظر آیا تو چار پونڈ جرمانہ کیا جاتا تھا اور یہ محصول اور جرمانہ اگر فوراً وقت پر ادا نہ کیا گیا تو حکومت کوڑے مار مار کر اُس سے وصول کرتی تھی اور اُس کے گھر اور سامانِ خانہ داری کو جلا کر خاک سیاہ کر دینے کی سزا دیتی تھی۔

غرض سوڈانیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے جاتے تھے اور اُن کی زندگی ٹیکسوں کے بار سے نہایت ذلیل زندگی ہو رہی تھی ایسی حالت میں مہدی کا ظہور کس قدر رعایا کے لئے مسرت کا موجب ہو گا یہ ظاہر ہے مہدی سوڈانی نے ایسے ہی وقت میں مہدیت کا دعویٰ کیا اور مظلوم سوڈانی فوراً اُس کے پیرو ہو گئے۔

(۴) یہ امر ثابت و مدلل ہے کہ سوڈان کی تجارت چند اقسام کے مال پر منحصر تھی اور ان میں سب سے اہم غلاموں کی تجارت تھی نخاس یا غلاموں کی تجارت کرنے والی جماعت ملک میں بڑا اثر رکھتی تھی اور اُن کے حلقہ میں خدمتگاروں کارکنوں اور غلاموں کی سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد ہوتی تھی یہی تاجر سوڈان کے عمائد اور اعیان تھے حکام اُن کے اثر و اقتدار سے خائف تھے اور حکومت اُن کی سطوت سے ڈرتی رہتی تھی ان کی تجارت معقول منافع پر مبنی تھی اور دنیا کے اکثر حصوں میں ان کا کاروبار تھا عرصہ تک یہ تجارت جاری رہی آخر متمدن دنیا نے اس کے استیصال پر کمر باندھی اور سوڈان سے اس تجارت کو استیصال کرنے کے لئے سر سموئیل بیکر مقرر ہو کر آئے کچھ دنوں سر بلند کورس نے اس مہم کو سر کرنے کی خدمت حکومت کی طرف سے انجام دی اور پھر اس کام پر انگلستان نے گارڈن پاشا کو مقرر کیا کہ وہ سوڈان سے

غلاموں کی تجارت کا بالکل استیصال کر دے گارڈن پاشا نے اپنی حکمت عملی سے
بتدریج غلاموں کی تجارت کو موقوف کیا اور قطعی طور پر اس کا استیصال کر دیا
لیکن اس سے ملک میں ایک ہیجان اور شور برپا ہو گیا کیونکہ اس تجارت کے
موقوف کئے جانے سے ملک کے تاجروں کو سخت نقصان پہنچا تھا اس سے
نہ صرف یہی نتیجہ نکلا کہ ملک میں ایک عام ہیجان پیدا ہو گیا بلکہ جو آمدنی حکومت کو
اس تجارت سے ہوتی تھی وہ بھی موقوف ہو گئی اور مصارف حکومت کو طرح
طرح کے ٹیکس باشندوں پر لگانے پڑے اور اُن ٹیکسوں کی تحصیل میں سوڈانیوں پہ
سخت سے سخت مظالم کئے گئے یہانتک کہ سوڈانی تنگ آ گئے اور حکومت کو
اُن کی سرکشی اور عصیاں کا خوف پیدا ہو گیا لیکن گارڈن پاشا نے اپنی حکمت
عملی سے اضطراب کو رفع کیا اور ملک میں امن و امان قائم رکھا گارڈن پاشا کے
چلے جانے کے بعد دوسرا حاکم آیا وہ ملک کے اضطراب و بےچینی کو رفع نہ کر سکا
کیونکہ وہ ملک کی حالت سے واقف نہ تھا اور آخر ملک میں شورش و بغاوت
پھیل گئی محمد احمد سوڈانی نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور مہدیت کا دعویٰ
کر کے لوگوں کو تبلیغ و ہدایت شروع کی اور خواہش ظاہر کی کہ وہ مظالم کو دور کرنے
میں اس کو مدد دیں اور اپنے ملک کو غیروں کے ہاتھوں سے بچائیں عام باشندوں
اور خصوصاً غلاموں کے تاجروں نے محمد احمد کی دعوت کو لبیک کہا اور سب اس کے
ساتھ ہو کر اس کے مددگار بن گئے۔

# محمد احمد مہدی سوڈانی

## ابتدائی حالات

سوڈان (افریقہ) میں مقام دنقلا کے مقابل ایک جزیرہ بنت ہے

محمد احمد مہدی سوڈانی اسی جزیرہ میں ۱۸۴۸ء میں پیدا ہوئے آپ قبیلۂ دناقلہ سے تھے سلسلۂ نسب آپ کا شیخ قرنی مصنف کتاب فروق سے ملتا ہے آپ کا کنبہ کشتیاں بنانے کا کام کرتا تھا اور اس صنعت میں خاص مہارت و شہرت رکھتا تھا آپ کے والد عبداللہ جزیرہ بنت سے ترک وطن کر کے مقام شندی میں قیام پذیر ہوئے اس وقت آپ کی عمر بہت تھوڑی تھی آپ کے والد نے ابتدا ہی سے آپ کو کشتی سازی میں لگایا لیکن آپ کو اس کام سے دلچسپی اور رغبت نہ تھی پڑھنے لکھنے کا آپ کو بہت شوق تھا چنانچہ آپ اپنے خاندانی پیشہ کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی پڑھنے میں مشغول رہے اور بارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کے والد نے آپ کو اپنے بھائی شریف الدین کے پاس جو جزیرہ شبکہ میں رہتے تھے صنعتِ کشتی سازی میں کمال حاصل کرنے کیلئے بھیجدیا تھا کچھ عرصہ آپ نے وہاں اس صنعت کو سیکھا اسی عرصہ میں یہ اتفاق پیش آیا کہ آپ کے چچا نے کسی کام کے خراب ہو جانے پر مارا اور سخت و سست کہا آپ کو یہ تعزیر ناگوار ہوئی اور آپ وہاں سے بھاگ کر خرطوم پہنچے اور "طریقہ فقراء" کے طلبہ میں شامل ہو گئے سوڈان میں "طریقہ فقراء" ایک مشہور و معزز طریقہ ہے جس کی تعلیم گاہ خرطوم کے قریب مقام خوصلی میں ہے چند سال آپ نے یہاں تعلیم حاصل کی اور پھر بربر چلے گئے کچھ عرصہ یہاں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا پھر قریہ ارداب گئے اور شیخ نورالدایم سے علوم کی تکمیل کی اور ۱۸۷۰ء میں انہیں سے "طریقہ فقراء" کے اسرار کو حاصل کیا۔

امام سید میر غنی کا بیان ہے کہ آپ نے "طریقہ فقراء" کے اسرار کو شیخ نورالدایم سے نہیں بلکہ شیخ قرشی سے حاصل کیا شیخ قرشی ایک صاحب دل بزرگ

تھے بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کے پاس ایک گھوڑی تھی جو بچہ نہ دیتی تھی آپ نے اُس کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ عنقریب یہ گھوڑی بچہ دیگی اور اُس پر مہدی سوار ہوگا محمد احمد نے اس پیشگوئی کو سُن کر شیخ قرشی سے گھوڑی کو حاصل کر لیا اور اُس نے چند روز بعد بچہ دیا۔

محمد احمد سوڈانی نہایت مضبوط دل و دماغ رکھتے تھے قرآن مجید کو حفظ کرنیکے بعد آپ نے حدیث کو حاصل کیا اور تکمیل کے بعد خرطوم کے جنوب میں جزیرۂ ابا کو اپنا قیام گاہ قرار دیا چونکہ فطرت سے آپ کو ذکاوت، فطانت، فصاحت اور قوت گویائی ملی تھی اس لئے جزیرۂ مذکور میں آپ کو جلد شہرت حاصل ہو گئی وہ جب تقریر کرتے تو لوگ نہایت متاثر ہوتے اور بے اختیار اُن کے حلقہ میں شامل ہونے کو جی چاہتا چند روز میں آپ نے خاصا اثر پیدا کر لیا اور لوگ جوق جوق آپ کے حلقہ میں داخل ہونے لگے گرویدگی کا بڑا سبب آپ کا مؤثر وعظ پابندیٔ صوم وصلوٰۃ، تقویٰ اور زہد تھا، دنیا کے تردّدات سے علیٰحدہ رہنا اور خالص مذہبی زندگی بسر کرنا آپ کا نصب العین تھا اور اسی کی تعلیم آپ اپنے معتقدین و متبعین کو دیتے تھے آپ کے متبعین میں ابتداءً قبیلۂ بقارہ کے لوگ شامل ہوئے جو شجاعت و قوت میں خاص شہرت رکھتے تھے اور پھر سوڈان کے دوسرے قبائل بھی پورے اعتقاد اور جوش سے حلقہ بگوش ہونے لگے مریدین و معتقدین کی ایک معقول تعداد ہر وقت آپ کے ہاں موجود رہتی اور ذکر و شغل کے حلقہ میں شریک ہوتی تھی۔

سلاطین پاشا نے محمد احمد کے ابتدائی حالات مذکورہ بالا حالات سے کچھ مختلف بیان کئے ہیں اُس کا بیان ہے کہ محمد احمد دنقلا کے قریب جزیرہ ارقو میں پیدا ہوئے اور بڑھ کر محمد الخیر کے حلقہ میں منسلک ہو کر تعلیم حاصل کی

پھر خرطوم گئے اور شیخ محمد شریف کے حلقہ میں داخل ہوئے اس کے بعد جزیرہ ابا میں قیام کیا۔

جس زمانہ میں آپ شیخ محمد شریف کے ہاں "طریقہ سمانیہ" کی تعلیم حاصل کر رہے تھے ایک عجیب اتفاق پیش آیا شیخ مذکور کے بچوں کی ختنہ ہوئیں اور ان کے شاگردوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے رسم ختنہ کی تقریب منائی اس مجلس میں کثرت سے لوگ شریک ہوئے اور رقص و سرود سے دل بہلایا گیا محمد احمد نے لوگوں کو اس خلاف شرع تفریح سے منع کیا اور کہا کہ شریعت غیر جائز فعل کو جائز قرار نہیں دے سکتی اور شیخ شریعت کسی ممنوع فعل کو جائز نہیں کر سکتا۔ شیخ محمد شریف کو جب اس کی خبر پہنچی تو وہ غضبناک ہو گئے اور محمد احمد کو طلب کیا محمد احمد شیخ محمد شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی چاہی لیکن شیخ نے معاف نہیں کیا اور زجر و توبیخ کے بعد ان کا نام "طریقہ سمانیہ" کی فہرست سے خارج کر کے ان کو نکال دیا چند روز تک محمد احمد خاموش رہے اور پھر خاک بسر گردن میں دو شاخہ لکڑی ڈال کر جو ذلت کی علامت تھی شیخ محمد شریف کے حضور میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے محمد شریف نے اس کا خیال بھی نہیں کیا۔ اور محمد احمد کو ذلت و خواری کے ساتھ نکلوا دیا محمد احمد کو اس کا نہ صرف رنج ہوا بلکہ جوش غضب سے بیخود ہو گئے اور شیخ محمد شریف کو چھوڑ کر اسی طریقہ کے دوسرے شیخ القرشی کے سلسلہ میں داخل ہو گئے جو شیخ محمد شریف کے دشمن تھے اور دونوں میں سخت عداوت تھی شیخ محمد شریف کو جب اس کا علم ہوا تو وہ پچھتائے اور شیخ قرشی کی قوت بڑھ جانے سے انہیں خوف پیدا ہوا اور محمد احمد کو اپنے پاس بلا لینے کی کوشش کی لیکن محمد احمد نے انکار کر دیا اور شیخ قرشی کو چھوڑنا پسند نہ کیا محمد احمد کی اس جرأت و دلیری نے سوڈان میں ایک خاص اثر پیدا کیا

لوگوں کی نظروں میں محمد احمد کی عزت بڑھ گئی اور سوڈان کے باشندے اُن کی طرف رجوع کرنے لگے کچھ عرصہ بعد آپ جزیرۂ ابا چلے گئے اور وہاں مستقل اقامت اختیار کی چند روز بعد شیخ قرشی نے انتقال کیا محمد احمد نے اپنے شیخ کی قبر پر عظیم الشان قبہ بنایا اور اُس کی عزت وحرمت میں شیخ محمد شریف کو اذیت پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اب محمد احمد کے تقویٰ اور بزرگی کا ڈنکہ سوڈان کے بڑے بڑے حصوں میں بجنے لگا اور لوگ عقیدت کے ساتھ جوق جوق اُن کے حلقہ میں داخل ہونے لگے اس وقت تک وہ اپنے طریقہ کے شیخ تھے اور مہدویت کا دعویٰ انہوں نے نہیں کیا تھا۔

## دعویٰ مہدویت

تمہید میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ دعویٰ مہدویت کو قبول کرنے کے لئے سوڈان کے باشندے تیار مستعد تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ سوڈان مظالم اور سختیوں کو برداشت کر رہا تھا اور ذی اقتدار طبقے باشندگان سوڈان کو ستا رہے تھے محمد احمد کے زمانۂ شہرت میں یہ مظالم اور سختیاں بہت بڑھ گئی تھیں اور سارا سوڈان قلق واضطراب میں مبتلا تھا اقتدار پسند اور ذی اختیار طبقہ کے مظالم کو محمد احمد نے ملک کے باشندوں اور عام مخلوق کی خطا قرار دی اور اپنے معتقدین کو بتلایا کہ لوگوں نے راہ راست کو ترک کر دیا ہے اور دنیا کو اضطراب میں ڈال دیا ہے غضب خداوندی ان پر محیط ہے اور مصائب وآفات کی گھٹائیں چاروں طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہیں لیکن عنقریب خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائیگا جو کمزوریوں کو دور کرے گا فساد اخلاق کی اصلاح سے لوگوں کو جادۂ مستقیم پر لائیگا اور عدل وانصاف سے زمین کو

معمور کر دے گا یہی شخص "مہدی منتظر" ہو گا۔

محمد احمد کے یہ الفاظ سارے سوڈان کا وظیفہ بن گئے اور لوگ ہر جگہ اس کا ذکر کرنے لگے جہاں چار آدمی جمع ہوتے اور مہدی کی بعثت پر گفتگو ہونے لگی سوڈان کے باشندے چونکہ سخت تکلیف میں تھے اس لئے مہدی کے انتظا میں وہ تمام اذیتوں اور تکلیفوں کو برداشت کر رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ مہدی کے ظہور پر تمام مصائب دور ہو جائیں گے اور انہیں راحت حاصل ہو گی۔ تھوڑے ہی دنوں میں سوڈان "ظہور مہدی" کے لئے بےچین نظر آنے لگا اور مہدی کا لفظ بڑے بڑے محلوں اور مکانات سے لیکر چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں مسجدوں اور بازاروں تک میں گونجنے لگا اور ہر شخص اُس راحت و آسائش کے تصوّر میں محو رہنے لگا جو مہدی کے ہاتھوں سے آیندہ اُس کے خیال میں نصیب ہونیوالی تھی۔

محمد احمد نے جب ملک کی یہ حالت دیکھی کہ وہ مہدی کا استقبال کرنے کے لئے بالکل تیار ہے اور اس پر نظر ڈالی کہ لوگ اُس کے اقوال، نصائح اور مواعظ کو پوری توجہ اور عقیدت سے سُنتے اور اُس سے اعتقاد کامل رکھتے ہیں تو اُن کے قلب میں خطرہ پیدا ہوا کہ وہ "وہی مہدیؔ منتظر ہے" لیکن انہوں نے کسی سے ذکر نہیں کیا اور بالکل خاموش رہے۔

کچھ دنوں بعد لوگوں نے محمد احمد سے دریافت کیا کہ کیا "مہدیؔ منتظر" آپ ہی ہیں محمد احمد نے نہایت متانت سے کہا ہاں، مہدیؔ منتظر میں ہی ہوں۔

اس دعویٰ اور اظہار کے بعد محمد احمد نے اپنی تعلیم کو لوگوں میں پختہ اور مستحکم کیا لوگ گروہ در گروہ آنے لگے اور اُن کے دعویٰ کو قبول کرنے لگے

آہستہ آہستہ یہ خبر جزیرہ ابا سے نکل کر تمام سوڈان میں پھیل گئی اور خرطوم تک پہنچ گئی بقارہ کے قبائل جو سوڈان میں نہایت قوی اور جنگجو ہیں مہدی پر ایمان لے آئے ان میں وہ لوگ بھی تھے جو غلاموں کی تجارت کرتے تھے اور حکومت نے ان کی اس تجارت کو روک دیا تھا اور وہ حکومت سے انتقام لینے کے درپے تھے محمد احمد نے اس قبیلہ سے اپنے تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے اُن کی لڑکیوں سے نکاح کیا اور سب کو اپنے اثر میں لے لیا۔

محمد احمد کے معتقدین و مریدین کی جماعت میں قبیلہ تعائشہ کا ایک شخص عبداللہ التعاشی بھی تھا جو علم نجوم میں معقول دستگاہ رکھتا اور اپنے قبیلہ میں معزز و ممتاز تھا محمد احمد نے دعوئے مہدیت سے پہلے ایک روز اُس سے کہا۔

انت وزیر المہدی — تم مہدی کے وزیر ہو گے

عبداللہ نے اس کے جواب میں کہا میں مہدی کے ظہور کا بےچینی سے انتظار کر رہا ہوں اگر آپ مہدی منتظر ہیں تو اس کا اظہار فرما دیجئے میں آپ کا معاون و مددگار رہوں گا محمد احمد نے اُس کو اپنا وزیر قرار دیا اس کے بعد اُس کا قبیلہ بھی محمد احمد کے مریدوں میں شامل ہو گیا اور سب اُس کے مددگار بن گئے انہیں ایام میں یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ ایک دم دار ستارہ آسمان پر ظاہر ہوا اور سوڈان کے لوگوں نے اپنے اعتقاد سے اُس کو مہدی کا جھنڈا قرار دیا جس کو اُن کے خیال میں ملائکہ اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں۔

## حکومت سے ابتدائی چھیڑ چھاڑ

۱۸۸۱ء میں محمد احمد کے دعوئے مہدویت کی خبر خرطوم پہنچی اُس وقت خرطوم کا حاکم رؤف پاشا تھا اس کو جب اس کا علم ہوا تو اُس نے اپنے

خاص معتمد کو جس کا نام ابوالسعود تھا مہدی کو خرطوم لانے کے لئے روانہ کیا ابوالسعود چار عالموں کو ساتھ لیکر جزیرہ ابا پہنچا اور کشتی سے ساحل پر اُتر کر بلند آواز سے محمد احمد کو پکارا محمد احمد ساحل پر آیا اُس وقت اُس کے دونوں ہاتھ کپڑوں کے اندر تھے ابوالسعود کے قریب پہنچکر وہ اس کی مسند پر بیٹھ گیا ابوالسعود نے دریافت کیا یہ تم نے کیا دعویٰ کیا ہے محمد احمد نے نہایت متانت و سنجیدگی سے جواب دیا میں ہی وہ مہدی ہوں جس کا انتظار کیا جا رہا ہے ابوالسعود نے کہا لیکن تمہارا تباہ و برباد ہوجانا اس دعوےٰ سے بہتر ہے محمد احمد یہ الفاظ سُنکر کھڑا ہوگیا اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر غضبناک لہجہ میں کہا، نہیں نہیں میں تباہ و برباد نہیں ہوں گا۔

ابوالسعود محمد احمد کی یہ کیفیت دیکھکر ڈر گیا اپنے ساتھیوں کو لیکر فوراً وہاں سے چلدیا اور خرطوم پہنچکر دم لیا اور رؤف پاشا کو حقیقت حال سے آگاہ کر کے کہا کہ پچاس مسلح آدمیوں کو میرے ساتھ کردو تاکہ میں اُس منافق کو گرفتار کر کے لے آؤں رؤف پاشا نے پچاس مسلح سپاہی اُس کے سپرد کر دیئے اور وہ اُن کو لیکر جزیرہ ابا پہنچا خود کشتی میں رہا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ جزیرہ میں داخل ہوکر مہدی کو گرفتار کر لائیں سپاہی ساحل سے بڑھے اور مہدی پر حملہ کرنے کی تدبیریں سوچنے لگے یکایک مہدی کے مریدوں نے اُن پر حملہ کیا اور سب کو قتل کر دیا اس واقعہ سے مہدی کا اثر اور بڑھ گیا اور اُس کے دعویٰ مہدویت کو بڑی تقویت پہنچی لیکن محمد احمد نے اس سے جو نتیجہ نکالا وہ اس کی دانشمندی پر مبنی تھا اُس نے محسوس کیا کہ مرکز حکومت کے قریب رہنا ہر وقت خطرہ میں مبتلا رہنا ہے اس لئے اُس نے جزیرہ ابا پر اپنے ایک مرید احمد المکاشف کو اپنا قائم مقام قرار دیکر چھوڑ دیا اور جبل

کردوفان کو اپنا مرکز قرار دیا اور اس انتقال مکانی کو ہجرت سے تعبیر کیا۔
جزیرۂ ابا کے شمال میں پچاس میل کے فاصلہ پر نیل ابیض کے قریب مقام کاوا پر ایک مصری لشکر جس میں ۱۴۰۰ سپاہی تھے اور جس کے افسر محمد سعید پاشا تھے مقیم تھا محمد احمد کے کردوفان پہنچنے پر اس لشکر نے محمد احمد کے خلاف نقل و حرکت شروع کی محمد احمد نے جنوبی کردوفان کا رُخ کیا مصری لشکر نے تعاقب کیا اور ایک مہینہ تک جنگلوں اور میدانوں میں ٹکریں مارتا پھرا لیکن محمد احمد کا پتہ نہ پا سکا اور آخر اسی میں ہلاک ہو گیا۔
اس کے بعد محمد احمد نے جبل قدیر پہنچکر مقام فشورہ کے حاکم رشید بک سے جنگ کی اور ۹ دسمبر ۱۸۸۱ء میں اُس کی قوت کو شکست دیکر وہاں کے تمام مقامات پر قبضہ کر لیا اور پھر قبائل کو اپنی دعوت بھیجی کہ وہ اس کو مہدی مانیں اور اُس کی مدد کریں۔
رؤوف پاشا گورنر خرطوم کو جب سعید پاشا اور رشید بک کی تباہی کا علم ہوا تو محمد احمد کی قوت کی اہمیّت اُسے محسوس ہوئی اور اُس نے محمد احمد سے مقابلہ کے لئے فوج کا اجتماع شروع کیا اور دنقلہ اور دار شایقیہ وغیرہ سے فوجیں بلائیں اِدہر یہ تیاریاں ہو رہی تھیں اور اُدہر شورش و اضطراب ملک میں بڑھتا جاتا تھا قبائل قبابیش جو شمالی کردوفان میں رہتے تھے اور قبائل رفاعہ جو سنار میں تھے اور قبائل بشارین جو سواکن و بربر میں تھے محمد احمد کے دعویٰ کو تسلیم کرنے میں متردد تھے کبھی اطاعت پر آمادہ ہو جاتے اور کبھی انکار کر دیتے لیکن عرب مسالک محمد احمد کے گروہ میں داخل ہو گئے۔
مارچ ۱۸۸۲ء میں رؤوف پاشا خرطوم سے باہر چلا گیا اور عارضی طور پر جیگلر پاشا قائم مقام گورنر قرار پایا جیگلر پاشا نے یوسف پاشا الشلالی کو

محمد احمد کے مقابلہ پر فوج دیگر روانہ کیا یوسف پاشا نے مقام کاوا پر پہنچکر کشتیوں سے سپاہ کو ساحل پر اُتارا لیکن تمام سپاہ اُس کو چھوڑ کر بھاگ گئی اور یوسف پاشا خائب و خسران واپس چلا آیا۔

محمد احمد کے قائم مقام احمد مکاشف مقیم ابا کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بھی اپنی مسلح جماعت درویش کو لیکر نکلا اور مقام سنار پر حملہ کے ارادہ سے آگے بڑھا اُس وقت سنار کا حاکم حسین بک شکری اپنی سپاہ کو گورنمنٹ ہاؤس میں لے گیا اور دروازے بند کر لئے احمد مکاشف کی سپاہ نے یہ دیکھکر گورنمنٹ ہاؤس کا محاصرہ کر لیا جیکلر پاشا قائم مقام گورنر خرطوم کو جب محاصرہ کی خبر پہنچی تو اُس نے صالح بک کی ماتحتی میں پانسو سپاہیوں کو دیگر مدد کے لئے روانہ کیا صالح بک سنار پہنچا اور خونریز جنگ کے بعد سنار پر قبضہ کر لیا درویش محاصرہ اُٹھا کر بھاگے اور سنار کے مقابل کرکوج کی طرف چلے گئے اور سنار پر پھر مصری حکومت کا قبضہ ہو گیا۔

سنار سے بھاگ کر درویش کرکوج پہنچے ہی تھے کہ ابی حراز کی جانب سے مصری سپاہ جس میں عرب شکریہ کے بھی پانسو سپاہی عوض الکریم پاشا کی ماتحتی میں تھے اُن کے مقابل پہنچگئی درویشوں نے مقام مسلمیہ پر اُس سے مقابلہ کیا اور سخت جنگ کے بعد مصریوں کو شکست فاش دی اس جنگ میں مصری سپاہ کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا اور سپاہیوں کی معقول تعداد ماری گئی جیکلر پاشا کو جب اس کا علم ہوا تو وہ خود ایک بڑا لشکر لیکر آیا اور ابی حراز اور سنار کے قریب ایک اور موقع پر درویشوں کو شکست دی اور پھر خرطوم واپس چلا گیا جیکلر پاشا کے خرطوم پہنچنے سے پہلے رؤف پاشا کی بجائے عبدالقادر پاشا گورنر مقرر ہو کر خرطوم آچکے تھے اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیلی تھی۔

کاوا مین جبل وقدیر پر شلالی پاشا نے ایک فوج مہدی کے خلاف تیار کی جس کی تعداد چھ ہزار تھی مئی ۱۸۸۲ء میں یہ فوج فشودہ میں داخل ہوئی اور وہاں سے خشکی کی راہ آگے بڑھی اسی طرح آہستہ آہستہ کوچ کرتی ہوئی ۷ جون کو دشمن کے قریب پہنچ گئی چونکہ شلالی پاشا نے سپاہ کی آسائش وراحت اور خورد ونوش کا کافی انتظام نہ کیا تھا اور اس مہم کو معمولی سمجھکر مورچے وغیرہ قائم کرنے میں سستی وغفلت کی تھی اس لئے اُسے کامیابی نہ ہوئی اور درویشوں نے اُس پر چاروں طرف سے یکبارگی حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا اور اُس کا تمام سامان چھین لیا اس حملہ میں بجز چند لوگوں کے سب کام آئے اور درویش شاداں فرحاں مال غنیمت لیکر چلتے ہوئے مہدی کے لیئے یہ فتح عظیم نہایت مبارک ہوئی یہ پہلا موقع تھا کہ مہدی کو اس قدر شاندار کامیابی حاصل ہوئی تھی اگرچہ اُس کی جماعت تھوڑی تھی اور سامان بھی کچھ زیادہ نہ تھا لیکن شلالی پاشا کی غفلت نے اُس کو تباہ کر دیا۔

اس فتح عظیم نے مہدی کے اقتدار کو بہت بڑھا دیا سوڈانیوں نے یہ دیکھکر کہ مہدی کی تھوڑی سی جمعیت نے ایک معقول تعداد کی سپاہ پر فتح حاصل کی ہے اُس کی دعوت کی تصدیق کی اور اُس کی مہدویت پر اُن کا اعتقاد پختہ ہو گیا۔

مہدی نے مہدویت کے دعویٰ سے پہلے کردوفان کا ایک طویل دورہ کیا تھا اور اس دورہ میں اُس کے اتقاء دینی غیرت اور کرامت کا لوگوں پر بڑا اثر پڑا تھا اس فتح عظیم نے کردوفان کے لوگوں کو اور معتقد بنا دیا اور اب وہ سچے دل سے اُس کے حلقہ بگوش ہو کر اُس کو مدد دینے لگے جان اور مال کو اُس کے حوالہ کر دیا اور جوق جوق معتقدوں کی جماعتیں اُس کے پاس

آنے لگیں سوڈان کی حکومت کو جب یہ خبر پہنچی تو مہدی کے خطرہ نے اُسے مزید تیاریوں پر آمادہ کردیا اور عبدالقادر پاشا گورنر نے خرطوم کو مستحکم بنانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی یہ فرمان نافذ کیا کہ جو شخص درویشوں کو قتل کرے گا اُسکو حکومت کی جانب سے معقول انعام دیا جائے گا یعنی فی درویش دو پونڈ اور فی افسر ۱۸ پونڈ اور پھر درویشوں کو یہ پیام بھیجا کہ وہ مہدی کو چھوڑ دیں اور توبہ کرکے حکومت کی وفاداری کا عہد کریں اُن کو حکومت کی طرف سے انعام دیا جائے گا ان تمام باتوں کے ساتھ وہ فوج کو بھی تیار کرتا رہا اور مقامات سنہیت جیرا اور قلابات سے تمام فوج کو طلب کرکے خرطوم میں جمع کیا تھوڑے ہی عرصہ میں اُس کے پاس بارہ ہزار فوج ہوگئی جس میں سے ایک ہزار اُس نے مقام ابیض کی حفاظت کیلئے بھیجدی۔

اس عرصہ میں احمد المکاشف مہدی کے نائب نے مقام شات پر حملہ کیا اور محافظ سپاہ کو قتل کرکے اُس پر قبضہ کرلیا پھر وہ دوئم کی طرف بڑھا لیکن اس ارادہ میں اُسے کامیابی نہیں ہوئی مہدی بدستور جبل قدیر میں مقیم تھا اور اپنی تبلیغ و اشاعت کے کام کو خاموشی سے انجام دے رہا تھا اُس کے افسر البتہ فتوحات میں مصروف تھے اور کردوفان کے اطراف میں مقامات کو حاصل کررہے تھے۔ مہدی کے ان افسروں نے مختلف مقامات پر مصریوں سے جنگ کی اور مقامات بارا، کشجیل، اور برکہ وغیرہ کو دھمکی دی۔

## زبردست لڑائیاں

خرطوم تیاریوں میں مصروف تھا اور مہدی کے افسر فتوحات میں منہمک تھے کہ خود مہدی اُٹھا اور کردوفان کے صدر مقام ابیض کی طرف بڑھا

جہاں حکومت کی طرف سے محمد سعید پاشا حکومت کرتا تھا محمد سعید پاشا کو جب اس کا علم ہوا تو اُس نے تمام اطراف سے فوج جمع کی اور شہر پناہ کے دروازوں کو بند کر لیا اور مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا۔

ستمبر ۱۸۸۲ء کے شروع میں مہدی درویشوں کی معقول جمعیت کو ساتھ لیکر ابیض کے قریب پہنچا اور محمد سعید پاشا کو لکھا کہ وہ شہر کو اُس کے حوالہ کردے محمد سعید پاشا نے ارکان وعیان کو جمع کیا اور مہدی کے مطالبہ پر مشورہ کیا سب نے یہی رائے دی کہ مہدی کے قاصد کو واپس کر دیا جائے اور کوئی جواب نہ دیا جائے لیکن شہر کے وہ باشندے جو خفیہ طور پر مہدی کی دعوت کو قبول کر چکے تھے اور جن کی خفیہ تحریک سے مہدی یہاں آیا تھا شہر سے باہر نکل گئے اور مہدی سے جا ملے ان لوگوں میں ابیض کا سابق حاکم اور کردوفان کا مشہور تاجر الیاس پاشا بھی تھا جو اپنے ساتھ محافظ سپاہ کے کچھ آدمیوں کو بھی لے گیا تھا۔

اب ابیض میں محمد سعید پاشا اور اُس کے چند معتمد لوگ تھے جو دس ہزار باشی بزوق لشکر کو شہر کے اندر لئے ہوئے پڑے تھے اور مدافعت کی تیاریوں میں مشغول تھے مہدی جو لشکر کے مقابلہ کے لئے لایا تھا اُس میں چھ ہزار صرف سنگین بردار سپاہی تھے جن کے پاس اعلیٰ قسم کی وہ مصری بندوقیں تھیں جو مختلف مواقع پر مصری لشکر سے مال غنیمت میں حاصل کی گئی تھیں، مہدی کی مجموعی قوت ساٹھ ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی جس میں ہر قسم کے مستعد سپاہی تھے۔

۸ ستمبر ۱۸۸۲ء کو مہدی نے ابیض پر حملہ کیا چونکہ شہر کی چہار دیواری مضبوط اور مستحکم تھی اس لئے مہدی کی سپاہ کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا اور آخر

اُس کو شکست ہوئی مصری سپاہ نے تیرہ جھنڈے جن میں ایک جھنڈا خاص مہدی کا تھا اور جس کا نام "رائت عزرائیل" تھا مال غنیمت میں حاصل کئے اس حملہ میں مہدی کے تقریباً بیس ہزار آدمی ضائع ہوئے جن میں اُس کا بھائی محمد اور عبداللہ التعائشی خلیفہ مہدی کا بھائی یوسف بھی تھا مصری محافظ سپاہ کے صرف تین مقتول ہوئے۔

مہدی پر اس شکست کا بڑا اثر پڑا اور مستحکم و مضبوط فصیلوں اور شہرپناہوں پر حملہ کرنے کے خطرات اُسے محسوس ہوئے اور عہد کیا کہ وہ اب کبھی مستحکم فصیلوں اور شہرپناہوں پر حملہ نہ کرے گا بلکہ ضرورت کے وقت محاصرہ کی شدت سے مقامات کو فتح کرے گا اور باشندگان شہر کو بھوکوں مار کر حوالگی شہر پر اُن کو مجبور کر دیگا اسی اثناء میں مہدی کو مدد پہنچگئی اور اُس نے ابیض کا سختی کے ساتھ محاصرہ کرلیا اسی کے ساتھ اُس نے مقام بارا کو بھی محاصرہ میں لے لیا بارا میں نور عنقرۃ نامی ایک عرب امیر تھا جب اُس نے محاصرہ کی شدت محسوس کی تو مہدی کو لکھا کہ اگر وہ اپنے کسی امیر کو اُس کے پاس بھیجدے تو وہ اپنے کو اُس کے حوالہ کردے گا مہدی نے ولد النجومی اپنے معتمد امیر کو بھیجدیا اور نور عنقرۃ اور محمد خیر جس کا لقب سر سواری تھا انے اپنے آپ کو اُس کے حوالہ کردیا ۱۸۸۲ء محاصرہ کی حالت ہی میں گذرا مہدی کی جمعیت چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی جس کا سلسلہ سنار تک قائم تھا اور ابیض و بارا کی حالت محاصرہ کی شدت سے روز بروز خراب ہوتی جاتی تھی۔

مہدی نے اپنے متبعین کی ایک جماعت دار فور اور بحر الغزال میں تبلیغ دعوت کیلئے روانہ کی تھی جس نے وہاں کے باشندوں میں باغیانہ خیالات پیدا کر کے غدر کرا دیا لیکن ۱۸۸۲ء میں اس جماعت کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی

اور بہت تھوڑا حصہ ملک کا اُس کے قبضہ میں آیا ۱۸۸۳ء کے ابتدا میں یعنی
۵ جنوری کو مقام دارا پر فتح حاصل کی اور ۱۹ جنوری کو ابیض والوں نے محاصرہ
سے تنگ آکر اپنے آپ کو مہدی کے حوالہ کر دیا اب تمام کردوفان مہدی کے
قبضہ میں تھا ان حملوں اور محاصروں میں مہدی کو کثیر مال غنیمت حاصل ہوا
کثرت سے سامان جنگ اور اسلحہ ہاتھ آتے اور غلہ کی معقول مقدار ملی ان
فتوحات کے بعد مہدی تمام کردوفان پر حاکم ہوگیا سعید پاشا حاکم ابیض اور
اُس کے رفقار کو اُس نے گرفتار کر لیا اور کچھ مدت بعد خرطوم سے خفیہ خط و
کتابت کرنے کے الزام میں اُن کو قتل کرا دیا۔

عبد القادر پاشا نے خرطوم کی حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر مہدی سے مقابلہ
کی تیاریاں شروع کیں اور ایک معقول جمعیت لیکر سنار کی طرف روانہ ہوا
ابھی باقاعدہ جنگ شروع نہ ہوئی تھی کہ مصر میں کسی شخص نے حکومت مصر سے
اُس کی شکایت کر دی اور حکومت نے اُس کو دھوکہ دے کر فوراً طلب کر لیا
اور اُس کی جگہ علاوالدین پاشا کو خرطوم کا گورنر بنا دیا علاوالدین پاشا کا
حاکم تھا حکومت مصر کا حکم پہنچتے ہی وہ خرطوم روانہ ہوگیا اور سنار کی اُس سپاہ پر
جس کو لیکر عبد القادر پاشا گیا تھا حسین پاشا کو افسر مقرر کیا گیا علاوالدین پاشا
نے خرطوم پہنچکر ایک اور سپاہ تیار کی اور ایک انگریزی افسر کو جس کا نام کولونیل
ہیکس تھا اور بعد میں ہیکس پاشا کے نام مشہور ہوا اُس کا جنرل مقرر کر کے کردوفان
کو مہدی سے واپس لینے کیلئے روانہ کیا۔

مہدی نے کردوفان پر قبضہ کر کے اُس کے انتظام کی طرف توجہ کی اور
حکومت سوڈان کے طریقہ کے خلاف ایک جدید نظام قرار دیا یعنی تمام
انتظامی صیغوں کو تین محکموں پر تقسیم کیا۔

(۱) سپاہ۔
(۲) قضاء۔
(۳) مال۔

فوج پر اپنے خلیفہ عبداللہ التعایشی کو افسر عام مقرر کیا جو درویشوں کی جمعیتوں کی نقل وحرکت کا مختار عام تھا اور تمام درویش اُس کے اشارہ پر چلتے تھے۔

مالی معاملات کے انصرام کے لئے ایک بیت المال بنایا جس میں ہر قسم کی آمدنی مثل عشور (پیداوار اراضی کا دسواں حصّہ) مال غنیمت، فطرہ، زکوٰۃ، اور ان تمام جرمانوں کی رقم جو خلاف ورزیٔ قانونِ شریعت کی پاداش میں رعایا سے حاصل کئے جاتے تھے جمع ہوتی تھی اس صیغہ کا نگران یا کارکن مہدی نے اپنے دوست احمد ولد سلطان کو بنایا۔

محکمہ قضاء پر احمد ولد علی کو مقرر کیا جو پہلے دار فور میں قاضی تھا اور اس عہدہ کا نام قاضی الاسلام قرار دیا۔

دعوئ مہدیت کے ابتدا ہی سے مہدی نے خلفائے راشدین کی طرح اپنے چار خلیفہ مقرر کئے تھے جن کی نسبت قرار دیا تھا کہ وہ یکے بعد دیگرے اُس کے بعد مقبوضات کا انتظام کریں گے۔ خلیفہ اول عبداللہ التعائشی تھا خلیفہ دوم علی ولد الحلو خلیفہ سوم محمد الشریف اور خلیفہ چہارم محمد السنوسی ان میں سے محمد السنوسی نے خلافت سے انکار کر دیا تھا اور مہدی سوڈانی کے ساتھ شرکت کو ناجائز قرار دیا تھا۔

مہدی اپنے انتظامات میں مصروف تھا کہ اُس کو یہ اطلاع ملی کہ مصری حکومت کردوفان کو اس کے قبضہ سے نکالنے کی کوشش میں ہے اور اپنی پوری

قوت سے حملہ کرنے والی ہے اس خبر کے پاتے ہی مہدی نے بھی مقابلہ کی تیاریاں شروع کیں لوگوں کو جہاد پر اُس کی فضیلت بیان کرکے آمادہ کیا دنیا کو اپنے تبعین اور عام رعایا کی نظروں میں حقیر دکھانے کے لئے اُن احادیث و آیات سے جن میں جنت کی خوبیاں اور دنیا کی زندگی کی خرابیاں بیان کیگئی ہیں کام لیا گیا اور آخرت کی محبت اُن کے قلوب میں پیدا کیگئی غرض ہر طرح رعایا اور معتقدین کے قلوب میں جہاد کے ذوق کو پیدا کیا اور پُراثر مواعظ سے لڑنے والوں کی ایک معقول جمعیت تیار کرلی لوگ جوق جوق آنے لگے اور چونکہ مہدی کے جدید نظام حکومت سے رعایا کو اطمینان و آسائش اور راحت وسکون حاصل ہوا تھا اور اُس کے ذریعہ سے اُنہیں حکومت خرطوم کے مظالم اور اُس کی سپاہ کے جبر وستم سے نجات ملی تھی اس لئے وہ مہدی کا ساتھ دینے کے لئے بالکل تیار تھے اور اس کا پختہ اعتقاد رکھتے تھے کہ محمد احمد وہی مہدی ہے جس کا انتظار کیا جارہا تھا اور جو خدا کی وسیع زمین کو جور وستم سے پاک کرکے عدل وانصاف سے معمور کردے گا اسی کے ساتھ محمد احمد مہدی کا زہد وتقویٰ لوگوں کی نظروں میں اُس کو عزیز ومحترم بناتے ہوئے تھا اور اُس کی سادگی نے اُن کے قلوب میں بڑی عظمت پیدا کر رکھی تھی مہدی صرف ایک پائجامہ اور اُس پر ایک جبہ پہنتا تھا دن بھر نماز اور اجرار احکام میں مصروف رہتا اور لوگوں کو ترک دنیا اور حُبِّ آخرت کی تلقین کرتا رہتا تھا قوانین واحکام کے بنانے میں شریعت کے احکام کو ہر وقت پیش نظر رکھتا تھا۔ ذیل میں اُس کے ایک منشور کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو اُس نے ۱۳۰۱ھ میں ابیض سے شائع کیا تھا اس منشور سے اُس کی تعلیم اور مذہبی خیالات کی پختگی کا اندازہ ہوسکے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الوالی الکریم والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد و آلہ مع التسلیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ احکام (جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں) خدا کے بندے محمد المہدی بن السید عبد اللہ کی طرف سے تمام مشائخ دینی، امراء، نواب، ان کے اتباع اور عام مخلوق کی ہدایت کیلئے ہیں۔

خدا کے بندو! میں جو ہدایات تم کو دیتا ہوں ان کو غور سے سنو۔ بصیرت حاصل کرو۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی حمد کرو۔ اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو مخصوص نعمت سے سرفراز فرمایا وہ نعمت کیا ہے میرا (بحیثیت مہدی) ظہور اور یہ تمہارے لئے دوسری امتوں پر شرف خاص ہے۔

میرے دوستو! میرا مقصود اس وقت یہ ہے کہ میں تم کو راہِ ہدایت دکھاؤں خدا کے راستہ میں مہاجرۃ اختیار کرو۔ جہاد فی سبیل اللہ اپنا نصب العین بناؤ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے تعلقات چھوڑ دو۔ یہانتک کہ راحت و آسائش کا خیال ہی ترک کر دو۔ اگر دنیا کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا اس کو تمہارے آراستہ کر دیتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا ان لوگوں کو دیکھو جن کو دنیا کی ہر قسم کی آسائشیں حاصل تھیں اور جس چیز کی ان کو طلب تھی وہ انہیں مل گئی تھی لیکن ایک وقت آیا کہ تمام راحتیں تکلیفوں سے بدل گئیں آسائش زندگی کی موج و نشاط شراب تکلیفوں کا تلخ شہد اور زہر بن گیا اور انہوں نے سخت سے سخت تکلیفوں میں زندگی بسر کی اور شدۃ مشقت و تعب نے ان کی زندگی کو تلخ کر دیا اگر دنیا کی زندگی اور دنیا کی راحت میں بھلائی ہوتی تو ایسا کیوں ہوتا اور اسی پر بس نہیں بلکہ آخرت کا دردناک عذاب ان کے لئے باقی ہے تعجب ہے کہ تم ایسا دیکھتے ہو اور پھر دنیاوی راحت و آسائش کی تمنا اور

دنیاوی زندگی کی آرزو کرتے ہو۔

دنیا کی آسائشوں کو ٹھکرا دو۔ خدا سے ڈرو اُس کے سچے بندوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور اُس کی راہ میں جہاد کرو کہ یہی سچی زندگی ہے خدا کی راہ میں ایک مُسلمان کا صرف تلوار کو حرکت میں لانے کا ثواب ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے جہاد میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر کھڑے رہنے کا ثواب بھی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے عورتوں پر بھی خدا کی راہ میں جہاد فرض ہے پس جو عورتیں کہ میدان جہاد میں کام کر سکتی ہیں اور شرعاً اُن کے لئے گھر سے باہر نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے جہاد کریں۔ جوان اور پردہ نشین عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ وہ گھروں میں پاک زندگی بسر کریں اور اپنے نفس سے جہاد میں مشغول رہیں۔ گھر سے بلا ضرورت شرعی باہر نہ نکلیں۔ بلند آواز سے (کہ غیر مرد اُن کی آواز سُنیں) باتیں نہ کریں۔ نماز کو پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کریں۔ اپنے شوہروں کی اطاعت و فرمانبرداری فرض سمجھیں اور اپنے ستر کو کپڑوں سے چھپائیں۔ پس جو عورت کہ ستر کی جامہ پوشیدگی سے حفاظت نہ کرے اور جسم کو نہ ڈھکے اُس کو سزا دی جائے۔ اگر ایک لحظہ بھی کوئی عورت سر کھول کر بیٹھے تو اُس کو ستائیس کوڑوں کی سزا دی جائے اور جو فحش گفتگو کرے اُس کو اسی کوڑے لگائیں۔

جو مرد اپنے بھائی (مسلمان) کو کُتا یا سور یا یہودی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے اُس کے اسی کوڑے لگائے جائیں اور سات روز کی قید کی جائے اور جو شخص (کسی مسلمان کو) فاجر یا چور یا زانی یا خائن یا ملعون کہے اُس کو اسی کوڑوں کی سزا دی جائے اور جو شخص (کسی مسلمان کو) کافر یا نصرانی یا لوطی کہے اُس کو اسی کوڑوں اور سات دن قید کی سزا دی جائے اور جو شخص کسی ایسی

اجنبی عورت سے جس سے اُس کا نہ تو کوئی شرعی تعلق ہو اور نہ شرعاً اُس سے گفتگو کا جواز ہو باتیں کرتا ہوا پایا جائے اُسے ستائیس کوڑوں کی سزا دیجائے اور جو شخص طلاق پر حلف کا مرتکب ہو یا کسی حرام فعل پر قسم کھاتے اُس کو تادیباً ستائیس کوڑوں کی سزا دیجائے اور جو شخص حقہ پئے یا تمباکو کو کسی دوسری صورت سے کھانے اور پینے کے کام میں لائے تادیباً اسّی کوڑوں کی اُسے سزا دیجائے اور جس قدر تمباکو اُس کے پاس موجود ہو اُس کو جلا دیا جائے تمباکو کو منہ میں رکھنے ناک میں چڑھانے اور کسی دوسرے طریقہ استعمال کرنیکی بھی یہی سزا ہے البتہ جو شخص صرف خرید و فروخت کرتا ہوا پایا جائے اور وہ اُس کو استعمال نہ کرتا ہو یا استعمال کا موقع نہ ملا ہو اُس کو صرف ستائیس کوڑوں کی سزا دیجائے۔ شراب پینے والے کو خواہ وہ ایک قطرہ کا استعمال ہی کیوں نہ کرتا ہو اسّی کوڑے لگائے جائیں۔ شراب پینے والے کا پڑوسی اگر اُس کو سزا دینے کی خود قدرت نہ رکھتا ہو تو امیر شہر کو اطلاع دیدے ورنہ اُس کو اخفائے جرم میں اسّی کوڑوں اور سات روز قید کی سزا دیجائیگی اور قید بھی کیا جائے گا۔

انسان کا اپنے نفس (سرکش) سے خدا کی خوشنودی و اطاعت کیلئے جہاد کرنا نیزوں سے جہاد کرنے سے بہتر ہے اس لئے کہ نفس (سرکش) کافر سے بھی زیادہ سخت ہے کافر تو صرف مقابلہ کرتا ہے اور جنگ کے بعد اُس سے راحت ملجاتی ہے لیکن نفس ایک ایسا دشمن ہے جو محبوب کی صورت رکھتا ہے اور اُس کا قتل کرنا دشوار بلکہ دشوار تر ہے۔

جو شخص قصداً نماز کو چھوڑے گا وہ خدا اور اُس کے رسول دونوں کا گنہگار ہوگا بعض نے کہا ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور بعض نے اُس کے قتل کا

فتویٰ دیا ہے تارک نماز کا پڑوسی اگر اُس کو سزا دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو امیر شہر کو آگاہ کر دے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اُس کو اسّی کوڑوں اور سات روز قید کی سزا اخفائے جرم میں دیجائے گی اور بعض نے کہا ہے کہ اُس کا مال بھی غنیمت شمار کیا جائے گا۔

پانچ سال کی لڑکی کی اگر ستر پوشی نہ کی گئی تو اُس کے وارثوں کو کوڑوں کی سزا دیجائے گی جو عورت کسی ایسے شخص کے ساتھ پائی جائے جس سے اُس کی منگنی ہو چکی ہو لیکن عقد نہ ہوا ہو اور ایک دن اس حالت میں گذر جائے بعض کہتے ہیں کہ اُس مرد کو قتل کر دیا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ اُس کو قید کی سزا دیجائے اور اُس کا مال، مالِ غنیمت سمجھا جائے گا۔

میرے دوستو! جان لو کہ میں تمہیں بحیثیت اپنے خلیفہ، امیر اور نائب کے احکام و قضایا کے نفاذ میں کامل خود مختاری اس لئے دیتا ہوں کہ تم مخلوقِ خدا پر شفقت کرو۔ اُس کو زہد و ترکِ دنیا کی رغبت دلاؤ اور آخرت کی محبت اُس کے قلب میں مستحکم کر کے اُس کی طلب کا ذوق پیدا کر دو تمہارا یہ بھی فرض ہے کہ تم خدا کے بندوں کو عداوت نفس سرکش سے آگاہ کر کے اُس سے محفوظ رہنے کے طریقے بتلاؤ۔ تم سے انصاف طلب کیا جائے تو پوری طرح انصاف کرو اور مشکلات پر صبر و استقامت کی تعلیم دو۔

میرے دوستو! جان لو اور اس کا یقین رکھو کہ خداوند تعالےٰ پرہیزگاروں اور محسنوں کے ساتھ ہے اور اُن خدا کے (نیک) بندوں کے ساتھ ہو جاؤ جو باتوں کو سُنتے اور اُن میں سے اچھی اچھی باتوں کو قبول کر لیتے اور اُن کا اتباع کرتے ہیں۔

میرے دوستو! وہ معاملات جو ۱۲۔ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ سے پہلے کے ہیں

سوائے معاملات امانت۔ قرض اور مال یتیم کے سب اُٹھا لئے گئے اور اب اُن کے متعلق کوئی کاروائی نہ کیجائے گی البتہ ۱۲۔ رجب سنہ ۱۳۰۰ھ کے بعد اور فتح سے قبل کے معاملات میں دعاوی کی سماعت ہوگی قتل نفس کے مقدمات میں مقتول کے وارث کو قصاص اور دیت کا اختیار دیا جائے گا اور فتح کے بعد کے معاملات میں صرف قصاص کے قضایا طے کئے جائیں گے پس میرے احکام کے مطابق اُن کا فیصلہ کرو اسی طرح مقدمات ضلع میں ازواج جو مال عورتوں سے دخول و تمتع کے بعد حاصل کرتے ہیں وہ اُن کو نہ دیا جائے کہ یہ جائز نہیں ہے بلکہ اُن کے مقدمات کا فیصلہ قرآن مجید کے احکام کے مطابق کیا جائے۔

میرے دوستو! سمجھ لو کہ اتحاد و استقامت ضروری چیز ہے۔ احکام خداوندی کی مخالفت نہ کرو اوامر کی پابندی ضروری جانو میرے احکام کو سنو اور اطاعت کرو تبدیل و تحریف کا خیال بھی دل میں نہ آنے دو خداوند تعالیٰ نے جو نعمت تم کو دی ہے اُس کا شکر ادا کرو اور کفرانِ نعمت سے باز رہو عورتوں کے مہروں کو بڑھا کر نہ باندھو دولتمند عورت کا مہر دس ریال مجیدی بلکہ اس سے بھی کم رکھو متوسط الحال اور غربا پانچ ریال مجیدی (تقریباً عہ۵) سے زیادہ مہر نہ رکھیں بلکہ اس سے کم جو شخص اس کے خلاف بڑے بڑے مہر باندھے اُس کو تادیباً کوڑوں اور قید کی اتنی سزا دیجائے کہ وہ تائب ہو جائے یا قید میں مر جائے ایسا شخص ہمارے زمرہ سے خارج ہے اور ہم اُس سے بری ہیں۔

محمد احمد کے مذکورہ بالا منشور سے اُس کے غالی فی الدین ہونے کا کافی اندازہ ہوسکتا ہے بایں ہمہ کہ وہ مذہب کا سخت پابند اور شریعت کا نہایت

درجہ احترام کرتا تھا اپنے مخالفوں کی طرف سے بھی غافل نہ تھا اُس نے ہر جگہ اپنے جاسوس لگا رکھے تھے جو دم دم کی خبر اُسے دیتے تھے اور مصری حکومت کی حرکات اور اغراض سے اُسے ہر وقت آگاہی ہوتی رہتی تھی مصر اور خرطوم میں کوئی نئی بات ہوتی اور فوراً مہدی کو اُس کی خبر ملجاتی۔ مصری حکومت کوئی ارادہ کرتی اور اُسے اُس کے ارادہ کا علم ہوجاتا مصری لشکر ایک قدم اُٹھاتا اور اُسے پتہ لگجاتا غرض اپنے دشمنوں کے حالات اغراض مقاصد اور ارادوں کی اُسے ہر وقت خبر ملتی رہتی تھی اور وہ اُن سے ایک منٹ کیلئے غافل نہ ہوتا تھا۔

کردوفان کی حکومت کا نظام قائم کرنے کے اثنا میں اُس نے اپنے بعض معتمد افسروں کو اطراف سوڈان میں تبلیغ و دعوت کیلئے روانہ کیا عثمان دغنہ جو مہدی کا خاص شخص تھا مشرقی سوڈان پہنچا اور وہاں مہدی کے معتقدین و متبعین کی ایک سپاہ تیار کی اطراف میں مہدی کے منشور شائع کئے اور وہاں کے قبائل کو اپنے اثر میں لانے کی جدوجہد شروع کی عثمان دغنہ اصل میں غلاموں کا ایک تاجر تھا جس کا کاروبار سواکن میں تھا جب سے غلاموں کی تجارت بند کی گئی اُس وقت سے وہ خرطوم کی حکومت سے انتقام لینے کے درپے تھا آخر مہدی کے ساتھ ہو کر انتقام لینے کی تدبیر نکالی اور اس میں اُسے کامیابی ہوئی۔

## ہیکس پاشا کی سپاہ

ہیکس پاشا کی سپاہ ہی مصر کے لئے مصائب کا موجب ہوئی اسی نے درویشوں کے جوش اور سوڈان کی رعایا میں جذبات انتقام کو بھڑکا دیا تھا

جس کے نتائج نہایت خطرناک نکلے اور مصر مدتوں تک آفات و مصائب میں مبتلا رہا ہیکس پاشا کی سپاہ کا واقع ایک ایسا مشہور واقع ہے جیسا کہ جھنڈے پر آگ کے شعلے نمایاں ہوتے ہیں ضرورت ہے کہ ہم اس موقع پر تفصیل سے اس واقع کو لکھیں اور سپاہ کی ہلاکت اور جنگ کی پوری کیفیت حوالہ قلم کریں تاکہ ناظرین حقیقت حال سے آگاہ ہو کر اس کا اندازہ کر سکیں کہ محمد احمد مہدی نے اپنی قوت سے کس طرح ایک منتظم اور باقاعدہ فوج کو تباہ کر کے یورپ میں تہلکہ ڈالدیا تھا اور یورپ اُس کے حیرت زا کارناموں کو سُن سُن کر کس قدر وحشت زدہ تھا اس اہم واقع کا ذکر اس جگہ اس لئے بھی مناسب ہے کہ لوگ اس وقت تک ہیکس پاشا کی سپاہ کی تباہی و بربادی پر تعجب کرتے اور اس واقع کو اعجاز خیال کرتے ہیں اور خصوصاً یہ معلوم کر کے کہ ہیکس پاشا ایک تجربہ کار فوجی افسر تھا اور تمام فوج منتظم و باقاعدہ تھی اور گیارہ ہزار کی معقول تعداد میں تھی۔

ہیکس پاشا ابتداءً بغیر کسی ارادہ کے مصر سے خرطوم آئے اس وقت تک مصری حکومت کا ارادہ ابیض پر حملہ کرنے اور اُس کو فتح کرنے کا نہ تھا ہیکس پاشا عرصہ تک خرطوم میں مقیم رہے کہ یکایک انہیں معلوم ہوا کہ احمد مکاشف کی تباہی میں بقارہ کے قبائل کی کئی ہزار کی تعداد جمع ہے ہیکس پاشا اُن سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک جمعیت لیکر روانہ ہوا اور جزیرہ ابا کے قریب مقام مرابیہ پر اُس سے جنگ کی اس لڑائی میں احمد المکاشف اُس کے بہت سے افسر اور معقول تعداد درویشوں کی ماری گئی اور باقی درویش شکست کھا کر بھاگ گئے اس واقع نے خرطوم اور سنار کے باشندوں اور خصوصاً ارکان شہر پر بڑا اثر کیا اور مصری حکومت کی قوت کے قائل ہو کر

وہ پھر حکومت مصر کی اطاعت پر آمادہ ہو گئے۔

اس فتح اور کامیابی نے حکومت مصر کے ارادوں کو قوت بخشی اور ابیض پر حملہ کرنے کا ارادہ مصمم ہو گیا ہیکس پاشا نے حکومت مصر کو لکھا کہ وہ ابیض پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اُسے سپاہ کا افسر اعلیٰ بنایا جائے اور تمام اختیارات اُس کو دیئے جائیں مصری حکومت نے اس مطالبہ کو قبول کر لیا لیکن علاؤالدین پاشا گورنر خرطوم کو بطور ایک مشیر کے اُس کے ساتھ روانہ کیا علاؤالدین پاشا نے نیل ارزق کے مشرق سے چار ہزار اونٹ جمع کئے اور آخر اگست تک ام درمان سے ہر قسم کے سامان جنگ کو فراہم کر لیا۔

۸۔ستمبر کو ہیکس پاشا نے تمام فوج کا جائزہ لیا اور ۹۔ستمبر کو یہ سپاہ ام درمان سے دویم کی طرف روانہ ہوئی ام درمان اور دویم کا درمیانی فاصلہ ایک سو دس میل کا تھا اور اس سپاہ میں چار مصری دستے جن میں زیادہ حصہ اُن لوگوں کا تھا جو اعرابی پاشا کی بغاوت میں اُس کے ساتھ شریک ہو کر مصری حکومت سے لڑے تھے پانچ سوڈانی دستے اور ایک دستہ طوپچیوں اور سوارونکا تھا مصری سپاہ سلیم بک عونی، سید بک عبدالقادر، ابراھیم پاشا حیدر اور رجب بک صدیق چار افسروں کے ماتحت تھی باشبوزوق سپاہ خیرالدین بک، عبدالعزیز بک، والی بک، ملعم بک اور یحیٰی بک کے ماتحت تھی طوپچی اور سوارونکا دستہ عباس بک وہبی کے ماتحت تھا سپاہ کی مجموعی تعداد گیارہ ہزار تھی جس میں سات ہزار مصری پیدل تھے اور باقی باشبوزوق سوار اور دوسری قسم کے لوگ تھے پانچہزار پانسو اونٹ پانسو گھوڑے چار کرپ کے کارخانہ کی توپیں دس پہاڑی توپیں اور دس توپیں نوردنفلٹ قسم کی تھیں اور

کولونیل فرکوہار، بکباشی سکندروف دوتردماسی اور ایفانس وغیرہ چند فرانسیسی افسر بھی تھے اخبارات کے نامہ نگاروں میں سے ٹیمس، ڈیلی نیوز اور گرینک کے نامہ نگار سپاہ کے ہمراہ تھے۔

۲۰۔ستمبر کو یہ سپاہ دویم پہنچی اور علاؤ الدین پاشا کی سپاہ کے ساتھ جو وہاں پہلے سے موجود تھی ملگئی ہیکس پاشا ابھی خرطوم میں تھے اور مصری حکومت سے سپاہ کی نقل وحرکت اور حملہ پر مشورہ کر رہے تھے اُنہوں نے مصری حکومت کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور بتلایا کہ سپاہ خرطوم سے دویم کی طرف روانہ ہو چکی ہے ملک کی گرمی اور پانی کی کمی سے ظاہر ہے کہ سپاہ کو سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا بہر حال جو کچھ ہو میں نے ارادہ کیا ہے کہ سپاہ کو دویم سے ابیض کی طرف بڑھایا جائے اور بارہ کے راستہ سے کوچ کیا جائے دویم سے ابیض کا فاصلہ ۱۲۶ میل ہے اس کے درمیان چند چوکیاں قائم کیجائیں گی جن پر مناسب تعداد سپاہ کی رکھی جائے گی تاکہ واپسی کے خطوط محفوظ رہیں اور معاملہ دگرگوں ہونے پر دشمن واپسی کے راستہ کو منقطع نہ کرسکے دویم سے روانہ ہو کر پہلے بارہ پر قبضہ کیا جائے گا اور پھر کچھ روز وہاں ٹھہر کر ابیض کی طرف کوچ ہو گا۔

دویم پہنچکر ہیکس پاشا نے علاؤ الدین پاشا سے افواج کی نقل وحرکت پر مشورہ لیا علاؤ الدین پاشا نے کہا کہ میں نے کچھ لوگوں کو راستہ کی حالت معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے واپس آکر بیان کیا ہے کہ بارہ کا راستہ بالکل خشک ہے پانی بہت کم بلکہ نایاب ہے اس لئے میری رائے میں اتنے بڑے لشکر کے لئے خور ابو جبل اور رہد کے جنوب کا راستہ اختیار کرنا بہتر ہے اس راستہ میں پانی آسانی سے ملجایگا اور کثرت سے ملے گا۔

البتہ اس راستہ کی مسافت ۲۵۰ میل ہے جن میں سے سو میل کا راستہ نہایت آسان ہے اور سپاہ آرام و راحت کے ساتھ اس کو طے کرلے گی اور پانی بھی کثیر مقدار میں ملے گا لیکن دویم سے نورابی تک جس کی مسافت ۹۰ میل ہے دشوار گذار بھی ہے اور پانی بھی اُس میں کمیاب ہے۔ البتہ کوشش سے مل سکتا ہے غور و تامل کے بعد آخر ابو جبل کی راہ اختیار کر لی گئی اور دویم سے سپاہ روانہ ہو کر ۲۴ ستمبر کو شاتت پہنچی اور اُس کے کنوؤں پر قبضہ کر کے اُس کو عسکری مرکز قرار دیا۔

دویم سے سپاہ مربع شکل پہ روانہ ہوئی تھی اور راستہ میں اُس کو سخت مشکلات اور تکالیف اُٹھانی پڑی تھیں آگے آگے رہنما تھے پھر گرداوری فوج اس کے بعد بڑے بڑے فوجی افسر اور ارکان حرب پھر سپاہ مربع شکل میں یعنی پہلے مصری پیدل سپاہ اُس کے پیچھے سواروں کے دستے پھر اونٹ اور سامان حرب اور درمیان میں طوپچی سلاطین پاشا نے فوج کے اس کوچ کو اپنے بیان میں سروں اور گردنوں کے ایک جنگل سے تشبیہ دی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ اگر دشمن اُن پر گولیاں برساتا تو ایک گولی بھی خطا نہ کرتی اور ٹھیک نشانہ پر بیٹھتی۔

اسی کے ساتھ اس کوچ میں ایک یہ مصیبت تھی کہ اونٹوں کو چرنے اور پیٹ بھرنے کا کافی موقع اور وقت نہ ملتا تھا کیونکہ وہ مربع شکل کے کوچ میں چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے بہت سے اونٹوں نے کجاووں کی رسیاں۔ کپڑے اور لکڑیاں تک کھالیں اور بہت سے مر گئے اور قوتیں تو سب کی ٹوٹ گئیں غرض یہ سخت منزل طے ہوئی اور ۳۰ ستمبر کو سپاہ موضع زریقہ میں جو دویم سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچی۔

گرمی سخت تھی اور برابر بڑھ رہی تھی سپاہ میں شور مچا ہوا تھا اور ہر شخص تکالیف کی برداشت کی قوت اپنے میں نہ پا کر چلا رہا تھا اور خطرناک انجام سے خائف تھا اسی حالت میں ہکیس پاشا اور علاء الدین پاشا میں روانگی کے رستہ پر اختلاف رائے پیدا ہو گیا علاء الدین پاشا کی رائے تھی کہ درمیان راہ میں چوکیاں قائم کرنے اور واپسی کی راہ کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے فوج کی تعداد میں معقول تخفیف ہو جائیگی اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں قوت کی کمی سے مشکلات پیش آئیں گی ہکیس پاشا نے اس رائے کی مخالفت کی اور حفاظت راہ کو ضروری خیال کیا اور ظاہر کیا کہ ایسا کرنے میں اگر دشمن نے واپسی کی راہ کو منقطع کر دیا تو ایک سپاہی بھی معاملہ دگرگوں ہونے پر جان کو سلامت واپس نہ لیجا سکے گا اور تمام سپاہ دشمن کے چنگل میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

بایں ہمہ کہ ہکیس پاشا کی رائے صائب تھی لیکن شامت کے بعد چوکیاں قائم کرنے کی تجویز کو ترک کر دیا گیا اور واپسی کی راہ کو محفوظ رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

محمد احمد مہدی کو جب اس کا علم ہوا کہ ہکیس پاشا کی سپاہ ابیض پر حملہ کرنے کی غرض سے آ رہی ہے تو اُس نے بھی درویشوں کو جمع کیا اور جہاد فی سبیل اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور پھر اپنی جمعیت کو لیکر ابیض سے باہر نکلا اور ابیض کے اطراف میں شجرہ کبیرہ کے قریب ٹھہر کر ہکیس پاشا کی سپاہ کا انتظار کرنے لگا مہدی کے خلفاء اور امراء نے بھی اُس کی اقتداء کی اور ہر ایک اُن میں سے درویشوں کی معقول جمعیت اپنے ساتھ لیکر مہدی کے پاس پہنچ گیا اور فوج کے قیام کے لئے ضروری عارضی مکانات تیار کر لئے۔

ہیکس پاشا کی سپاہ مصائب و تکالیف اُٹھاتی ہوئی ۱۱- اکتوبر کو مقام پر پہنچی اور ۱۴ کو وہاں سے روانہ ہو کر بحیرہ شر کلا پر قیام کیا بحیرہ سے پانی کی کافی مقدار راستہ میں استعمال کرنے کے لئے بھر لی گئی لیکن ہر شخص باوجود کافی سامان ہونے کے خائف تھا اور مایوسی طاری تھی مصری حکومت نے ہیکس پاشا نے دویم کی روانگی سے پہلے اطلاع دیدی تھی کہ جبل تاج اللہ کے باشندوں کی چھ ہزار سپاہ اور بعض اہل جبانیہ آگے چلکر تمہیں ملیں گے ہیکس پاشا بہت دنوں تک ان کے پہنچنے کا انتظار کرتا رہا لیکن یہ انتظار عبث و بیکار ثابت ہوا اور ایک شخص بھی اُس کے پاس نہ پہنچا۔

ہیکس پاشا کی سپاہ بحرۂ رہد کے قریب پہنچی تھی کہ ایک جرمنی افسر جو سپاہ کے ساتھ تھا اُس سے جدا ہو کر بھاگ گیا اس افسر کا نام کلوٹس تھا یہ سپاہ سے نکل کر درویشوں کی طرف چل دیا چونکہ راستہ سے ناواقف تھا اس لئے جدھر مُنہ اُٹھتا تھا چلا جاتا تھا راستہ میں اُس کو کچھ درویش ملے جنھوں نے اُس کو پکڑ کر قتل کر دینا چاہا لیکن اُس نے اشارہ سے بتلایا کہ وہ ایک نہایت ضروری خبر لیکر آیا ہے درویشوں نے اُس کو ابیض پہنچا دیا اور وہاں پہنچکر اُس نے ہیکس پاشا کی فوج کے تمام حالات سے مہدی کو آگاہ کر کے ظاہر کر دیا کہ سپاہ کی حالت نہایت خراب ہے مایوسی و خوف اُس پر چھایا ہوا ہے اور متواتر سفر اور مصائب نے اُس کو انتہا درجہ کا کمزور کر دیا ہے اُس کی اس خیانت نے ہیکس پاشا کی سپاہ کو سخت نقصان پہنچایا مہدی حالات کو معلوم کر کے خوش ہو گیا اور کلوٹس کو مسلمان کر کے اُس کا نام مصطفےٰ رکھا پھر مہدی نے ہیکس پاشا اور اُس کے ساتھی افسروں کے پاس پیام بھیجا کہ وہ اپنے کو اُس کے حوالہ کر دیں اور اُس کے مہدی ہونے کے دعوےٰ کو صحیح

تسلیم کرکے اُس پر ایمان لے آئیں لیکن ہکس پاشا کی طرف سے اس کا کچھ جواب نہ ملا البتہ یہ معلوم کرکے مہدی غضبناک ہوگیا کہ اُس کے پیام کو حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے اور اُس کے اوراق پیروں میں روند ڈالے گئے ہیں۔

۲۰۔ اکتوبر کو ہکس پاشا کی فوج رہد پہنچی اور چھ روز وہاں قیام کرکے درویشوں کی حالت کا معائنہ کیا درویشوں کی گرد آوری جماعت چاروں طرف پھر رہی تھی اور چھوٹی جمعیتیں تاک میں لگی ہوئی تھیں جہاں اُن کو موقع ملتا تھا حملہ کرتی اور نقصان پہنچاتی تھیں ۲۶۔ اکتوبر سپاہ رہد سے آگے بڑھی اور علاؤالدین پاشا نے دیکھا کہ مصری سپاہ جس راستہ سے گذر کر پیچھے چھوڑتی جاتی ہے اُس پر درویش قبضہ کرتے چلے جاتے ہیں یہ دیکھکر علاؤالدین پاشا پر خوف طاری ہوگیا اور اب اُس نے اپنی غلطی کو محسوس کیا اور ہکس پاشا کی رائے کے موافق چوکیاں قائم کرنے اور واپسی کے راستہ کو محفوظ رکھنے کی حقیقت اُسے معلوم ہوئی لیکن اب کیا ہوسکتا تھا درویشوں نے سپاہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور واپسی کے راستہ کو منقطع کردیا تھا۔

یہاں پہنچکر مقام برکہ کی طرف سے ابیض جانیکی صلاح ہوئی لیکن اُن جاسوسوں سے جو راستہ کی حالت دریافت کرنے گئے تھے یہ معلوم کرکے کہ درویش برکہ میں مقیم ہیں اور مہدی کے خلفاء اور اُمراء اپنی اپنی جمعیتوں کو لئے ہوئے پڑے ہیں اُن کو اپنا ارادہ بدلنا پڑا ہکس پاشا اور علاؤالدین پاشا نے باہمی مشورہ کیا کہ کیا ایسی حالت میں رہد کی طرف واپس جانا مناسب ہے یا کشجیل اور پھر وہاں سے بلیس ہوکر ابیض۔

خورابی حبل (کی پہاڑیاں) رہد کے مقام پر پہنچکر دو حصوں میں منقسم ہوگئی ہیں ایک سلسلہ برکہ کی طرف چلا گیا ہے اور دوسرا کشجیل کی جانب آخر رائے یہ قرار

پائی کہ کنجیل کی طرف کوچ کیا جائے اس رائے کے موافق ۳۔ نومبر کو سپاہ کنجیل کی طرف بڑھی اور دس میل تک غاروں اور تنگ وتاریک کنجوں میں چلتی رہی دس میل طے کر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ راستہ غلط ہے اور اصل راستہ کا پتہ نہیں ہے مجبوراً ٹھہرنا پڑا اور رات وہیں بسر کی صبح کو پھر آگے بڑھے اور شیکان کے قریب جو کنجیل اور برکہ کے درمیان ایک مقام ہے پہنچے تشنگی سے سپاہ کی بُری حالت تھی اور ہر شخص بدحواس پانی کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ یکایک درویشوں کی ایک چھوٹی سی جماعت نے اُن پر حملہ کیا دیر تک طرفین سے گولیاں چلتی رہیں آخر ہیکس پاشا کی سپاہ نے درویشوں کو گرفتار کر لیا اور اُن سے معلوم ہوا کہ درویش یہاں کثرت سے ہیں اور چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں ہیکس پاشا نے درویشوں کا حال معلوم کر کے فوراً سپاہ کے افسروں کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور حقیقت حال سے آگاہ کر کے رائے دریافت کی چونکہ ہر شخص مضطرب وپریشان اور خائف وترسان تھا اس لیے مشورہ میں کوئی صحیح رائے قرار نہ پا سکی سپاہ میں ایک شور بلند تھا رُعب اور خوف دلوں پر چھایا ہوا تھا اور موت سامنے نظر آ رہی تھی۔

دوسرے دن صبح کو ہیکس پاشا نے کوچ کو ترجیح دی اور خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے سپاہ کو تین مربع حصوں میں تقسیم کیا اور وعر کے راستے جس میں کثرت سے درخت اور پتھر تھے آگے بڑھا درمیان راہ میں درویشوں سے ایک اور مقابلہ ہوا جس میں درویشوں کے ہاتھ سے ہیکس پاشا کے بہت سے آدمی مارے گئے اگرچہ ہیکس پاشا اور اُس کی سپاہ بالکل بددل تھی اور آگے بڑھنے کی ہمت نہ تھی لیکن جس طرح ممکن ہوا آگے بڑھے اور ایک میل طے نہ کیا تھا کہ درویشوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور شیکان کے مقام پر

سخت حملہ کیا۔

مہدی کے اُس منشور میں جو اُس نے عثمان دغنہ کے نام بھیجا تھا اس واقع کی تفصیل ملتی ہے اُس میں اس موقع کا نام جہاں ہکس پاشا کی سپاہ پر ایک ضرب کاری تھا جس نے تمام سپاہ کو تباہ کر دیا درویشوں نے یکبارگی چاروں طرف سے گھیر لیا تو اُس کے حواس جاتے رہے اور اپنی ہی فوج کے آدمیوں پر گولیاں چلانے لگی ہکس پاشا اُس کے سارے افسر اور تقریباً ساری فوج درویشوں کے ہاتھ سے ماری گئی اور صرف تین سو آدمی بچے جن میں سے اکثر کمزور و ضعیف تھے جو جان بچانے کے لئے درختوں اور مقتول سپاہیوں کی نعشوں میں چھپ گئے تھے انہیں بقیۃ السیف میں سے ایک شخص محمد نور البارودی بھی ہے جو ہکس پاشا کی خدمت میں تھا اس واقعہ کے اکثر حالات اسی شخص سے دریافت ہوئے ہیں۔

اس عظیم الشان فتح اور کامیابی کے بعد مہدی اپنے خلفاء اور افسروں کو ساتھ لیکر برکہ چلا گیا فتح کے نشہ میں ان دنوں مہدی مخمور تھا اور اُس کی عظمت لوگوں کے دلوں میں اب نہایت مضبوط و مستحکم ہو گئی تھی بعض اُمراء کو مہدی نے مال غنیمت کی فراہمی کے لئے شیکان چھوڑ دیا تھا تاکہ مصری سپاہ کے تمام سامان کو جمع کر کے وہ ابیض لیجائیں اور بیت المال میں داخل کر دیں پندرہ روز کے بعد مہدی ابیض پہنچا وہ تمام سامان یعنی توپیں، ہتھیار، ذخیرۂ جنگ اور دوسری قسم کی چیزیں جو اُس نے ہکس پاشا کی سپاہ کو تباہ کر کے حاصل کی تھیں اُس کے ساتھ تھا ابیض میں اُس کا شاندار استقبال کیا گیا اور ایک عظیم الشان جلسۂ فتح ہوا شیکان پر مہدی کی فتح نے حقیقت یہ ہے کہ مصری حکومت کو سخت خطرہ میں ڈال دیا تھا بہت سے وہ قبائل سوڈان جو ابتک

متردد تھے اور ہکس پاشا اور درویشوں کی جنگ کے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے مہدی کے کامیاب ہو جانے سے اُس کے ساتھ ہو گئے تھے اور اُس کے اعوان وانصار بن گئے۔

سلاطین پاشا اس وقت دارفور کا گورنر تھا درویشوں سے وہ بہت تکالیف اُٹھا رہا تھا اور اُن کے حملوں اور چھیڑ چھاڑ سے اُسے سخت جسمانی مشقتیں برداشت کرنا پڑ رہی تھیں ہکس پاشا کے حملہ سے اُسے بہت سی توقعات تھیں اور وہ اُمید لگائے بیٹھا تھا کہ مصری فوج درویشوں پر فتح حاصل کرے گی تو اُسے درویشوں کے حملوں اور چھیڑ چھاڑ سے نجات ملجائیگی لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ ہکس پاشا کی ساری فوج کو درویشوں کے حوالہ کر دے اور کوئی چارۂ کار نظر نہ آیا چنانچہ اُس نے مہدی کو لکھا کہ وہ اپنے کسی عزیز کو دارفور بھیجدے تاکہ وہ اُس کو حوالہ کر دیا جائے مہدی نے امیر محمد خالد کو جس کی کنیت زقل تھی دارفور پر حاکم بنا کر بھیجا اور ہدایت کی کہ سلاطین پاشا کے ساتھ وہ اچھا سلوک کرے درویش دارفور آئے اور شہر کو لوٹ لیا اور بعض عمدہ اور قیمتی چیزیں اس لوٹے ہوئے مال میں سے مہدی کے پاس ہدیہ کے طور پر بھیجیں اس کے بعد سلاطین پاشا ابیض پہنچا اور مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اُس کی دعوت پر ایمان لے آیا اور عبد القادر اُس کا نام رکھا گیا۔

ذیل میں ہم وہ الفاظ درج کرتے ہیں جو مہدی پر ایمان لانے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے وقت ادا کئے جاتے تھے یہ الفاظ سلاطین پاشا کی روایت کے موافق ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بایعنا اللہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم نے آپ کو خدا اور

| | |
|---|---|
| ورسولہٖ علی توحید ولا نشرک | اُس کے رسول کیلئے بیع کر دیا ہے اُس کی توحید پر |
| باللّٰہ شیئاً ولا نسرق ولا نزنی | ایمان مضبوط رکھیں گے خدا کے ساتھ کسی چیز کو |
| ولا ناتی ببہتان ولا نعصاک | شریک نہ کرینگے، چوری نہ کرینگے، زنا نہ کرینگے اور نہ |
| فی معروف بایعناک علی | کسی پر بہتان باندھیں گے امر معروف میں اُس کی |
| ترک الدنیا والاٰخرۃ ولا | نافرمانی نہ کرینگے ہم نے اپنے آپ کو تمہارے ہاتھوں میں |
| نفر من الجہاد۔ | ترک دنیا اور آخرۃ کی شرط پر بیع کر دیا ہے (اور ہم عہد |

کرتے ہیں کہ) جہاد سے (کبھی) نہ بھاگیں گے۔

مذکورہ بالا الفاظ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں تھوڑی سی تحریف کیگئی ہے اس لئے کہ ترک دنیا اور ترک آخرۃ پر مجموعی حیثیت سے بیعت کرنا کیا معنی بیشک مہدی کا نصب العین تھا لیکن ترک آخرۃ اُس کی تعلیم میں کہیں نہیں پایا جاتا بلکہ آخرت کے حصول کی طمع اُس کے تمام اقوال میں ظاہر ہے پھر ترک آخرۃ پر بیعت کیسی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصل الفاظ

ترک الدنیا والتماس الاٰخرۃ      ترک دنیا اور حصول آخرۃ

ہیں اور غلطی سے یا اور کسی وجہ سے اُن میں خفیف تحریف ہو گئی ہے۔

دعوت مہدی پر ایمان لے آنے اور بیعت کر لینے کے بعد سلاطین پاشا عبداللہ التعایشی کی خدمت میں رہا جس کے سپرد دربانی کی خدمت تھی اور دوسرے ملازموں کے ساتھ وہ اس خدمت کو انجام دیتا تھا۔

## مشرقی سوڈان

اِدھر ہکس پاشا جنگلوں اور میدانوں کا سفر طے کرنے کی صعوبات میں مبتلا تھا اور اُدھر مہدی سوڈانی کا افسر عثمان دغنہ مہدی کی دعوت کی تبلیغ

مشرقی سوڈان میں اپنی پوری قوت سے کر رہا تھا اور ایک معقول جماعت مہدی کے متبعین کی تیار کر لی تھی مصر کے ایک فاضل شخص کا جو مشرقی سوڈان کے معرکوں میں شریک رہا ہے اور واقعات کی حقیقت سے کامل اگہی رکھتا ہے بیان ہے کہ توفیق بک محافظ سواکن نے اُس زمانہ میں جبکہ عثمان دغنہ دعوت مہدی کی تبلیغ میں مصروف تھا اُن محافظ راہ عربوں پر کچھ سختی کی تھی جو سواکن اور کسلا کے راستوں کی حفاظت کرتے تھے اس سختی نے اُن کے دل میں توفیق بک سے نفرت و انتقام کے جذبات پیدا کیے واقعہ یہ تھا کہ توفیق بک نے ان لوگوں پر محمد امین ایک شخص کو افسر مقرر کیا تا کہ حکومت اُس سے محافظوں کی حالت کا علم حاصل کرتی رہے محافظ عرب اس شخص سے نفرت رکھتے تھے۔ انہوں نے حکومت سے تبدیلی کی خواہش کی لیکن حکومت نے اُن کی خواہش کو مسترد کر دیا اور محمد امین کو بدستور اُن کا نگران رکھا عرب اس پر غضبناک ہو گئے اور حکومت سے نفرت کرنے لگے ان کی تعداد معقول تھی اور شجاع و صاحبِ غیرت لوگ تھے اسی اثنا میں عثمان دغنہ کا ادہر گذر ہوا اور اُس نے مہدی کے منشور کا اعلان کر کے دعوت کی تبلیغ کی یہ تمام لوگ حکومت کی ملازمت اور تعلق سے دست بردار ہو کر عثمان دغنہ کے ساتھ ہو لیے جن کی شرکت سے عثمان دغنہ کی قوت مضبوط ہو گئی چند روز بعد اور بھی بہت سے لوگ عثمان دغنہ کے اثر میں آ گئے جب عثمان دغنہ کافی قوت جمع کر چکا تو اُس نے حکومت سے مقابلہ کی طرح ڈالی اور ۵۔ اگست ۱۸۸۳ء کو سنکات پر حملہ کیا لیکن اس حملہ میں اُس کو کامیابی نصیب نہ ہوئی اس لئے وہ یہاں سے ہٹ کر طوکر کی سمت چلا گیا اور اُس کا محاصرہ کر لیا حکومت نے طوکر کو عثمان دغنہ کے محاصرہ سے نکالنے کے لئے محمود طلما

پاشا کی ماتحتی میں ایک جمعیت دیکر طوکر روانہ کیا درویشوں نے اُس کو راستہ ہی میں لے لیا اور سخت شکست دی اس شکست نے حکومت نے غضبناک بنا دیا اور اُس نے درویشوں پر ایک ضرب کاری لگانے کیلئے تیاریاں شروع کیں مقامات تمانیب اور ترنکتات وغیرہ میں متعدد لڑائیاں ہوئیں لیکن حکومت کو ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچا اور ہر جگہ نقصان اُٹھانا پڑا۔

سنکات اور طوکر برابر محاصرہ میں تھے اور درویش متعدی سے دونوں مقامات کو گھیرے پڑے تھے طوکر اور سنکات کے حکام اور باشندے مدد کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ حکومت نے ۱۸۸۴ء کے اوائل میں بیکر پاشا کی ماتحتی میں ایک امدادی فوج روانہ کی جو سواکن کی طرف بڑھی تاکہ سواکن اور بربر کے راستہ کو صاف کرے اور ملحقہ آبادی کو درویشوں سے چھڑا کر اُن پر قبضہ کر لے اس جمعیت کے ساتھ مصوع اور کسلا کی سپاہ بھی تھی مقام تب پر درویشوں نے بیکر پاشا کی سپاہ پر یکبارگی اور اچانک حملہ کیا اور سخت مقابلہ کے بعد اُس کو شکست دی یہ واقع ۲۔ فروری ۱۸۸۴ء کو پیش آیا اور بیکر پاشا کی فوج مقابلہ کی تاب نہ لا کر آخر بھاگ کھڑی ہوئی۔

اس امدادی فوج کا تو راستہ ہی میں خاتمہ ہو گیا اور سنکات بدستور محاصرہ میں رہا توفیق بک محافظ سواکن بھی اس محاصرہ میں گھرا ہوا تھا توفیق بک ایک نہایت شجاع اور دلیر آدمی تھا اور اس محاصرہ میں اُس نے وہ شجاعت دکھلائی کہ بہت کم اُس کی نظیر مل سکتی ہے وہ سواکن سے عارضی طور پر سنکات میں آیا تھا اور یہاں آکر درویشوں میں گھر گیا تھا سنکات ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کی محافظ فوج کی تعداد صرف ساٹھ سپاہیوں پر مشتمل تھی عثمان دغنہ نے ہر طرف سے راستوں کو بند کر کے محاصرہ کو نہایت سخت

کر رکھا تھا اِدہر محاصرہ نے طول کھینچا اور اُدھر سنکات والوں کا ذخیرہ خوراک ختم ہوگیا لوگ بھوکوں مرنے لگے اور حالت نہایت خراب ہوگئی عثمان دغنہ نے توفیق بک کے پاس پیام بھیجا کہ اگر وہ گاؤں کو اُس کے حوالہ کردے تو اُس کو کوئی گزند نہ پہنچایا جائے گا توفیق بک نے اس سے انکار کر دیا بیکر پاشا کی شکست کے بعد پھر عثمان دغنہ نے پیام بھیجا اب کی مرتبہ بھی اُس نے انکار کر دیا لیکن ذخیرۂ خوراک ختم ہوجانے سے اب اُس کی تمام اُمیدیں منقطع ہوچکی تھیں اور وہ سخت پریشان تھا آخر جب اُس نے دیکھا کہ باشندے اور سپاہی بھوکوں مر رہے ہیں اور رعایا محاصرہ سے تنگ آگئی ہے تو اُس نے اپنے آدمیوں اور گاؤں کے باشندوں کو جمع کرکے مشورہ کیا اور اپنی مؤثر تقریر سے آخر دم تک ثبات قدمی کی رائے دی سب نے توفیق بک کی رائے سے اتفاق کیا اور اپنے کو اُس کے حوالہ کر دیا سب کو متفق رائے پاکر توفیق بک نے کہا ذخیرۂ خوراک ختم ہوچکا ہے مدد آنے کی کوئی امید اب نہیں رہی اور راستہ منقطع ہے اس لئے اب صرف یہ صورت باقی ہے کہ ہم سنکات سے باہر نکلیں اور سواکن کی طرف روانہ ہوں دشمن اگر ہماری مزاحمت کرے تو ہم پوری قوت سے مدافعت کریں اور آخری سانس تک اپنے کو اُن سے بچائیں۔

توفیق بک کی رائے کے مطابق اوائل فروری ۱۸۸۴ء میں گھروں کو تباہ کرکے لوگ سنکات سے باہر نکلے اور دو میل بھی طے نہ کئے تھے کہ عثمان دغنہ درویشوں کو لیکر اُن پر آن پڑا توفیق بک نے پوری شجاعت سے درویشوں کا مقابلہ کیا اور آخر مارا گیا بہت سے آدمی جو اُس کے ساتھ آئے تھے قتل ہوئے اور بہت کم درویشوں کے ہاتھ سے زندہ بچے۔

اس واقعہ نے مہدی کے دعویٰ مہدویت کو اور تقویت بخشی اُس کی سطوت سوڈان میں قائم ہوگئی اور حکومت انجام کار کے خوف سے مرعوب ہوگئی اور بجائے اس کے کہ حکومت جدوجہد کو برابر جاری رکھتی، درویشوں کی سرکوبی کے لئے مسلسل حملوں کو ضروری سمجھتی اور جن مقامات اور حصوں پر درویشوں نے قبضہ کرلیا تھا اُن کے واپس لینے کی کوشش میں مصروف رہتے اُس نے انگریزی حکومت کے مشورہ سے سوڈان کے تخلیہ کا فیصلہ کرلیا اور ایک حکم جاری کر دیا کہ مصری فوج سوڈان کو خالی کردے اور اُس کو درویشوں کے ہاتھ میں چھوڑدے اسی کے ساتھ انگریزی حکومت نے جنرل گارڈن کو اس امر پر مامور کیا کہ وہ سوڈانی فوج کی واپسی اور فرانسیسی وغیرہ لوگوں کو درویشوں کے ہاتھ سے نکال لانے کی مناسب تدابیر اختیار کرے اور جس طرح ممکن ہو غیرملکی باشندوں اور مصری فوج کو سوڈان سے نکال لائے اور بحراحمر کے سواحل پر ایک منتظم و باقاعدہ حکومت قائم کرے۔

گارڈن پاشا اپنے پرائیویٹ سکرٹری کولونیل اسٹوارٹ کے ساتھ انگلستان سے روانہ ہوکر قاہرہ (مصر) پہنچا اور سرافلن بارننگ (لارڈ کرومر) کو اطلاع دی کہ انگریزی حکومت نے اُس کو سوڈان کے خالی کردینے اور محمد علی پاشا (فاتح مصر) کے سوڈان کو فتح کرنے سے پہلے جو طریقہ حکومت رائج تھا اُس پر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے مصری حکومت نے جنرل گارڈن کی روانگی کا انتظام کردیا اور وہ کروسکو اور ابو حمد کے راستہ سے سوڈان روانہ ہوا ۹۔ فروری ۱۸۸۴ء کو جنرل گارڈن بربر پہنچا اور وہاں سے روانہ ہوکر ۱۸۔ فروری کو خرطوم پہنچ گیا خرطوم کے باشندوں نے اُس کا

شاندار استقبال کیا کیونکہ سوڈانی اُس سے بہت محبت رکھتے تھے اور اُس کے اخلاق اور نرمی نے اُن کو اُس کا گرویدہ کر رکھا تھا عجیب بات یہ ہے کہ جنرل گارڈن نے اس طویل سفر کو بغیر کسی سپاہ محافظ کے طے کیا اور پھر ایسی حالت میں کہ سوڈان میں بغاوت اور مخالفت کی آگ بھڑک رہی تھی خرطوم پہنچکر اُس نے اپنے سفر کے اس طرح پورا کرنے کے متعلق بیان کیا۔

میں سوڈان کو (دشمنوں سے) بچانے کیلئے کسی سپاہ کو لیکر نہیں آیا ہوں بلکہ خدا کے بھروسہ پر آیا ہوں اس لئے میں جنگ نہ کروں گا اور صرف عدل وانصاف کے ہتیاروں سے کام لوں گا۔

# سقوط خرطوم اور قتل جنرل گارڈن

جنرل گارڈن ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء کو قاہرہ سے کولونیل اسٹوارٹ کے ساتھ خرطوم کی طرف روانہ ہوا اُس کے سپرد گورنمنٹ انگریزی نے بہت سی خدمات کی تھیں جن کا خلاصہ ذیل کے الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

(۱) مصری عہدہ داروں اور کارکنانِ حکومت کو معہ اُن کے اہل وعیال کے سوڈان کے تمام حصوں سے واپس بلاکر مصر روانہ کر دیا جائے۔

(۲) مصری کارکنوں کی جگہ سوڈان کے لوگوں کو مقرر کیا جائے تاکہ وہ اپنی حکمت عملی سے سوڈان کا انتظام کریں گویا سوڈان کو ایک نئی حکومت بنا دیا جائے۔

(۳) خرطوم کے ملحقہ مقامات کے قبائل میں روح اتحاد پیدا کیجائے اور اُن کو مشرقی سوڈان کے مخالف قبائل کے خلاف تیار کیا جائے جب وہ اس پر آمادہ ہو جائیں تو پہلے بربر و سواکن اور بربر و کسلا کے راستوں کو

دشمن کی دستبرد سے پاک کر کے اُن پر قبضہ کیا جائے اور پھر بتدریج دوسری تجاویز اختیار کیجائیں۔

(۴) مقام سنار اور نیل ازرق وابیض کے قریب کے تمام شہروں کو دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑایا جائے۔

(۵) پانچ جہاز (اسٹیمر) مصری سپاہ کے اہل و عیال کو خط استوار اور بحرالغزال کے مقامات سے واپس لانے کیلئے روانہ کئے جائیں۔

(۶) دارفور میں جو ہمارے طرفدار لوگ اور سپاہ رہگئی ہے اُن کو دنقلا کی راہ سے مصر واپس لانے کی کوشش کیجائے۔

یہی وہ احکام و اغراض تھے جن کو پورا کرنے کیلئے جنرل گارڈن مصر سے سوڈان کی طرف روانہ ہوا تھا اور ان سب کا ماحصل یہ تھا کہ سوڈان کو خالی کر دیا جائے بربر پہنچکر جنرل گارڈن نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو اپنے مقاصد سے آگاہ کر دے لیکن حسین پاشا بربر کے حاکم نے اس سے منع کر دیا اور بتلایا کہ اس قسم کی تصریح سے حکومت کا وہ اثر بھی جو تھوڑے سے مقامات میں باقی ہے جاتا رہے گا جنرل گارڈن نے خطرہ کو محسوس کر کے اس رائے سے اتفاق کیا لیکن مقام متمہ پر پہنچکر اُس سے صبر نہ ہو سکا اور اُس نے اپنے اغراض کا اعلان کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی روز بعد بربر بھی حکومت کے ہاتھ سے نکل گیا۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ۱۸- فروری ۱۸۸۴ء کو جنرل گارڈن خرطوم پہنچا اور اُسی روز اُس نے تمام اعیان خرطوم کو جمع کر کے اپنی مہم کے مقصد سے آگاہ کیا کہ پھر دارالحکومت (گورنمنٹ ہاؤس) آگیا جہاں سینکڑوں آدمی اُس سے ملنے کے لئے جمع ہو گئے تھے لوگ اُس کو دیکھکر آگے بڑھے

اور اُس کے ہاتھوں پر بوسہ دیکر کہا۔

اے ہمارے بادشاہ۔ اے ہمارے باپ۔ اے کردوفان کو نجات دینے والے (ہم پر جوش طریقہ پر تیرا استقبال کرتے ہیں) خرطوم پہنچکر جنرل گارڈن اور اسٹوارٹ پوری قوت سے احکام کے اجراء ونفاذ کی تدبیروں میں مصروف ہوتے سب سے پہلے انہوں نے مختلف محکمے لوگوں کے معاملات ومقدمات فیصل کرنے کے لئے دارالحکومت میں قائم کئے پھر قدیم حکومت کے دفاتر سے تمام کاغذات اور اُن رجسٹروں کو نکالا جن میں مالگذاری کی بقایا درج تھی ان تمام کاغذات اور رجسٹروں کا ایک وسیع اور عام میدان میں ڈھیر لگایا گیا اور اُن میں آگ دیدی گئی آگ جب مشتعل ہوئی تو اُس میں چرمی کوڑے، لاٹھیاں اور تمام وہ چیزیں جن سے مجرموں پر سختی کرنے اور مالگذاری وصول کرنے کے لئے کاشتکاروں کو مارنے پیٹنے کا کام لیا جاتا تھا ڈالدیں۔ خرطوم کے باشندے اس کاروائی کو دیکھ رہے تھے اور حکومت کے رویّہ کی تبدیلی سے متاثر ہو رہے تھے جنرل گارڈن کی اس کاروائی کا خرطوم کے باشندوں پر بڑا اثر پڑا۔ اور اس انقلاب نے اُن کے دل میں حکومت سے وفاداری کے خیال کو مستحکم کردیا اس کے بعد جنرل گارڈن نے ایک ملکی مجلس اعیان وارکان شہر کی مرتب کی پھر سلاح خانہ اور شفاخانوں کی طرف توجہ کی اور اُن میں ضروری اصلاحات کیں اس کے بعد اسٹوارٹ، کوئلجن اور مسٹر بوار انگریزی قنصل مقیم خرطوم کو ساتھ لیکر وہ جیل خانہ گیا وہاں کے ناگوار واقعات وحالات اور غلاظت کا اُس پر بہت اثر پڑا قیدیوں میں بچوّں اور بوڑھوں کی ایک معقول تعداد اُس نے دیکھی اور بعض قیدی ایسے پائے جن کی میعاد سزا ختم ہوچکی تھی لیکن وہ ابتک وہاں

نہ کئے گئے تھے بعض صرف تہمت کے الزام میں سزا کاٹ رہے تھے اور جرم کے ثبوت و سزا سے پہلے تین تین سال تک جیل خانہ کی سختیاں برداشت کر چکے تھے۔ ایک عورت کو جنرل گارڈن نے دیکھا جو ابتداء عمر میں کسی جرم پر قید کی گئی تھی اور پندرہ سال سے جیل کی سختیاں اٹھا رہی تھی جنرل گارڈن نے یہ بدانتظامی دیکھکر تمام قیدیوں کی رہائی اور جیل کی صفائی کا حکم دیا اور جیل کے کارکنوں کو سخت تنبیہ کی۔ شام ہونے سے پہلے پہلے تمام قیدی جنرل گارڈن کو درازی عمر کی دعائیں دیتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے خرطوم کے باشندوں نے اس خوشی میں چراغان کیا اور رنگ برنگ کے قندیل روشن کئے اور ساری رات خوشیوں اور دعاؤں میں مشغول رہے۔

اس کے بعد جنرل گارڈن نے سوڈان کے باشندوں کے قلوب میں اپنی محبت کو مستحکم کرنے کے لئے محاصل کو بہت کم کر دیا مظلوموں کے ساتھ انصاف کیا اور بہت سی اُن سخت کارروائیوں کو جو پہلے حکومت کرتی تھی دور کر دیا پھر ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ غلاموں کی تجارت کی بندش کو اُٹھا دیا گیا اس اعلان کے الفاظ حسب ذیل تھے۔

## سوڈان کے عام باشندوں کیلئے سرکاری اعلان

باشندگان سوڈان کو واضح ہو کہ حکومت کا مقصد صرف تمہاری راحت رسانی ہے مجھے معلوم ہے کہ غلاموں کی تجارت کے انسداد نے تم پر بُرا اثر ڈالا ہے اور حکومت سابق کے اُن قوانین نے جو غلاموں کی تجارت کے سلسلہ میں قصاص وغیرہ سے متعلق تھے تم کو حکومت سے برگشتہ کر دیا ہے اس لئے

میں اُن تمام احکام کو جن سے تم کو تکلیف پہنچی اور نقصان ہوا ہے صرف تمہاری راحت کے لئے منسوخ کرتا ہوں اور تمہیں غلاموں کی تجارت کے لئے پوری آزادی دیتا ہوں آیندہ تم سے غلاموں کے معاملہ میں کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

(گارڈن پاشا خرطوم)

غلاموں کی تجارت کرنے والے لوگ اگرچہ اس اعلان سے خوش ہوگئے لیکن انہوں نے اس کو حکومت کی کمزوری پر محمول کیا اور سمجھا کہ چونکہ حکومت اب اپنی قوت سے غلاموں کی تجارت کو نہیں روک سکتی اس لئے اُس نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے اس اعلان کو ذریعہ بنایا ہے اور سوڈان کے باشندوں کو خوش کرکے کام نکالنا چاہا ہے۔

اس کے بعد جنرل گارڈن نے مہدی کی طرف توجہ کی اور اُس کو ایک خط میں لکھا کہ وہ مصری قیدیوں کو رہا کردے حکومت اُس کو کردوفان کے صوبہ کا والی تسلیم کرتی ہے اس خط کے ساتھ جنرل گارڈن نے ایک اعلیٰ قسم کا خلعت بھی بھیجا محمد احمد نے خلعت کو واپس کردیا اور جواب میں لکھا کہ اگر وہ (جنرل گارڈن) اسلام لے آئیگا تو اُسے امن دیا جائیگا اور یہ کہ (مہدی) اپنی دعوت کی تبلیغ حکومت حاصل کرنے کے لئے نہیں کررہا ہے بلکہ خداوند تعالیٰ کی جانب سے جو خدمت اُس کے سپرد ہوئی ہے اُس کو انجام دے رہا ہے۔

مصر سے خرطوم آتے ہوئے جنرل گارڈن نے سوڈان کے مسئلہ پر کافی غور کیا تھا اور اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ سوڈان کا قطعی تخلیہ جیسا کہ انگریزی حکومت کی رائے ہے بُرے نتائج پیدا کرے گا اور مصر خطرہ میں پڑجائیگا

تخلیہ کے بعد یقیناً یہ صورت پیش آئے گی کہ درویش سارے سوڈان پر قبضہ کرلیں گے اور پھر مصر کی طرف رُخ کریں گے خرطوم پہنچتے ہی اُس نے اپنے خیالات سے انگریزی حکومت کو تار پر آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ زبیر (پاشا) کو اُس کی مدد کے لئے بھیجدے زبیر پاشا دارفور اور بحرالغزال کا ایک مشہور تاجر تھا جو غلاموں کی تجارت کرتا تھا حکومت کو دارفور کے فتح کرنے میں اس نے بڑی مدد دی تھی اور حکومت مصر نے اُس کے اس احسان و اعانت کے معاوضہ میں اُسے پاشا کا خطاب کیا تھا وہ حکومت مصر کی اس قدردانی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے درویشوں کے حوادث وقوع میں آنے سے پہلے مصر گیا ہوا تھا حکومت مصر نے اُس کو مصر ہی میں روک لیا اور وطن واپس جانے کی اجازت نہ دی جنرل گارڈن کا مقصد اُس کی طلبی سے یہ تھا کہ جب وہ انگریزی حکومت کی رائے کے مطابق سوڈان خالی کرکے واپس جائیگا تو زبیر پاشا کو اپنا قائم مقام بنا دے گا تاکہ وہ مہدی کی قوت کو بڑھنے نہ دے اور مصر کی طرف رُخ کرنے سے اُسے روکے حکومت مصر نے زبیر پاشا کے بھیجنے سے انکار کر دیا اور جنرل گارڈن کی امید پوری نہ ہوئی اس انکار سے اُسے بڑی تکلیف ہوئی اور اُس کی ساری تدبیریں درہم و برہم ہوگئیں۔

تھوڑے ہی دنوں بعد جنرل گارڈن کو معلوم ہوا کہ مہدی کی دعوت سُرعت کے ساتھ سوڈان میں پھیل رہی ہے اور تمام بڑے بڑے قبائل اُس کے اثر میں آگئے ہیں یہ معلوم ہوکر اُس کے اضطراب میں اور ترقی ہوگئی لیکن وہ ہمت نہ ہارا اور اُس نے فوراً قبائل کو مہدی کے اثر سے نکالنے کے لئے ایک منشور شائع کیا جس میں باغیوں کی سخت دردناک سزائے

لوگوں کو ڈرایا گیا تھا اور نصیحت کی گئی تھی کہ سوڈان کی رعایا حکومت کی وفادار ہے اور مخالفوں کے پھندوں میں پھنس کر مصیبت مول نہ لے اس اعلان کے ساتھ ہی اُس نے حکومت مصر کو ذیل کا تار بھیجا۔

اگر تم چاہتے ہو کہ مصر کو عذابِ دائم سے محفوظ رکھو تو فوراً مہدی سے مقابلہ کے لئے معقول تعداد میں سپاہ روانہ کر دو تا کہ اُس کی قوت کو توڑ دیا جائے اس وقت اُس کی قوت کو توڑ دینا آسان ہے لیکن اگر خرطوم پر اُس کا قبضہ ہو گیا تو اُس سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہو جائے گا اور پھر اگر تم نے اس وقت توجہ نہ کی اور میری رائے پر عمل نہ کیا تو جلد یا بدیر تم اُس پر مجبور ہو گے کہ مصر کو بچانے کے لئے مہدی سے مقابلہ کرو اُس وقت تم سخت مشکل میں مبتلا ہو جاؤ گے اور مقابلہ آسان نہ ہو گا۔

کولونیل اسٹوارٹ کو جنرل گارڈن نے قبائل میں اپنا اثر پھیلانے اور جدید اصلاحات سے آگاہ کرنے پر مامور کیا اور وہ سو آدمیوں کی ایک جمیعت کو جن کے پاس مصالحت کے سفید جھنڈے تھے لیکر نیل ابیض کے قبائل کی طرف روانہ ہوا خرطوم سے نکل کر اسٹوارٹ نے قبائل کو سرکاری احکام و اصلاحات سے آگاہ کیا لیکن کسی پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ جس قدر آگے بڑھتا قبائل کو متنفر پاتا یہاں تک کہ خرطوم سے تھوڑے ہی فاصلہ پر قبائل اُس کی تبلیغ میں مزاحمت کرنے اور راستہ روکنے لگے اور بعض بعض موقعوں پر لڑنے پر بھی لوگ آمادہ نظر آئے یہ تمام آبادی قبیلہ بقارہ کی تھی آخر مجبور و ناکام ہو کر اسٹوارٹ واپس چلا آیا۔ ۲۰ مارچ ۱۸۸۴ء کو دوبارہ گارڈن نے اسٹوارٹ کو خاص فرمان اور اصلاحات کا اعلان کرنے کیلئے روانہ کیا لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی اور ناکام ہو کر واپس چلا آیا۔

اِدہر جنرل گارڈن اپنی تدبیروں میں مشغول تھا اور اُدہر شورش بڑھ رہی تھی اور درویش خرطوم کے قریب پہنچ گئے تھے یہانتک کہ درویشوں نے چاروں طرف سے خرطوم کا احاطہ کرکے آمد ورفت کے تمام راستوں پر قبضہ کرلیا اسی اثناء میں درویشوں کی ایک جماعت خرطوم کا محاصرہ کرنے کے لئے آگے بڑہی اور شہر کے شمال میں حلفایہ مقام پر وہاں کی محافظ سپاہ کو بھگاکر قبضہ کرلیا یہ دیکھکر جنرل گارڈن نے ۱۶- مارچ ۱۸۸۴ء کو دوسو مسلح سپاہیوں کی ایک جماعت جن کے پاس بندوقیں اور دوسرے ہر قسم کے ہتیار تھے حلفایہ کو درویشوں سے چھڑانے کے لئے روانہ کیا اس جماعت میں باشی بزوق اور باقاعدہ سپاہ کے لوگ بھی تھے درویشوں نے اس پر سخت حملہ کیا بہت سے مارے گئے اور جو بچے وہ بھاگ کر خرطوم چلے آئے جنرل گارڈن کو اس ناکامی کا بڑا افسوس ہوا اور جمیعت کے افسروں پر خیانت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا ان افسروں میں سعید پاشا اور حسن پاشا دو سوڈانی شخص بھی تھے ان سب کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت دی گئی اور اُن کے اعضاء عبرت کے لئے کاٹے گئے۔

۲۵- جون ۱۸۸۴ء کو خبر پہنچیں کہ بربر حکومت مصر کے ہاتھ سے نکل گیا اور درویشوں نے اُس پر قبضہ کرکے اُس کے حاکم کو گرفتار کرلیا ہے اور مہدی کے پاس بھیجدیا ہے اور اب اُس پر درویشوں کا امیر محمد الخیر حکومت کررہا ہے بربر کا مصری حکومت کے ہاتھ سے نکل جانا خرطوم کیلئے ایک کاری ضرب تھا اس واسطے کہ مصر اور خرطوم کے درمیان بربر بھی ایک خط مستقیم اور سیدھا راستہ تھا گارڈن نے اب خرطوم کے خطرہ کو محسوس کیا اور اُسے یقین ہوگیا کہ مراعات، اصلاحات اور نرمی سے کام نہ چلے گا اور

اس طرح اُسے اپنی مہم میں ناکامی ہوگی اس لئے اُس نے فوراً حکومت انگلستان کو خطرات سے آگاہ کرکے سپاہ طلب کی لیکن انگریز بہت دنوں تک سپاہ بھیجنے میں متردد رہے اور ارکان حکومت میں عرصہ تک اس امر پر بحث و شوریٰ ہوتا رہا کہ سوڈان میں سپاہ بھیجی جائے یا نہیں آخر مئی میں اس کا فیصلہ ہوا اور سپاہ کا بھیجا جانا ضروری سمجھا گیا لیکن سپاہ کی روانگی ستمبر ۱۸۸۴ء سے پہلے عمل میں نہ آسکی جبکہ خرطوم خطرہ میں مبتلا ہوگیا تھا۔

خرطوم کے باشندے اور جنرل گارڈن بےچینی سے سپاہ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن سپاہ آج آتی ہے نہ کل جب انتظار کی حد ہوچکی اور خطرہ قریب آگیا تو باشندوں اور غیر ملکی لوگوں نے جو خرطوم میں مقیم تھے جنرل گارڈن سے شکایت کی اور خطرہ کے قریب آجانے سے آگاہ کیا جنرل گارڈن عرصہ تک تو تسکین و دلاسے سے کام لیتا رہا لیکن جب اُس کے تمام وعدے جھوٹے ہوگئے تو اُس نے مجبور ہوکر کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ حکومت کب امداد بھیجے گی اور وہ کب یہاں پہنچے گی اس لئے بہتر یہ ہے کہ جو شخص یہاں جانا چاہے وہ چلا جائے اور میں تو یہاں اُس وقت تک مقیم رہوں گا جب تک کہ خرطوم کی سپاہ اور باشندوں کو درویشوں کی قتل و غارتگری سے بچا نہ لوں یا تو میں اپنی کوشش میں کامیاب ہوں گا اور یا اسی کوشش میں جان دیدوں گا۔

اس کے بعد اُس نے اسٹوارٹ سے کہا کہ وہ اُن لوگوں کو جو جانا چاہیں لیکر مصر چلا جائے اور مصری اور انگریزی حکومت کو اُن تمام واقعات کی روزانہ یادداشت سے جو ابتداء مارچ سے ۱۰ ستمبر ۱۸۸۴ء یعنی آج تک

پیش آنے ہیں آگاہ کردے اس سے جنرل گارڈن کا یہ منشا تھا کہ حکومت کی آگاہی واقعات امدادی سپاہ کی روانگی میں مدد دے گی اور حکومت حالات کو پیش نظر رکھکر معقول امداد جلد سے جلد روانہ کرے گی غرض اسٹوارٹ اسٹیمر پر سوار ہوکر مصر کی طرف بحری راستہ سے روانہ ہوا بعض فرانسیسی بھی اُس کے تھے اور دو اسٹیمر اور لوگوں کے تھے خرطوم سے روانہ ہوکر تینوں اسٹیمر بربر پہنچے اسٹوارٹ کے اسٹیمر نے ساحل پر تھوڑی سی گولہ باری کی اور پھر آگے بڑھ گیا اور بربر سے نکل گیا لیکن وہ دونوں اسٹیمر جو اُس کے ساتھ تھے درویشوں سے خوفزدہ ہوکر واپس چلے آتے اسٹوارٹ کا اسٹیمر ابوحمد سے گذر کر جب وادی قمر میں پہنچا تو خشکی سے درویشوں نے اُس پر گولیاں چلائیں مجبوراً اسٹیمر والوں کو بھی اُن سے مقابلہ کرنے کے لیے اُترنا پڑا درویش ایک دم اُن پر ٹوٹ پڑے اور سب کو قتل کرکے اُن کے سامان اور کاغذات پر قبضہ کرلیا اور مہدی کے پاس بھیجدیا۔ اسٹوارٹ کی روانگی کے بعد جنرل گارڈن نے انگلستان کو امدادی سپاہ کی روانگی کے لیے متواتر تار دینے شروع کیے جن میں خطرہ کے قریب ہونے سے آگاہ کیا گیا تھا اور ہمت بندھا کر جوش پیدا کیا گیا تھا جنرل گارڈن انہیں تدبیروں میں مصروف تھا کہ اسٹوارٹ کے مارڈالے جانے کی خبر موصول ہوئی اور معلوم ہوا کہ جتنے آدمی اسٹیمر میں تھے درویشوں نے سب کو ہلاک کردیا یہ واقعہ مصر کے امدادی فوج کی روانگی سے پہلے وقوع میں آیا اس کے بعد بھی امدادی سپاہ بہت دیر میں روانہ ہوئی اور مختصر یہ ہے کہ یہ سپاہ خرطوم میں ۲۸۔ جنوری ۱۸۸۵ء کو یعنی خرطوم کے فتح ہوجانے اور درویشوں کے ہاتھوں میں چلے جانے اور جنرل گارڈن کے مارے جانیکے دوروز بعد

خرطوم کے ساحل پر پہنچی۔
اب ہم درویشوں کی جدوجہد پر نظر ڈالتے ہیں جو انہوں نے خرطوم کو محاصرہ میں لینے اور پھر اُس کو فتح کرنے میں کیں یہ تمام واقعات جو آگے بیان ہوں گے سلاطین پاشا کی کتاب "السیف و النار فی السوڈان" سے ماخوذ اور بعض اُن لوگوں کے بیانات ہیں جو اُس زمانہ میں خرطوم وغیرہ میں موجود تھے اور ان واقعات کو اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہیں اور بعض اُن میں سے مہدی کی قید میں بھی رہ چکے ہیں۔
ہیکس پاشا کی سپاہ کو تباہ و برباد کر کے مہدی سامان غنیمت لیکر ابیض پہنچا اور چند روز بعد اپنے بعض امراء کو تقویت حکومت اور توسیع کے لئے دارفور بحرالغزال اور ان کے ملحقہ مقامات کی طرف روانہ کیا تھوڑے ہی روز بعد اُسے معلوم ہوا کہ سوڈان شرقی میں اُس کا اثر پھیل گیا ہے اور اُس کے امیر عثمان دغنہ نے سنکات، تمانیب، تب کے مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور کسلا کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔
مقام جزیرہ پر جو نیل ارزق و ابیض پر واقع ہے مہدی نے اپنے داماد ولد البصیر کو حاکم بنا کر بھیجا تھا ولد البصیر نے بھی کئی موقعوں پر مصری سپاہ کو شکست دی مہدی کو اس کی بھی اطلاع ہوئی اور پھر معلوم ہوا کہ جنرل گارڈن بغیر کسی محافظ سپاہ کے خرطوم پہنچ گیا ہے اس کے بعد جنرل گارڈن کا خط اُس کے نام پہنچا جس میں قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا اور مہدی کو کردوفان کا حاکم بنایا گیا تھا مہدی نے اس مطالبہ پر توجہ بھی نہ کی اور نہایت سخت جواب دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔
ہیکس پاشا کی سپاہ کی تباہی کے بعد مہدی کے داعی تمام سوڈان میں

پھیل گئے اور لوگ پورے جوش اور اخلاص سے مہدی کے حلقہ میں داخل ہونے لگے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں متبعین کی جماعتیں اطراف واکناف سے ابیض آتیں اور ڈیرے خیمے لگاکر قیام کرتی تھیں اس اجتماع کثیر سے ابیض میں پانی کی کمی پڑگئی اور مہدی کو اندیشہ پیدا ہوگیا کہ اگر لوگوں کی آمد کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو پانی بالکل ختم ہوجائیگا اور سخت مصیبت کا سامنا ہوگا اس لئے اُس نے حکم دیا کہ لوگ مقام رہد پر جاکر قیام کریں جہاں شیریں پانی کثرت سے ہے چنانچہ اس حکم کے موافق لوگ رہد چلے گئے اور وہاں ایک آبادی قائم ہوگئی اپریل ۱۸۸۴ء کے وسط میں یہ حکم نافذ ہوا اور آخر اپریل تک تمام لوگ اپنے بچوں عورتوں اور جانوروں وغیرہ کو ساتھ لیکر رہد پہنچ گئے۔

اب مہدی دن بھر نماز اور وظائف میں مشغول رہتا وعظ ونصیحت کرتا اور لوگوں کے قلوب میں اپنے مؤثر بیان سے جہاد کے ذوق وشوق کو پیدا کرتا تھا چند روز بعد اُسے معلوم ہوا کہ مصری لشکر جزیرہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے خرطوم سے نکلا ہے فوراً اُس نے محمد ابو جرجہ کو جزیرہ کا حاکم بناکر روانہ کیا اور درویشوں کی معقول جمیعت اُس کو حکم دیا کہ وہ جلد سے جلد جزیرہ پہنچکر وہاں کی سپاہ کی مدد کرے اور مصری سپاہ کو شکست دیکر خرطوم کو محاصرہ میں لینے کے لئے آگے بڑھے خرطوم کی مصری سپاہ اور محمد ابو جرجہ کی سپاہ میں کئی موقعوں پر جنگ ہوئی جس میں پہلے مصریوں کو کامیابی ہوئی لیکن پھر برابر شکست کھاتے رہے اور آخر یہ کہ درویشوں نے اُن کو بالکل تباہ وبرباد کردیا۔

بربر کی فتح کے لئے مہدی نے شیخ محمد الخیر کو وہاں کا حاکم بناکر

روانہ کیا تھا شیخ محمد الخیر نے بربر پہنچکر اُس کا محاصرہ کرلیا اور پھر اُس کو فتح کرکے وہاں کے مصری حاکم حسین پاشا کو گرفتار کرکے مہدی کے لشکر میں جو اُس وقت کردوفان میں تھا بھیجدیا مہدی کے لشکر میں پہنچکر حسین پاشا سلاطین پاشا سے ملا اور دونوں قید کے مصائب پر خوب روئے۔

دنقلا پر مصطفٰے بک یاور حاکم تھا مہدی نے اُس کو گرفتار کرنے اور دنقلا کو اپنے اقتدار میں لانے کے لئے سیّد محمد علی کو روانہ کیا جس کے ساتھ قبیلۂ شائقیہ کے لوگ تھے سیّد محمد علی نے مصطفٰے بک کو شکست دی اور دنقلا پر قبضہ کرلیا جس زمانہ میں دنقلا پر حملہ ہوا تھا میجر کچنر (لارڈ کچنر) ایک خفیف مہم پر مصطفٰی بک کے مصائب اور سوڈان کی حالت دریافت کرنے کے لئے آیا ہوا تھا بعض لڑائیوں کو جو درویشوں سے ہوئی تھیں اُس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور بعض میں شرکت بھی کی۔

مہدی ہر جمعہ کو اپنے قیام گاہ پر تمام فوج کا جائزہ لیتا تھا اور اس عام جائزہ میں وہ خود آتا تھا اُس وقت لشکر کی تین قسمیں تھیں اور ہر قسم پر اُس کا ایک خلیفہ افسر اعلیٰ تھا اور سارے لشکر کی قیادت عبداللہ التعایشی کرتا تھا جس کا لقب "رئیس الجیش" تھا اور اُس کی خاص فوج کا علم "رایت زرقا" (نیلگوں جھنڈا) تھا عبداللہ التعایشی کی غیر موجودگی میں اُس کی نیابت اُس کا بھائی یعقوب التعایشی کرتا تھا علی ولد الحلو کی فوج کا جھنڈا "رایت خضرا" (سبز جھنڈا) تھا اور محمد الشریف کے دستہ کا علم "رایت الشرفا" کہلاتا تھا ان میں سے ہر ایک جھنڈے کے ماتحت بہت سے چھوٹے چھوٹے جھنڈے تھے جن کا شمار صحیح طور پر معلوم نہیں ان چھوٹے جھنڈوں میں سے ہر ایک جھنڈے کے تحت میں سو درویشوں کی جماعت رہتی تھی۔

مہدی کے "جائزہ فوج" کی کیفیت یہ تھی کہ نیلگوں جھنڈوں کے اُمرا ایک صف باندھ کر مشرق کی جانب مُنہ کر کے کھڑے ہوتے تھے سبز جھنڈے والے اُمرا نیلگوں جھنڈوں والے اُمراء کے قبائل صف بنا کر کھڑے ہوتے تھے اس طرح کہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل سامنے ہوتے تھے رایت اشراف والے اُمراء شمال میں صف جماتے تھے گویا تمام اُمراء کی صفوف ایک مربع کی شکل پر مرتب ہو جاتی تھی جس کا ایک ضلع خالی ہوتا تھا گویا یہ خالی ضلع ایک دروازہ ہوتا تھا جس میں مہدی اپنے حواشی کے ساتھ داخل ہوتا اور صفوف کے تینوں حصوں کو دیکھ جاتا تھا اور گذرتا ہوا کہتا جاتا تھا اللہ یبارک فیکم (خداوند تعالیٰ تم میں برکت عطا فرمائے)

سال زیر واقعات کے رمضان کے بعد محمد احمد سوڈانی (مہدی) نے اپنے خاص خاص لوگوں سے بیان کیا کہ خواب میں اُسے وحی ہوئی ہے اور حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلعم نے اُس کو حکم دیا ہے کہ وہ خرطوم کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ ہو جائے اس وحی کے مطابق اُس نے ابوعنقرت کو جو اُس وقت جبل دیر کی مہم پر گیا ہوا تھا خرطوم کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم بھیجا اور ہر ایک امیر کو ہدایت کی کہ وہ اپنے آدمیوں کو فراہم کر کے خرطوم کی طرف بڑھنے کے لئے تیار ہو جائے چنانچہ جب سپاہ بالکل تیار ہو گئی تو مہدی ۲۲- اگست ۱۸۸۴ء کو رہد سے نکلا اور سارے لشکر کو تین حصوں پر تقسیم کر کے تین مختلف سمتوں سے خرطوم کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا ان تمام دستوں میں مہدی کا دستہ سب سے بڑا تھا جس میں اُس کے خلفا بھی تھے یہ دستہ اُس راستہ پر روانہ ہوا جس پر ہیکس پاشا کی سپاہ سے جنگ ہوئی تھی اور رہد سے روانہ ہو کر شرکلا پہنچا اور پھر وہاں سے نوڈیم اس دستہ کے ساتھ

سلاطین پاشا بھی عبداللہ التعایشی کے ہمراہ تھا جس وقت مہدی کی یہ سپاہ شرکلا پہنچی ایک اجنبی آدمی کو درویش گرفتار کر کے لائے اور عبداللہ التعایشی کی خدمت میں پیش کیا عبداللہ التعایشی نے سلاطین پاشا کو مترجمی کی خدمت سپرد کر کے اُس سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ وہ فرانسیسی ہے جس کا نام "اُولیغیہ باین" ہے اس شخص نے بیان کیا کہ وہ حکومت فرانس کی طرف سے اُس کا ایک پیام لیکر مہدی کی خدمت میں حاضر ہوا ہے اور پھر کہا کہ دولت فرانس انگریزوں کو شکست دینے میں مہدی کی مدد کے لئے تیار ہے عبداللہ التعایشی نے شخص مذکور کو قیدیوں کے خیمہ میں بھیجدیا اور اُس کے بیان پر غور کر کے کوئی فیصلہ کرنے کو دوسرے وقت پر اُٹھا رکھا لیکن سفر کی شدت سے یہ شخص راستہ میں بیمار ہو گیا اور خرطوم پہنچنے سے پہلے مر گیا۔

مہدی کی سپاہ وسط اکتوبر ۱۸۸۴ء میں خرطوم کے قریب پہنچی اور خرطوم سے ادھر ایک دن کی مسافت کے فاصلہ پر قیام کیا اور سلاطین پاشا کو ہدایت کی کہ وہ گارڈن پاشا کو ایک خط لکھے جس میں اُس کو لکھا جائے کہ وہ خرطوم کو بغیر کسی لڑائی کے ہمارے حوالہ کر دے اور یہ کہ مہدی حق پر ہے اور عبدالقادر (یعنی سلاطین پاشا) اُس کا پہلا مددگار و معاون ہے اور اُس کی دعوت کو حق مانکر اُس پر ایمان لے آیا ہے سلاطین پاشا نے اجازت طلب کر کے مہدی سے عرض کیا کہ اگر میں یہ الفاظ اپنی طرف سے جنرل گارڈن کو لکھوں گا تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس تحریر کو فریب سمجھے گا اور مقصد حاصل نہ ہو سکے گا اس لئے میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ میں اُس کو بطور نصیحت اور مشورہ کے یہ لکھوں کہ وہ امام مہدی کے حوالہ خرطوم کو کر دے اس لئے کہ اُس کا لشکر زبردست اور فاتح کی حیثیت

رکھتا ہے اور خرطوم کی سپاہ اُس سے مقابلہ کی قوت نہیں رکھتی اور یہ کہ اگر وہ خرطوم کو حوالہ کرنے پر آمادہ ہو تو میں درمیان میں پڑ کر اس معاملہ کو طے کرا دوں گا مہدی نے سلاطین پاشا کی اس رائے سے اتفاق کیا اور خط لکھنے کی اجازت دی۔

سلاطین پاشا مہدی سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ میں آیا اور جو کچھ مہدی سے کہکر آیا تھا اُس کو لکھنا مناسب نہ سمجھا بلکہ ضروری واقعات وحالات سے آگاہ کرنا بہتر خیال کیا چنانچہ اُس نے دو خط نہایت تفصیل سے فرانسیسی زبان میں لکھے کیونکہ وہ انگریزی زبان میں کافی مہارت نہ رکھتا تھا جنرل گارڈن کے خط میں اُس نے دارفور کی حوالگی اور وہ تمام واقعات جو دارفور میں گذرے تھے تفصیل سے لکھے اور آگاہ کیا کہ جو قیدی مہدی کے ہاتھ میں ہیں وہ سب حکومت مصر کے وفادار ہیں اگر انہیں موقع ملے تو وہ حکومت مصر کے لئے لڑنے اور تلوار سے کام لینے پر مستعد ہیں آخر میں لکھا کہ وہ خرطوم کی حالت سے آگاہ کرے اور پھر ہدایت کی کہ ایک خط عربی زبان میں لکھکر مہدی سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ وہ ام درمان میں اُس سے ملکر مصالحت وحوالگی خرطوم کے مسئلہ اور معاملہ کی شرائط پر اُس سے گفتگو کرے۔

دوسرا خط اُس نے جنرل آسٹریا کے قنصل کے نام لکھا جس کا مضمون بھی قریب قریب وہی تھا جو جنرل گارڈن کے خط کا تھا دونوں خط لکھکر وہ مہدی کے پاس لے گیا اور کہا کہ وہ ان کو کسی خادم کے ہاتھ اُم درمان بھیجدے قاصد ابھی ان خطوط کو لیکر روانہ نہ ہوا تھا کہ بربر سے سواروں کی ایک جماعت آئی اور اسٹوارٹ اور اُس کے ساتھیوں کے قتل کی خبر دی

اور وہ تمام مال غنیمت پیش کیا جو اس مہم میں درویشوں کو ملا تھا اس سامان میں بہت سے کاغذات بھی تھے مہدی نے فوراً سلاطین پاشا کو طلب کیا اور حکم دیا کہ وہ ان کاغذات کو دیکھکر بتلائے کہ کس قسم کے ہیں اور اُن میں کیا لکھا ہے سلاطین پاشا دیر تک کاغذات کو اُلٹ پلٹ کرتا اور پھر کہا یہ وہ خطوط ہیں جو خرطوم والوں نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو لکھے ہیں سلاطین پاشا نے ان کاغذات میں جنرل گارڈن کی وہ یادداشتیں بھی دیکھیں جن میں خرطوم کے مصائب کا ذکر تھا یہ یادداشتیں جنرل گارڈن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں سلاطین پاشا ان کو دیکھکر بہت متاثر ہوا اور دل میں خرطوم کے مصائب پر افسوس کرنے لگا سلاطین پاشا ان کے دیکھنے میں مشغول ہی تھا کہ مہدی نے اُس کو مخاطب کر کے کہا کہ اچھا اب اپنے چچا (جنرل گارڈن کی طرف اشارہ ہے) کو ایک اور خط لکھو کہ تمہارے بھیجے ہوئے اسٹیمر کو ہمارے درویشوں نے تباہ کر دیا اور اُس کے آدمیوں کو مار ڈالا۔

اس خط کے لکھنے سے مہدی کا مطلب یہ تھا کہ یہ واقعہ اُس کی عظمت کی تائید کرتا ہے سلاطین پاشا کا بیان ہے کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر میں اس واقعہ سے جنرل گارڈن کو آگاہ کر دوں گا تو بہت ممکن ہے جنرل گارڈن خرطوم کو مہدی کے حوالہ کر دینے میں عجلت سے کام لے اور جس مقصد سے مہدی نے اُس کو یہ خط لکھانا چاہا ہے وہ پورا ہو جائے اس لئے اُس نے اس واقعہ سے جنرل گارڈن کو آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھا اور جنرل گارڈن و قنصل آسٹریا کو اور دو خط لکھے اور اُن کو خادم کے ہاتھ اُم درمان بھجوا دیا۔

اُم درمان خرطوم کا ایک حصہ ہے اُس زمانہ میں وہاں ایک قلعہ تھا جس کا نام "قلعہ اُم درمان" یا "قلعہ رجب بک" تھا چند روز بعد وہ خادم جو خطوط لیکر گیا تھا آسٹروی قنصل کا جواب لیکر واپس آیا اس جواب سے مہدی کو اطمینان نہ ہوا اور سلاطین پاشا پر اُس کو شبہ ہو گیا کہ اُس نے ضرور کوئی ایسی بات لکھکر گارڈن کو آگاہ کر دیا ہے جس سے اُس کے ارادہ میں کسی قسم کی تقویت پیدا ہو گئی ہے اس شبہ پر مہدی نے سلاطین پاشا کو قید کر دیا اور لوہے کی بھاری بیڑیاں ہاتھ پاؤں میں ڈال کر علیحدہ ایک خیمہ میں بند کر دیا۔

تھوڑے دنوں بعد اپنی سپاہ اور تمام سامان جنگ اور جانوروں کو لیکر مہدی آگے بڑھا کوچ میں نقارے زور شور سے بج رہے تھے اور میدان جنگل اُن کی آوازوں سے گونج رہے تھے درویشوں کی اللہ اکبر کی آوازیں ایک عجیب جوش پیدا کر رہی تھیں اس طرح جوش و خروش کے ساتھ درویش خرطوم کے قریب پہنچے سلاطین پاشا سپاہ کے ساتھ تھا قریب پہنچکر مہدی نے عبداللہ التعایشی کے جھنڈے کے نیچے قیام کیا دوسرے امراء نے دوسرے مقامات پر قیام کیا اطمینان سے لشکر کے ٹھہر جانے پر مہدی نے حکم دیا کہ خرطوم کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیں اور سختی کے ساتھ محاصرہ کو قائم رکھیں ابو جرجہ اور ولد النجومی کو ہدایت کی کہ وہ اپنی سپاہ سے نیل ابیض کے مشرق میں خشکی پر مقام کلاکلا پر جا کر ٹھہریں اور اُس طرف سے خرطوم کو محاصرہ میں لے لیں ابو عنقر اور فضل المولیٰ کو ہدایت کی کہ وہ ام درمان کے قلعہ کا محاصرہ مغربی سمت سے خشکی پر جا کر کریں قلعہ ام درمان کا محاصرہ عرصہ تک قائم رہا اور ۱۵- جون ۱۸۸۵ء کو تقریباً آٹھ ماہ کے بعد درویشوں نے

اُس کو فتح کر لیا اُن بیانات اور تحریروں سے جو مہدی کے افسر شیخ فصوئی نے محاصرہ کے دوران میں لکھی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کا ارادہ اس محاصرہ سے صرف یہ تھا کہ سختی کے ساتھ محاصرہ کو قائم رکھکر خرطوم والوں کو بھوکوں مار دیا جائے تاکہ وہ مجبور ہو کر خرطوم کو اُس کے حوالہ کر دیں جیسا کہ اُس نے ابیض میں کیا تھا اس محاصرہ میں صرف ولد النجومی کے پاس تین ہزار فوج تھی اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مہدی کی فوج کی مجموعی تعداد جو محاصرہ کئے پڑی تھی ساٹھ یا ستر ہزار یا اس سے بھی زائد ہو گی۔

اب ہم خرطوم اور محاصرہ کے زمانہ میں اُس کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جنرل گارڈن ۱۸۔فروری ۱۸۸۴ء کو خرطوم پہنچا تھا دو مہینے نہ گذرے تھے کہ وہ تمام زر نقد جو خزانہ میں موجود تھا ختم ہو گیا اور اس سے اُس کی پریشانی اور بڑھ گئی آخر اُس نے کاغذی سکے (نوٹ) تیار کئے جو مختلف مالیتوں کے تھے اور اُن سے ایک مدت معین پر روپیہ ادا کرنے کے معاہدہ پر لین دین شروع کیا۔ ذیل میں ہم اُس کے کاغذی سکہ کا ایک عکس دیتے ہیں تاکہ ناظرین اُس کی ہیئت سے واقف ہو سکیں اور وہ یہ ہے:۔



بایں ہمہ کہ اس سے مالی معاملات میں کچھ آسانی ہوگئی لیکن اور مشکلات میں کمی نہ ہوئی مصیبت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور قوت برداشت گھٹ رہی تھی محاصرہ کی شدت نے تمام کاروبار کو بند کر دیا تھا اور چاروں طرف سے خرطوم اور اس کے باشندے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے ذخیرہ خوراک بہت کم ہوگیا تھا اور لوگ بھوکوں مر رہے تھے گارڈن پاشا خود بھی سخت پریشان تھا لیکن باشندوں اور فوج کو تسکین و دلاسا دیتا رہتا تھا اور جلد سے جلد انگریزی فوج کی مدد پہنچنے کی خبر سے ہمت بندھاتا رہتا تھا لیکن گارڈن پاشا کے تمام وعدے جھوٹے ثابت ہو رہے تھے اور تسکین و طمانیت کے الفاظ بے اثر رہ گئے تھے فوج آج آتی ہے نہ کل آخر لوگ انتظار کرتے کرتے تھک گئے اور جب بھوک نے انہیں بہت ستایا تو بلیوں اور کتوں کے گوشت سے بھوک کی آگ کو کچھ سرد کیا بہت سے آدمی درختوں کی چھالیں اور ایسی ہی چیزیں چباتے تھے اور بھوک کی تکلیف کو رفع کر کے بیچینی سے فوج کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اگرچہ مایوسی ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور گارڈن پاشا کے کئی وعدے جھوٹے ہو چکے تھے لیکن لوگوں کو اس کا یقین تھا کہ فوج ضرور آئے گی لیکن یہ یقین بہت تھوڑے روز رہا اور آخر جب قطعی مایوسی ہوگئی تو جنرل گارڈن کی طرف سے لوگوں کا اعتقاد جاتا رہا۔

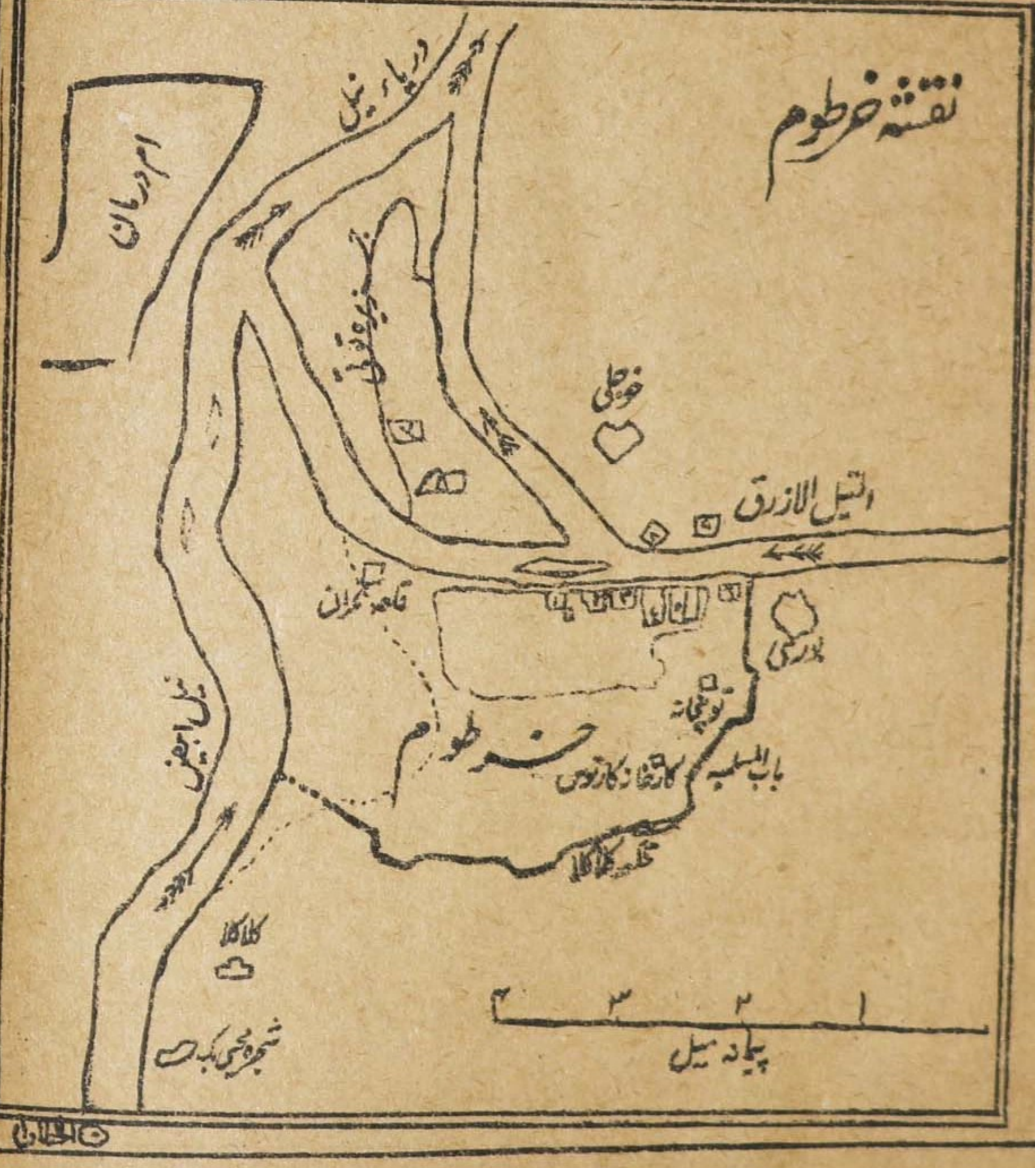
انگلستان سے بہت سی رد و قدح کے بعد جو فوج جنرل گارڈن کی مدد کے لئے بھیجی گئی تھی وہ موسم خریف کے شروع میں مصر پہنچی اس امدادی فوج میں منتخب لوگ تھے اور اکثر افسر شرفا تھے اس کی تعداد چھ ہزار تھی بہت سے ایسے لوگ اس میں آئے تھے جو سیر و سیاحت پسند تھے

اُن کا خیال تھا کہ اس مہم میں شریک ہو کر وہ دریائے نیل کی سیر اچھی طرح کر سکیں گے مصر سے روانہ ہو کر یہ سپاہ کورتی پہنچی لیکن اس کی تعداد میں بہت کم ہو گئی اس لئے کہ خط اتصال کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت سے آدمیوں کو راستہ میں چھوڑنا پڑا تھا کورتی سے یہ بچی کھچی فوج صحرائے بیوضہ سے متمہ کی طرف جنرل اسٹیوارٹ کی ماتحتی میں روانہ ہوئی اس راستہ کو اختیار کرنے سے یہ مقصد تھا کہ جلد سے جلد خرطوم پہنچ جائیں سپاہ کا ایک اور حصہ دوسرے راستہ سے روانہ ہوا اور جنرل ارل کی ماتحتی میں نیل کے راستہ سے بربر کی طرف بڑھا جنرل اسٹیوارٹ کی فوج جکدول سے گذر کر ابو طلیح پہنچی اور وہاں کے کنوؤں پر عربوں سے اُس کی مٹ بھیڑ ہو گئی فریقین میں سخت جنگ ہوئی آخر عرب شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوتے انگریزوں نے اُن کا تعاقب کیا اور متمہ پر جا کر اُن سے پھر دوسرا معرکہ ہوا یہاں بھی عربوں (درویشوں) کو شکست ہوئی اور سخت نقصان اُٹھا کر وہ پسپا ہو گئے اس واقعہ سے قبل جنرل اسٹیوارٹ کے پہلو میں ایک گولی لگ چکی تھی اس لئے فوج کی کمان اُس نے سر چارلس ولسن کے سپرد کر دی تھی غرض انگریزی فوج ۱۸۔ جون ۱۸۸۵ء کو تیرہ ۱۳ دن صحرا میں گذار کر نیل کے کنارہ پر پہنچی اور مقام قبہ پر قیام کیا۔

جنرل گارڈن نے اُن چار اسٹیمروں کو جو خرطوم کے ساحل پر تھے امدادی فوج لانے کے لئے بھیجا تھا اور جو شخص اُن کو لایا تھا اُس سے کہلا بھیجا تھا کہ اگر جلد فوج خرطوم نہ پہنچی تو ساری اُمیدوں کا خاتمہ ہو جائیگا ۲۱۔ جون ۱۸۸۵ء کو سر چارلس ولسن کو یہ پیام مل گیا تھا اور اُس کا فرض تھا کہ وہ فوراً وہاں سے روانہ ہو کر خرطوم پہنچتا لیکن اُس نے کچھ زیادہ خیال

نہ کیا اور چار روز تک متمہ کے اطراف میں بلا ضرورت ٹھہرا رہا آخر ۲۴
جون ۱۸۸۵ء کو دو اسٹیمروں پر فوج کو سوار کرکے وہ خرطوم کی طرف چلا اور
۲۸۔ جون کو خرطوم پہنچا جبکہ درویشوں کا اُس پر قبضہ ہو چکا تھا اور جنرل
گارڈن اُس کے پہنچنے سے دو روز پہلے مارا جا چکا تھا سر چارلس ولسن کو
یہ دیکھکر کہ خرطوم کے درویشوں کا قبضہ ہے اور جنرل گارڈن مارا گیا بہت
افسوس ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا آخر نامراد واپس آیا اور بہت مشکل سے
متمہ پہنچا کیونکہ راستہ میں اُس کا اسٹیمر ایک صدمہ سے ٹوٹ گیا تھا۔

خرطوم کے سقوط کی کیفیت پڑھنے کیلئے ذیل کے نقشہ پر نظر ڈالو۔



بیان کیا جا چکا ہے کہ مہدی نے خرطوم کا محاصرہ نہایت سختی کے ساتھ کر رکھا تھا اور اس سے اُس کا منشاء یہ تھا کہ لوگ جب بھوکوں مرنے لگیں گے تو خرطوم کو اُس کے حوالہ کر دیں گے تھوڑی ہی مدت گذری تھی کہ جاسوسوں نے مہدی کو خبر دی کہ انگریزی سپاہ جنرل گارڈن کی مدد کو آرہی ہے یہ معلوم ہوتے ہی مہدی نے امدادی فوج کے خلاف تیاریاں شروع کیں اور خرطوم پہنچنے سے پہلے ہی اُس کو راستہ میں تباہ و برباد کر دینے کیلئے موسیٰ ولد الحلو اور ابی صمافیہ کی ماتحتی میں درویشوں کی ایک جمعیت روانہ کی مقام ابی طلیح پر دونوں کا مقابلہ ہوا جس میں درویشوں کو شکست کھا کر واپس آنا پڑا پھر دوبارہ مہدی نے نور عنقرۃ کی ماتحتی میں مقام ابی کرد کی طرف ایک معقول جمعیت روانہ کی اُس کو بھی شکست ہوئی ان شکستوں سے اگرچہ مہدی کو اپنی مہم میں کامیابی حاصل ہونے کی طرف سے خطرہ اور تردد پیدا ہو گیا تھا لیکن وہ ہمت نہ ہارا اور درویشوں میں استقامت پیدا کرنے اور جرأت بڑھانے کے لئے حکم دیا کہ سو گولے چھوڑے جائیں تاکہ درویشوں کو معلوم ہو جائے کہ اُسے فتح حاصل ہوئی ہے مہدی کی یہ حکمت موثر ثابت ہوئی اور وہ تمام درویش جو محاصرہ کئے پڑے تھے مطمئن ہو گئے۔

یہ سب کچھ ہوا لیکن مہدی کا تردد رفع نہ ہوا اور آخر اُس نے ایک روز اپنے تمام امراء اور خلفاء کو خفیہ طور پر طلب کر کے ظاہر کیا کہ کل حضرت (محمد مصطفے صلعم) خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ابیض چلے جاؤ اور خرطوم کو چھوڑ دو امیر محمد عبدالکریم نے اس کے جواب میں کہا کہ ابیض کی واپسی ہمارے لئے ہر حال میں آسان ہے جس وقت

ہم چاہیں گے واپس چلے جائیں گے کیونکہ واپسی کا راستہ محفوظ ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ جبتک نا امیدی نہ ہو جائے اور کوئی سخت خطرہ قریب نہ آجائے اُس وقت جدوجہد کو برابر جاری رکھا جائے اور میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ امدادی فوج کے خرطوم پہنچنے سے پہلے ہم اپنی پوری قوت سے خرطوم پر حملہ کریں اگر اس حملہ میں ہمیں فتح نصیب ہو تو پھر کوئی قوت خواہ وہ انگریزوں کی ہو یا اور کسی کی ہم کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور کسی طرح خرطوم کو ہم سے واپس نہیں لے سکتی اور اگر خدانخواستہ ہمیں ناکامی ہو تو پھر ہم ابیض واپس چلے جائیں اور اپنی جدوجہد کو ختم کر دیں۔

امیر محمد عبدالکریم کی مذکورہ بالا رائے سے مہدی نے اتفاق کیا اور تیاریاں شروع کیں اس عرصہ میں کہ درویش حملے کے لئے تیار ہو رہے تھے مہدی انگریزوں کی نقل و حرکت معلوم کر رہا تھا اور اُس کے جاسوس ذرا ذرا سی بات سے اُس کو آگاہ کر رہے تھے ۲۵۔ جنوری ۱۸۸۵ء کو اُسے معلوم ہوا کہ انگریزی سپاہ سے بھرے ہوئے دو اسٹیمر ساحل متمہ پر آکر ٹھہرے ہیں یہ خبر پاتے ہی مہدی نے یکبارگی حملہ کا مصمم ارادہ کر لیا اور دوسرے ہی دن یعنی ۲۶۔ جنوری ۱۸۸۵ء کو حملہ کیا جانا قرار پا گیا اور فوراً تمام لشکر میں مہدی نے یہ اعلان کرا دیا کہ اُس کو وحی کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ خرطوم کے تمام باشندوں کی روحوں کو اُس کے قبضہ اور اختیار میں دیدیا ہے۔

۲۵۔ جنوری ۱۸۸۵ء کو مہدی نے معہ اُن تمام درویشوں کے جو اُس کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے والے تھے ام درمان کی سمت سے نیل ابیض کو عبور کیا اور مقام کلاکلا میں ولد النجومی کے لشکر میں پہنچکر ٹھہرا اور تمام درویشوں کو

جمع کرکے ایک پر اثر و دلنشیں تقریر کی جس میں جہاد کی ترغیب دلائی گئی تھی اور یہ وصیت کی گئی تھی کہ خرطوم پر قبضہ کرنے کے بعد جنرل گارڈن کو قتل نہ کیا جائے بلکہ زندہ گرفتار کر لیا جائے سلاطین پاشا کا بیان ہے کہ جنرل گارڈن کے زندہ گرفتار کر لینے کی ہدایت سے اُس کی یہ غرض تھی کہ وہ اُس کے بدلے میں احمد عرابی پاشا کو جو اُس وقت سیلون میں نظر بند تھے حاصل کرے اور جلاوطنی کی سزا سے اُسے چھڑاتے۔

جہاد کا جوش پیدا کر دینے اور ضروری ہدایات دینے کے بعد مہدی پھر ام درمان چلا گیا دوسرے دن آدھی رات کے بعد تقریباً ایک بجے کے وقت درویشوں کی معقول تعداد دولة النجومی کی ماتحتی میں کلاکلا سے آگے بڑھی ولد النجومی نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ کو نیل ابیض اور باب المسلمیہ کی طرف سے شہر پناہ پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اور دوسرے حصہ کو مقام بوری کی طرف سے حملہ آور ہونے کیلئے روانہ کیا۔

نقشہ پر نظر ڈالو باب المسلمیہ اور نیل ابیض کے درمیان شہر پناہ کا وہ حصہ جو نیل ابیض سے ملا ہوا ہے شکستہ حالت میں ہے اس شکستہ حالت کو نقشہ میں نقطوں کے ذریعہ دکھایا گیا ہے نیل ابیض کا پانی چونکہ شہر پناہ سے ٹکراتا رہتا ہے اس لئے شہر پناہ کا ایک حصہ پانی کے زور سے گر گیا ہے اور دیوار میں جگہ جگہ سوراخ پیدا ہو گئے ہیں درویشوں نے سب سے پہلے ادھر ہی توجہ کی اور ارادہ کر لیا کہ اپنی پوری کوشش اسی طرف سے شہر میں داخل ہونے کے لئے کریں گے اگر انہیں اس میں کامیابی ہوئی تو بوری کی جانب سے حملہ کو روک دیا جائے گا اور سارا زور ادھر ہی صرف کر دیا جائے گا یہ ارادہ کرکے درویشوں کا بڑا حصہ شکستہ شہر پناہ کی طرف نہایت

خاموشی سے رات کی تاریکی میں آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ شہر پناہ کے قریب پہنچ گیا خندق کو جو شہر پناہ تک پہنچنے میں حائل تھی نہایت احتیاط سے عبور کیا اور شہر پناہ پر پہنچکر سوراخوں کو بڑھایا جب وہ آدمیوں کے گذرنے کے قابل ہو گئے تو درویش فی سبیل اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اندر داخل ہوئے درویشوں کے نعروں سے شہر پناہ کی سرکاری محافظ فوج جاگ پڑی اور گولیاں برسانی شروع کیں فرج پاشا مصری سپاہ کا ایک افسر اس وقت باب المسلمیہ پر تھا درویشوں کے اچانک اور یکبارگی حملہ سے وہ پریشان ہو گیا اور مدافعت و مقابلہ کی تاب نہ پاکر آخر اپنے کو اُن کے حوالہ کر دیا شہر پناہ کے دروازے درویشوں نے کھولدئے اور بجلی کی طرح درویشوں کا ٹڈی دل اندر داخل ہو گیا اور شہر پناہ پر قبضہ کرکے خرطوم کی طرف تیزی سے بڑھا اور راستہ میں جو اُن کا مزاحم ہوا اُس کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

درویشوں کی ایک جماعت قصر شاہی کی طرف متوجہ ہوئی جہاں گارڈن پاشا مقیم تھا گارڈن پاشا امدادی فوج کی طرف سے اب بالکل مایوس ہو چکا تھا اور آج رات کو اسی فکر میں بارہ بجے تک جاگتا رہا تھا بارہ بجے کے بعد لیٹا ہی تھا اور آنکھ جھپکی ہی تھی کہ درویشوں کے نعروں نے اُسے جگا دیا اور بندوقوں کی آوازوں نے اُس کے حواس پریشان کر دئے گھبرا کر وہ باہر نکلا اور قصر کے اوپر چڑھکر شہر پناہ کی طرف نظر ڈالی دیکھا کہ عرب (درویش) شہر پناہ کے اندر داخل ہو گئے ہیں اور بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ خرطوم کا رُخ کئے بڑھے چلے آرہے ہیں فوراً اُس نے اپنا فوجی لباس پہنا اور ہتیار لگا کر نیچے اُترنے کا ارادہ کیا کہ یکایک تین درویشوں نے

اُس کو آخری سیڑھی پر جالیا گارڈن پاشا نے اُن میں سے ایک کو مخاطب کرکے دریافت کیا تمہارا سردار مہدی کہاں ہے اس کے جواب میں درویش نے نیزہ مارا اور دوسرے نے شمشیر سے اُس پر حملہ کیا گارڈن پاشا نیچے گر پڑا اور مدافعت کی قوت اُس میں نہ رہی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ولد النجومی کے درویشوں نے جنرل گارڈن کو قتل کیا تھا اور ولد النجومی اس وقت وہاں موجود نہ تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ آیا تو اُس نے جنرل گارڈن کے قتل پر اظہار افسوس کیا لیکن اب کیا ہوسکتا تھا مجبوراً اُس نے حکم دیا کہ نعش کو قصر کے صحن میں لاکر اُس کے سر کو جسم سے علیحدہ کیا جائے اور ام درمان لیجاکر مہدی کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ گارڈن کا سر کاٹا گیا اور ایک بڑے رومال میں اُس کو لیکر درویش ام درمان کی طرف روانہ ہوئے۔

سلاطین پاشا اس وقت ام درمان میں مہدی کے پاس قید تھا درویشوں کی گولہ باری کی آواز سُنکر وہ چونکا اور دریافت کرنے سے اُسے معلوم ہوا کہ خرطوم پر درویشوں نے حملہ شروع کردیا ہے تھوڑی دیر بعد اُسے خبر ملی کہ خرطوم کو درویشوں نے فتح کرلیا اس خبر سے اُس کو سخت صدمہ ہوا اسی حالت میں کہ وہ اپنی بدنصیبی اور تازہ مصیبت پر اشکبار تھا درویش جنرل گارڈن کا سر لئے اُس کے خیمے کے قریب پہنچے ان درویشوں میں ایک شخص شطا نامی بھی تھا جو سلاطین پاشا سے واقف تھا اُس نے جنرل گارڈن کا سر سلاطین پاشا کو دکھا کر بطور تعریض کہا۔

دیکھ تیرے کافر چچا (مراد جنرل گارڈن سے ہے) کا یہ سر ہے۔

سلاطین پاشا اس منظر ہولناک سے بہت متاثر ہوا غم والم اور مصائب

سے وہ نہایت کمزور و نحیف ہو گیا تھا قریب تھا کہ جنرل گارڈن کا سر دیکھکر اُس پر غشی طاری ہو جاتی لیکن اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کمزور آواز میں کہا جنرل گارڈن اپنی اہم خدمت کی ادائیگی اور راہ مدافعت میں مارا گیا ہے اس لئے وہ مبارک زندگی پاکر دنیا سے رخصت ہوا ہے اُس کی موت ایک مبارک موت ہے جس کے ذریعہ اُس نے مصاعب و متاعب سے نجات حاصل کی سلاطین پاشا کے الفاظ سنکر شطا نے مسکرا کر کہا۔

کیا تو ایک کافر کی تعریف کرتا ہے قریب ہے کہ تو بھی وہی مزا چکھے گا جو تیرے اس کافر چچا نے چکھا ہے۔

یہ کہکر درویش آگے بڑھے اور مہدی کی خدمت میں جنرل گارڈن کے سر کو پیش کیا مہدی نے سر کو دیکھکر اظہار افسوس کیا اور درویشوں کی اس حرکت کو کہ انہوں نے جنرل گارڈن کو قتل کر ڈالا نفرت کی نظر سے دیکھا۔

یہ واقعہ ہے سوڈان کے دار السلطنت خرطوم کے سقوط کا اس سقوط کے بعد مصری حکومت کی وہ تمام امیدیں جو سوڈان کو دوبارہ اپنے قبضہ میں لانے کے متعلق تھیں منقطع ہو گئیں خرطوم کی فتح کے بعد مہدی نے ام درمان کو اپنا دار الحکومت بنایا اور ایک شہر تیار کر کے اُس کو دار السلطنت قرار دیا۔

انگریزی امدادی فوج کو جو جنرل گارڈن کی مدد کو آرہی تھی جب خرطوم کی فتح کا حال معلوم ہوا تو وہ متمہ سے کورتی کو واپس چلی گئی اور مدت دراز تک وہاں قیام کر کے دنقلا روانہ ہوئی اور پھر وہاں سے مصر اس فوج کے ساتھ سوڈان کے مختلف مقامات اور شمالی کورتی کے وہ لوگ بھی مصر چلے گئے جو مصری حکومت کے ہوا خواہ تھے اب سارا سوڈان مہدی کے قبضہ میں تھا اور خرطوم پر قبضہ کر کے مہدی سوڈان کا مطلق العنان

بادشاہ تھا اور سوڈان مہدی سوڈانی کی مملکت قرار پا گیا تھا۔

## مہدی کا انتقال اور عبداللہ التعایشی کی خلافت

خرطوم کی فتح اور انگریزی امدادی فوج کی واپسی کے بعد باشندگان سوڈان کے قلوب میں مہدی کے دعوئی پر وثوق بڑھ گیا اور یہ دیکھ کر مہدی کو اُس کے تمام ارادوں میں توفیق الٰہی سے کامیابی نصیب ہوئی ہے اور جس شہر کا وہ محاصرہ کرتا ہے اُس کو فتح کر لیتا ہے مہدی پر اُن کا اعتقاد پختہ ہو گیا ان فتوحات اور کامیابیوں سے مہدی کے مریدوں میں بھی یہ اعتقاد مستحکم ہو گیا کہ وہ جو کچھ کرتا امر الٰہی اور وحی خداوندی سے کرتا ہے اور اس کا بھی اُنہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب سوڈان کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک تنہا مالک و متصرف ہے اور یہ کہ وہ عنقریب دوسرے شہروں اور ممالک کو بھی سوڈان کی طرح فتح کر لے گا اور ملوک و سلاطین کو اپنا ماتحت بنا کر دنیا کے بحر و بر کا مالک ہو جائیگا۔

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مہدی نے خرطوم کو فتح کر کے ام درمان کو اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا مہدی کو یہ دارالحکومت کچھ زیادہ مبارک نہ ہوا اور وہ ابھی ملک کے انتظام ہی میں مصروف تھا کہ فتح خرطوم سے چھ ماہ کے بعد ۲۱۔جون ۱۸۸۵ء کو حمی ٹائیفوس میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔

وفات کے وقت مہدی کے تینوں خلیفہ اور خاص خاص امرا یعنی احمد ولد سلیمان، محمد ولد البصیر، عثمان ولد احمد اور سید مکی وغیرہ موجود تھے شدتِ مرض میں جب مہدی کو اس کا یقین ہو گیا کہ موت قریب ہے تو اُس نے حاضرین کو مخاطب کر کے نہایت کمزور آواز میں کہا۔

حضور نبی صلعم نے عبداللہ التعایشی کو مثل خلیفہ ابوبکر صدیق کے میرا خلیفہ انتخاب فرمایا ہے وہ (عبداللہ) مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں جس طرح تم لوگوں نے میری اطاعت کی ہے اُس کی بھی اطاعت کرو میں اپنے رب بزرگ و برتر سے اپنے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔

مہدی کے آخری سانس ابھی پورے نہ ہوتے تھے کہ اُس کے متبعین کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عبداللہ التعایشی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اُس کو خلیفۃ المہدی قرار دیا جو لوگ مہدی کی وفات کے وقت اُس کے پاس حاضر تھے اُن میں اُس کی بیوی عائشہ بھی تھی جس کو لوگ "سیدتنا امیر المومنین" کہا کرتے تھے مہدی کی وفات کے عائشہ مہدی کی دوسری بیویوں کے پاس خبر وفات پہنچانے اور تعزیت کرنے کے لئے چلی گئی۔

وفات سے کچھ دیر پہلے دروازہ پر لوگوں کا ہجوم تھا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ دریافت حال کے لئے آرہے تھے جب ان لوگوں کو وفات کی خبر معلوم ہوئی تو شدۃ غم سے چلا اُٹھے اور بے اختیار رونے پیٹنے لگے خلفاء اور امراء نے لوگوں کو سمجھایا اور بتلایا کہ رونا اور پیٹنا حرام ہے اور یہ کہ ہمارے آقا مہدی نے دنیا کو اپنی خواہش سے چھوڑا ہے تاکہ اپنے رب بزرگ و برتر کے حضور میں حاضر ہوں اور اُس کے جمال و جلال کا دیدار فرمائیں۔

وفات کے بعد ہی مہدی کی میت کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا اور جس جگہ وفات پائی تھی وہیں قبر کھود کر دفن کر دیا گیا بعد میں قبر پر لکڑی کا ایک کٹھرا لگایا گیا جس پر سیاہ چادر ڈالی گئی اور اُس کے اوپر قبہ تعمیر کیا گیا

جس کا نام قبۃ المہدی [علہ] رکھا گیا اور قبہ کے قریب ہی ایک کنواں زائرین قبر کی آسائش کے لئے کھدوا گیا۔

سلاطین پاشا کو مہدی نے اپنی وفات سے کچھ روز پہلے قید سے رہا کرکے اُس کے جرائم کو معاف کر دیا تھا اور وہ پھر بدستور سابق عبداللہ التعایشی کی خدمت میں رہنے لگا تھا وفات کے تمام واقعات اُس نے اپنی آنکھ سے دیکھے اور اپنی کتاب "السیف و النار فی السوڈان" میں تفصیل سے لکھے ہیں۔

مہدی کے دفن کے بعد عبداللہ التعایشی خلیفۃ المہدی مسجد میں گیا اور لوگوں کو مہدی کی وفات سے آگاہ کیا اس حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے بے اختیار اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے وہ خود بھی رویا اور تمام حاضرین کو رلایا جب ذرا سکون ہوا تو لوگوں کو اطاعت و اتحاد عمل کی نصیحت کی اور پھر تمام حاضرین سے اپنی اطاعت پر حلف لیکر بیعت لی بیعت کے الفاظ ہم اوپر لکھ چکے ہیں عبداللہ التعایشی نے اُس کے ابتدائی الفاظ کو بدل کر اس طرح کر دیا تھا۔

بایعنا اللہ و رسول اللہ
و مہدینا و بایعناک علیٰ
توحید اللہ الخ

ہم نے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں اور رسول خدا صلعم کی اطاعت اور اپنے آقا مہدی کی فرمانبرداری کیلئے بیع کر دیا ہے اور ہم خدا کی وحدانیت پر آپکے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

---

علہ افسوس ہے کہ لارڈ کچنر نے اپنے زمانہ قیام مصر میں مہدی کی قبر سے اسکی ہڈیاں اس خیال سے نکلوا کر پھنکوا دیں کہ آئندہ اس کی خاک قبر سے کوئی اور شگوفہ نہ کھلے ۱۲-

# مہدی کا حلیہ اور مختصر سیرت

مہدی کی جسمی حالت حسب ذیل تھی۔ دراز قامت چوڑے مونڈھے کھلتا ہوا گندم گون رنگ مضبوط اور توانا جسم دعویٰ مہدویت کے ابتدار میں جسم متوسط درجہ کا تھا لیکن آخری ایام میں مٹاپا بڑھ گیا تھا اور جسم بھاری ہوگیا تھا سر بڑا تھا پیشانی چوڑی آنکھیں سیاہ اور تیز نظر چھوٹی سی سیاہ ڈاڑھی دونوں رخساروں پر تین تین چوڑے تل تھے جیسا کہ عام طور پر قبیلہ دناقلہ کے لوگوں کے ہوتے ہیں ناک اور دہن تناسب تھے اور ہنسنے میں اُس کے دانت ظاہر نہ ہوتے تھے۔

مہدی ایک سفید جبہ پہنا کرتا تھا جو زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا اور ہمیشہ صاف ستھرا اور پاک رہتا تھا صندل مشک اور عطر گلاب کی خوشبو استعمال کرتا تھا یہ خوشبو مہدی کے نام سے مشہور تھی اور اُس کے اتباع نے اُس کو رائحۃ المہدی کا لقب دیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مہدی کے رخساروں پر جو تل تھے وہ ان کو مہدویت کی علامت خیال کرتا تھا۔

مہدی کی زندگی کے واقعات سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ نہایت ہوشیار مدبر اور سمجھ دار تھا اسی کے ساتھ وہ لوگوں کو اپنے حسن خلق سے خوش رکھتا تھا سیاست کا ماہر تھا اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لینے اور اپنا گرویدہ بنا لینے کی اُسے خاص قدرت حاصل تھی تقریر اُس کی نہایت موثر ہوتی تھی جب وہ تقریر کرتا تھا تو یہ محسوس ہوتا تھا کہ اُس کے ہر عضو سے الفاظ نکل رہے ہیں یا یہ کہ اُس کا ہر عضو بول رہا ہے جب کبھی وہ لوگوں کے جرائم اور گناہوں کو بیان کرتا یا خالص مسلمانوں کو آخرت میں ملنے والے جنت کے وصف کا

ذکر کرتا یا جہاد کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کے قلوب میں اُس کی عظمت و اہمیت کو راسخ کرتا تو وہ خود اور سامعین اس قدر متاثر ہوتے کہ رو دیتے اور دل رقیق ہو جاتے تھے۔

مہدی کی مختصر سیرۃ حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مصائب اور دشواریوں تکالیف اور اذیتوں پر نہایت صابر تھا ضابط اور مستقل مزاج تھا غضب و غصہ کو ضبط کرتا تھا اور قبائل و اقوام سے لڑنے جھگڑنے کی بجائے مسالمت کو پسند کرتا تھا اُن کے ساتھ لطف و احسان سے پیش آتا تھا اور اُن کے قلوب کو ہمدردی، خیر خواہی اور محبت سے اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا یہی وہ باتیں تھیں جنہوں نے اُس کی دعوت کو سارے سوڈان میں پھیلا دیا اور لوگ اُس کی اعانت و مدد کو کھڑے ہو گئے اگر خداوند تعالیٰ اُس کی عمر میں برکت عطا فرماتا اور وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہتا تو مصری حکومت کا سوڈان پر دوبارہ قبضہ کرنا ناممکن و محال ہو جاتا اس لیے کہ اُس کا اثر نہایت زبردست تھا اور اُس کے فوجی افسر اور اتباع اُس کے نہایت مطیع اور فرمانبردار تھے لیکن افسوس ہے کہ اُس کی وفات کے بعد خلفاء کا دور نہایت کمزور رہا عبداللہ التعایشی مہدی کا پہلا خلیفہ مہدی کی عادات کے بالکل خلاف تھا نہ اُس میں وہ اخلاق تھا نہ وہ نرمی و مسالمت جو ایسی اہم خدمات کے لئے ضروری ہے اور نہ وہ اتنا دانشمند تھا جتنا کہ ہونا چاہئے انہیں وجوہ سے دوسرے خلفاء میں رشک و غیرت کا مادہ پیدا ہو گیا اور امراء میں بھی مخالف جذبات نے نشوونما پایا اور باہم سخت اختلاف بلکہ مخالفت پیدا ہو گئی درویشوں کی بھی کئی جمعیتیں ہو گئیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کی قوت بہت کمزور ہو گئی انتظامی معاملات درہم وبرہم

ہوگئے اور مصریوں کو دوبارہ سوڈان پر حملہ آور ہونے کا موقع ملگیا۔

# مہدی کی تعلیم

اوپر ہم مہدی کے اعمال حربی کا تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں اس موقع پر مختصراً ہم اُس کی تعلیم و تربیت کے اُس حصہ سے بحث کرتے ہیں جس نے سوڈان کو بیدار کر دیا تھا اور سارا سوڈان اُس کا مقلد ہوگیا تھا اُسکی تعلیم کوئی لمبی چوڑی تعلیم نہ تھی بلکہ اُس کی تلقین و تربیت کا خلاصہ صرف ذیل کے چند مسائل و معاملات میں منحصر تھی۔

(۱) مہدی نے اپنے اتباع کو سب سے پہلے زہد فی الدنیا کی لذتوں اور فخر و اعزاز سے نفرت دلائی اور اُن تمام رسمی و غیر رسمی (سرکاری و غیر سرکاری) خطابات و مراتب کو باطل و رد کر دیا جو انسان میں نخوت و غرور کا مادہ پیدا کر دیتے ہیں دولت مند اور غریب کے حقوق اور عزت مساوی رکھی اور اپنے سارے اتباع کے لئے ایک قسم کا لباس قرار دیا جس کے ذریعہ وہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے تھے یہ لباس اُن کے زہد پر دلالت کرتا تھا اور وہ لباس صرف ایک جبہ مرقعیہ تھا جس کو اعلیٰ و ادنیٰ سب پہنتے تھے۔

(۲) مذاہب اربعہ (حنفی شافعی مالکی اور حنبلی) کو باہمی اختلاف کو رفع کر کے ایک کر دیا تھا قرآن مجید کی چند آیات کو اُس نے مخصوص کر لیا تھا جن کو روزانہ نماز صبح اور نماز عصر کے بعد پڑھتا تھا ان آیتوں کا نام اُس نے "راتب" رکھا تھا اور وضو کے طریقہ کو کچھ آسان کر دیا تھا۔

(۳) عرس وغیرہ میں محفلوں کے انعقاد کو حرام قرار دیا، شراب کے استعمال کی سخت ممانعت کی اور اسی طرح دوسری نشہ آور اشیاء کو حرام و ممنوع

کردیا خصوصاً اعراس اور محفلوں کے موقع پر عورتوں کے مہر کو گھٹایا یعنی دس ریال (تقریباً ؎۵) اور دو جوڑے کپڑے باکرہ کا مہر قرار دیا اور پانچ ریال (تقریباً ؎۲؍۸) اور دو جوڑے کپڑے ثیبہ کا جو شخص مہر کے معاملہ میں اس حکم کی اخلاف ورزی کا مرتکب ہو مہدی نے اُس کی نسبت اجازت دیدی تھی کہ اُس کا سارا مال ضبط کر لیا جائے شادی کے ولیموں کو جن میں بڑے بڑے تکلفات اور فضول خرچیاں کی جاتی تھیں موقوف کرکے صرف دودھ اور کھجوروں کی دعوت کو کافی سمجھا ان احکام سے نکاح کی منزل جو اس وقت تک دشوار گذار سمجھی جاتی تھی بہت آسان ہو گئی اور غریب لوگوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچا۔

(۴) ناچ اور کھیل کود کی تمام باتوں کو ناجائز قرار دیا جو شخص ان احکام کے بعد رقص ولعب کا مرتکب ہوتا اُس کو کوڑوں کی اور سارا مال ضبط کر لینے کی سزا دیجاتی اس کی تفصیل اُس منشور سے معلوم ہو گی جس کو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔"

(۵) دعویٰ مہدویت میں شک یا تردد کرنے والوں یا اُس کے احکام کے نفاذ میں تامل کرنے والوں کی سزا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ ڈالنا مقرر کی ثبوت جرم کے لئے دو شہادتیں کافی قرار دی گئیں کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ جرم کا ثبوت وحی کے ذریعہ سے بھی ہو جاتا تھا۔

مہدی نے اپنا سکہ بھی جاری کر رکھا تھا ذیل میں ہم اُس کے چاندی کے سکہ کا ایک نقش درج کرتے ہیں جس سے اُس کی حقیقت معلوم ہو گی۔




اس سکہ کے ایک جانب اُس شہر کا نام ہے جہاں وہ مضروب ہوا یعنی ام درمان اس کے نیچے ۱۳۰۴ء درج ہے جو سوڈان میں مہدی کی مستقل حکومت کا سن ہے اوپر ایک کا عدد ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سکہ مہدی کی حکومت کے پہلے سال میں مضروب ہوا ہے۔ دوسری طرف ایک طغرا ہے جس کا صرف ایک کلمہ مقبول پڑھا جاتا ہے غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سکہ مقبول اور حکومت کے نزدیک صحیح ہے طغرا کے نیچے ۵ سنہ درج ہے غالباً اس سے مراد یہ ہے کہ یہ سال ظہور مہدی یا ہجرت مہدی کا ہے۔

# دولت الدراویش

مہدی نے ایسی حالت میں دنیا کو چھوڑا کہ اُس کا قلب فتوحات میں معلق تھا افسوس ہے کہ جس درخت کو اُس نے لگایا تھا اُس کے ثمر سے وہ متمتع نہ ہوسکا حالانکہ اُس کی محنتوں سے اب وہ درخت ثمر لا چکا تھا آہ وہ اپنی محنتوں کا ثمرہ نہ پاسکا اور اپنے اُس درخت کے پھلوں کو جس کی اُس نے آبیاری کی تھی اپنے جانشینوں کے لئے چھوڑ گیا لیکن افسوس مزید یہ ہے کہ اُس کے جانشینوں نے اُس کی

تقلید نہ کی اُس کی جد و جہد سے حاصل کی ہوئی حکومت سنبھالنے اور اتفاق و اتحاد سے کام کرنے کی ضرورتوں پر غور نہیں کیا اور باہمی مخالفت سے آخر حکومت کو برباد کیا۔

مہدی کے بعد عبداللہ التعایشی خلیفۃ المہدی قرار پایا یہ شخص جری اور بہادر ضرور تھا لیکن اتنا دانشمند نہ تھا کہ حکومت کے اہم کام کو خوبی سے انجام دیتا سیاسی مصلحتوں سے ناواقفیت اور خودرائی کی بدولت اُس نے اپنے اثر کو کھو دیا اور دوسرے خلفاء سے بگاڑ کر کے اپنا دشمن اُن کو بنالیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب مخالفت بڑھ گئی اور ہر ایک خلیفہ کے زیر اثر ایک معقول جماعت اُس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو گئی تو عبداللہ التعایشی کو اُن سے خطرہ پیدا ہو گیا اور وہ دن رات اُن کی فکر میں رہنے لگا لیکن بایں ہمہ کہ مخالفت جاری تھی اور خطرات پریشان کر رہے تھے اعمال حربی میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی اور جس طرح مہدی کی زندگی میں فوجی قوت کام کر رہی تھی اب بھی اُسی طرح مشغول جد و جہد تھی۔

مہدی نے اپنے امراء کو سوڈان کے اطراف میں تبلیغ دعوت تائید سلطنت اور ام درمان کی طرف لوگوں میں مہاجرت کا خیال پیدا کرنے کے لئے روانہ کیا تھا خالد نے اس خدمت کو دارفور میں انجام دیا اور وہاں کے باشندوں کو اپنا ہم نوا کر لیا ابو عنقر مہدی کے حکم سے کردوفان گیا تھا جس نے کردوفان کا تمام علاقہ بجز جنوبی پہاڑوں کے مہدی کا مطیع و معتقد بنا دیا جبل جنوبی کے باشندوں میں سے بھی بعض مہدی کے اثر میں آگئے تھے اور بعض اپنے حال پر باقی تھے مغربی سوڈان کا تمام حصہ نیل ابیض کے کنارہ سے حد دلو دای تک

بالکل مہدی کے قبضہ میں تھا۔

مشرقی سوڈان میں سنار اور کسلا اس وقت تک درویشوں کے محاصرہ میں تھے ان کے باشندوں اور محافظ فوج نے اصل یہ ہے کہ خوب حق مدافعت ادا کیا لیکن جب مجبور ہوگئے تو درویشوں کے حوالہ کردیا غرض ۱۸۸۵ء کے ختم ہونے سے پہلے پہلے مہدی کا اثر و حکومت جنوب میں لادو (خط استوار) تک پہنچ چکا تھا اور مصری حکومت کا سارے سوڈان میں صرف مقام سواکن پر قبضہ رہ گیا تھا۔

سنار کے محاصرہ میں یہ ایک عجیب اتفاق پیش آیا کہ جو قوت درویشوں کی اُس کو محاصرہ میں لئے ہوئے تھی وہ امیر عبدالکریم کی ماتحتی میں تھی اور امیر مذکور مہدی کے رشتہ داروں میں سے تھا جب محاصرہ کو دیر ہوگئی اور سنار کی محافظ فوج نے پوری قوت اور استقلال سے مدافعت کی تو عبداللہ التعایشی نے ولد النجومی کو جو درویشوں میں سب سے بڑا افسر تھا امیر عبدالکریم کی مدد کے لئے روانہ کیا ولد النجومی نے اگست ۱۸۸۵ء میں سنار کو فتح کرلیا اور درویشوں کا اُس پر قبضہ ہوگیا فتح کے بعد عبداللہ التعایشی نے امیر عبدالکریم اور اُس کی سپاہ کو ام درمان طلب کیا امیر عبدالکریم کی ماتحتی میں جو فوج تھی اُس میں خلیفہ شریف کی سپاہ کا بھی ایک حصہ تھا جس کو امیر عبدالکریم نے خلیفہ شریف سے محاصرہ کے لئے طلب کرلیا تھا اور خلیفہ شریف بھی مہدی کا رشتہ دار تھا امیر عبدالکریم نے ولد النجومی کے ہاتھ پر سنار کے فتح ہوجانے اور خود اُس کو ام درمان واپس طلب کئے جانے سے یہ نتیجہ نکالا کہ عبداللہ التعایشی نے اُس کی اہانت کی ہے اور اُس کی خدمات کو ذلیل سمجھا ہے اس خیال نے

اُس کو غضبناک بنا دیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسی حالت میں اُس کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے۔

اگر میری سپاہ میرا ساتھ دے اور خلیفہ شریف کی سپاہ بھی مجھ سے ملجائے تو میں عبداللہ التعایشی کے ہاتھ سے خلافت کو چھین لوں اور خلیفہ شریف کے حوالہ کر دوں جو اُس سے بدرجہا بہتر ہے۔

امیر عبدالکریم کے یہ الفاظ عبداللہ التعایشی کے کانوں تک بھی پہنچے اور اُس نے فوراً اپنے بھائی یعقوب کو مشورہ کے لئے طلب کیا یعقوب ایک بہترین سپاہی، قابل افسر اور عبداللہ التعایشی کا معتمد تھا عبداللہ التعایشی نے اُس کو واقعہ سے آگاہ کیا اور ہدایت کی کہ امیر عبدالکریم کے ام درمان پہنچنے پر وہ سپاہ کو تیار اور مستعد رکھے۔ امیر عبدالکریم حسب طلب ام درمان پہنچا اور عبداللہ التعایشی نے اُس سے نہایت اخلاق سے ملاقات کی اُس کی خدمات پر مبارکباد دی اور مرحبا کہا اور سنار کی خدمات پر ایک خاص اعزاز مرحمت کیا اس کے بعد عبداللہ التعایشی نے مہدی کے خلفاء۔ امرار اور رشتہ داروں کو بلایا اور جب وہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے تو کاتب کو اشارہ کیا کہ وہ مہدی کا فرمان پڑھ کر سنائے کاتب نے مہدی کا وہ فرمان جو اُس نے ابیض میں شائع کیا تھا لوگوں کو پڑھ کر سنایا جس میں اپنے اتباع کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ عبداللہ التعایشی کی پوری اطاعت و فرمانبرداری کریں۔

فرمان پڑھے جانے کے بعد عبداللہ التعایشی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ عبدالکریم خائن ہے اس لئے سزا کا مستحق ہے حاضرین میں امیر عبدالکریم کے طرفدار بہت تھے جنہوں نے اُس کی طرف سے پوری

مدافعت کی اور اس کے صدق وامانت پر اعتماد کا اظہار کیا اس لئے عبداللہ التعایشی نے مجبور ہو کر عبدالکریم کے جرم سے درگذر کی اور معاف کر دیا لیکن یہ شرط لگا دی کہ سوڈانی لشکر کی افسری سے اُس کو علیحدہ کر دیا جائے اور اس کے بھائی یعقوب کو افسر بنایا جائے خلیفہ شریف اور مہدی کے اقارب نے اس شرط کو کسی مصلحت سے قبول کر لیا اور عبداللہ کے بھائی یعقوب کو فوج کا افسر بنا دیا گیا اس کاروائی کے بعد عبداللہ التعایشی نے خلیفہ علی ولد الحلو کی طرف کن انکھیوں سے دیکھکر اشارہ کیا کہ بیعت کی تجدید کی جائے اور اطاعت کا دوبارہ حلف اُٹھایا جائے چنانچہ تمام لوگوں نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھکر قسم کھائی اور ظاہر کیا کہ وہ (سب) سوڈانی لشکر میں جھگڑا پیدا نہ ہونے دیں گے اور خلیفہ وقت کی پوری اطاعت و فرمانبرداری کریں گے خلیفہ شریف اور اُس کے آدمیوں نے یہ سب کچھ کسی مصلحت سے کیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ دل صاف نہ تھے اور ہر ایک شخص اس کا متمنی تھا کہ عبداللہ التعایشی کی زندگی کا خاتمہ کر دے اور اپنے لئے جگہ خالی کر لے۔

معاملہ تو طے ہو گیا اور قصہ بھی ختم ہو گیا لیکن حسد و رشک کی آگ قلوب میں سلگتی رہی اور ہر ایک فریق اپنے مخالف کو زک دینے کیلئے موقع کو ڈھونڈھتا رہا اگرچہ ظاہر میں سب خوش تھے اور ایک دوسرے سے اخلاق و محبت سے ملتے تھے عبداللہ التعایشی بھی غافل نہ تھا چنانچہ اُس نے اپنی قوت کو مضبوط کرنے کے لئے مہاجرۃ پر زور دیا اور لوگوں کو ام درمان کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دی تاکہ ام درمان کو ہر طرح سے مضبوط و مستحکم کر لے اور اپنی نصرت کے لئے معقول تعداد میں

سپاہ کو فراہم کر کے ہر وقت تیار رکھے اور ضرورت کے وقت اس سے کام لے۔

اسی عرصہ میں ایک واقعہ پیش آیا کہ سوڈان کے باشندوں کی ایک جماعت نے ملک حبش میں داخل ہو کر حبشیوں پر حملہ کیا اور اُن کے ایک کنبہ کو تباہ و برباد کر ڈالا اور پھر قلابات میں واپس آ کر وہاں کے حاکم کی حمایت میں رہنے لگے قلابات حدود حبشہ سے ملا ہوا دولت دراویش کا ایک مقام تھا حبشیوں نے اُس پر فوج کثیر سے حملہ کیا اور مقام مذکورہ تباہ و برباد کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے اپنے ملک کو لے گئے عبداللہ التعایشی کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اُس نے حبشہ کے نجاشی (حاکم) یوحنا کو لکھا کہ وہ قیدیوں کو مناسب فدیہ لیکر رہا کر دے اسی کے ساتھ عبداللہ التعایشی نے اپنے ایک افسر یونس کو درویشوں کی جمعیت دیکر قلابات روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ مقام مذکور کو مستحکم و متحصن کر کے وہاں قیام کرے اور حکم ثانی کا منتظر رہے یہ انتظام کر کے اس نے ولد النجومی کو دنقلا کی طرف اور ابو حرجہ کو کسلا کی طرف روانہ کیا اور عثمان دغنہ کو مشرقی سوڈان کا کسلا اور سواکن کے درمیان افسر مقرر کیا ان انتظامات سے عبداللہ التعایشی کا مقصود یہ تھا کہ ان اماکن اور مقامات میں حکومت کو مضبوط و مستحکم کرے دوسری طرف اس نے ام درمان میں اپنی حکومت کو مضبوط کیا اور پھر مالی طاقت کی طرف توجہ کی سب سے پہلے اس نے حکومت کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے فطرہ کا ٹیکس قائم کیا جو عید فطر کے بعد وصول کیا جاتا تھا اور ہر شخص پر خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا دولتمند ہو یا غریب واجب تھا اسی سلسلہ میں

اُس نے ابراہیم عدلان نامی ایک شخص کو مالی انتظامات پر مقرر کیا جس نے انواع واقسام کے ٹیکس رعایا پر لگائے اور اکتساب مال کے ہر ممکن ذریعہ کو اختیار کیا یہاں تک کہ غلاموں کی تجارت کا سلسلہ بھی جاری کر دیا گیا۔

۱۸۸۶ء کے وسط میں ابوعنقر دارالحکومت ام درمان میں واپس آیا اور کثیر مال غنیمت اور اسباب اپنے ساتھ لایا حکومت کی طرف سے اُس کا شاندار استقبال کیا گیا اور ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں تعاشی بھی شریک ہوا اور تمام خلفاء وامراء بھی جمع ہوئے یہ مجلس نہایت شان وشوکت سے ہوئی اور ڈھول وغیرہ باجوں سے اظہار مسرت کیا گیا۔

تھوڑے ہی دنوں بعد عبداللہ التعایشی کو اطلاع ملی کہ یونس جس کو اُس نے قلابات روانہ کیا تھا سخت تنگی میں ہے عبداللہ التعایشی نے فوراً اُس کی مدد کے لئے ابوعنقر کو درویشوں کی جمعیت دیکر روانہ کیا ابوعنقر قلابات پہنچا اور یونس کی تنگیوں کو دور کر کے اُسے بچایا واقعہ یہ ہوا کہ یونس کے ایک ہمراہی نے اپنے عیسٰی مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سے آدمی اُس کے ساتھ ہو گئے جن میں سے بعض اُس پر ایمان لے آئے تھے اور بعض صرف اُس کے تابع تھے اس سے مقصود صرف یہ تھا کہ یونس کو اذیت پہنچائی جائے کیونکہ اُس کے ساتھیوں میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو اُس سے نفرت کرتے اور اُسے نقصان پہنچانا چاہتے تھے ابوعنقر نے قلابات پہنچکر اُن گیارہ اُمراء کو گرفتار کر لیا جن پر یونس کے قتل کی سازش کا ثبوت بہم پہنچا اور ان کے معاملہ میں تمام واقعات کو لکھکر عبداللہ التعایشی سے مشورہ طلب کیا عبداللہ التعایشی نے

اُن کے قتل کئے جانے کا مشورہ دیا لیکن بعد میں اپنے مشورہ پر اُسے ندامت ہوئی اور فوراً ابو عنقر کو لکھا کہ مجرموں کو قتل نہ کیا جائے لیکن یہاں تلوار اپنا کام کر چکی تھی اور معاملہ ختم ہو چکا تھا۔

عبداللہ التعایشی کے اثر میں جو سپاہ تھی اُن میں سب بڑی اور طاقتور فوج ابو عنقر کی ماتحتی میں تھی اُس میں پندرہ ہزار بندوقچی اور پینتالیس ہزار نیزہ باز اور تیر انداز تھے اور آٹھ سو سوار تھے ابو عنقر نے اپنی تمام فوج کو جمع کیا اور راس عادل کی فوج سے جس نے قلابات کو تباہ و برباد کیا تھا انتقام لینے کے لئے حبش کی حدود کی طرف بڑھا، توفیق ایزدی سے اُسے بغیر کسی انتظار کے انتقام کا موقع مل گیا اور وہ اپنی فوج کو لیکر راس عادل کی فوج پہ جا پڑا اور سخت نقصان پہنچا کر اُس کے تمام سامان اور خیموں پر قبضہ کر لیا اور اُس کے امرار کو جن میں راس عادل اور اُس کا بیٹا بھی تھا گرفتار کر لیا اور پھر اس خیال سے غندر مقام کی طرف بڑھا کہ شاید وہاں کچھ مال و خزانہ ہو لیکن وہاں سے کوئی چیز نہ ملی آخر غندر کو تباہ و برباد کر کے واپس لوٹ آیا اور بہت سے قیدیوں کو اپنے ساتھ لایا جن کو قلابات پہنچ کر ام درمان خلیفہ عبداللہ التعایشی کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

اس فتح کے بعد خلیفۃ المہدی عبداللہ التعایشی نے ابو عنقر کو لکھا کہ وہ قلابات کو خوب مستحکم کرے اور مدافعت کے تمام سامان فراہم کر رکھے کیونکہ حبشی انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے لیکن افسوس ہے کہ ابو عنقر نے مدافعت کی تیاریوں ہی میں عین عالم شباب میں ۳۲ سال کی عمر پا کر انتقال کیا اور آئندہ جنگ میں کوئی حصہ نہ لے سکا۔

غندر کی تباہی اور راس عادل کی سپاہ کی بربادی نے یوحنا
شاہ حبشہ کو غضبناک بنادیا اور درویشوں سے انتقام لینے کیلئے
اُس نے معقول سپاہ تیار کی اور مکمل ساز وسامان سے آراستہ ہوکر
قلابات کی طرف بڑھا ابوعنقر کا لشکر ابھی قلابات ہی میں مقیم تھا اور
صرف اتنی کمزوری اُس میں پیدا ہوگئی تھی کہ اُس کا افسر اعلیٰ ابوعنقر
اُس میں موجود نہ تھا حبشی لشکر کی آمد کا حال جب ابوعنقر کی سپاہ کو
معلوم ہوا تو اُس نے بھی تیاریاں شروع کیں آخر یوحنا اپنا جرار لشکر
لیکر آپہنچا اور قلابات کے قریب لشکرزن ہوا اور پھر سپاہ کو دو حصوں
میں تقسیم کرکے شہر پر حملہ کیا ایک حصہ فوج نے شہرپناہ کے سوراخوں سے
شہر میں داخل ہوکر قتل وغارتگری شروع کی اور دوسرا حصہ شہرپناہ پر
باہر سے حملہ آور ہوا بیرونی حصہ میں یوحنا شریک تھا جو سپاہیوں کو
جنگ اور انتقام کا جوش دلارہا تھا اسی حالت میں اُس کے ایک
گولی آکر لگی اور وہ مقتول ہوکر گر پڑا باوجودیکہ حبشی فتح پاچکے تھے اور
درویشوں کو ہزیمت ہوچکی تھی لیکن یوحنا کے مقتول ہوکر گرنے سے
حبشی سپاہ کی ہمت ٹوٹ گئی خوف ودہشت اُس پر طاری ہوگئی اور
وہ رات کی اندھیری میں بھاگ کھڑی ہوئی صبح اٹھکر درویش حبشیوں
کے حملہ کا انتظار کررہے تھے اور حبشی خاموش جب دیر ہوگئی تو درویشوں
نے باہر نکل کر دیکھا اور حبشیوں سے میدان کو خالی پایا فوراً جاسوسوں کو
حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا گیا جنہوں نے واپس
آکر بیان کیا کہ یوحنا نجاشی مارا گیا اور حبشی فوج خوف زدہ یہاں سے
بھاگ کر نصف یوم کی مسافت پر مقیم ہے درویشوں نے حبشی سپاہ کا

تعاقب کیا اور ان کے سر پر پہنچکر سخت حملہ کیا حبشی سپاہ اس اچانک حملہ سے گھبرا کر بھاگ کھڑی ہوئی اور سارا سامان میدان ہی میں چھوڑ گئی درویشوں نے مال غنیمت پر جس میں نجاشی کا تاج، تلوار اور وہ خط بھی تھا جو ملکۂ انگلستان نے اُس کو لکھا تھا قبضہ کرلیا نجاشی کا یہ تاج چاندی کا تھا اور سونے کا پتر اُس پر چڑھا ہوا تھا درویشوں نے یہ ساری چیزیں ام درمان خلیفۃ المہدی کی خدمت میں بھیجدیں۔

## مصر پر درویشوں کا حملہ

محمد احمد سوڈانی کا اگرچہ مصر پر حملہ کرنے کا درست کوئی ارادہ نہ تھا اور نہ اُس نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا خیال ظاہر کیا کہ وہ جلد مصر پر کوئی حملہ کرنے والا ہے لیکن اُس کی وفات کے بعد عبداللہ التعایشی نے مصر پر نظر ڈالی اور اُس کے فتح کا خیال پیدا ہوا چنانچہ اُس نے ایک خط سلطان المعظم قسطنطنیہ کو ایک خط خدیو مصر کو اور ایک خط ملکۂ انگلستان کو لکھا اور ان سب میں اس کا مطالبہ کیا کہ وہ مصر کو اُس کے حوالہ کردیں اور اُس کو مصر کا بادشاہ تسلیم کرلیں یہ خطوط نہایت معتمد لوگوں کے ہاتھ روانہ کئے گئے لیکن ان میں سے ایک کا جواب بھی نہ آیا اور قاصدوں نے واپس آکر بیان کیا کہ اُس کے خطوط کو نہایت حقارت و ذلت کی نظر سے دیکھا گیا ہے عبداللہ التعایشی کو یہ معلوم ہوکر غصہ آگیا اور انتقام کے جذبات اُس کے قلب میں پیدا ہوگئے۔ حبشیوں پر فتح حاصل ہونے کے بعد مصر پر حملہ آور ہونیکے خیال میں مزید تقویت پیدا ہوئی اور اُس نے ۱۸۸۹ء میں اپنے

خاص خاص آدمیوں کو جمع کر کے اس معاملہ میں مشورہ کیا ان مشیروں نے اول مصر کی خوبیاں بیان کیں اور عبداللہ التعایشی کو شوق دلا کر اُس کے ارادہ کی تائید کی اور پھر اس مہم کے لئے اپنی خدمات کو پیش کیا

عبداللہ التعایشی نے مشورہ کے بعد مصر پر حملہ آور ہونے کے ارادہ کو عمل میں لانے کیلئے تیاریاں شروع کیں فوجوں کے افسروں پر نظر ڈال کر اس اہم مہم پر کسی بہترین شخص کو مامور کئے جانے پر غور کیا گیا چنانچہ اُس کی نظر میں اس مہم کے لئے عبدالرحمٰن ولد النجومی سے بہتر کوئی شخص نظر نہ آیا کیونکہ یہ درویشوں میں سب سے زیادہ مستعد شجیع اور جری تھا اور تبلیغ دعوت کا نہایت شوق رکھتا تھا مہدی کے ظہور سے پہلے یہ شخص ایک تاجر تھا جو مصر اور سوڈان کے درمیان تجارتی کاروبار کرتا تھا اس اعتبار سے وہ مصر کے حالات اور راستوں سے بھی خوب واقف تھا عبداللہ التعایشی نے اسی کو اس مہم پر مامور کیا اور قبائل جعالین و دناقلہ اور بالائی مصر سے ملی ہوئی سوڈانی آبادی کے لوگوں کی ایک معقول سپاہ اُس کی ماتحتی میں دی اور ظاہر کیا کہ مصر سے ملحقہ مقامات کے درویشوں کو اس مہم پر بھیجنے سے اُس کی غرض یہ ہے کہ وہ مصر کے راستوں اور مصر کے حالات سے آگاہی رکھتے ہیں اور ان کا اس مہم میں شریک ہونا اُن لوگوں سے بدرجہا بہتر و ضروری ہے جو حالات سے ناواقف ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس کی غرض اس سے کچھ اور تھی وہ اُس خطرہ سے آگاہ تھا جو اس مہم کو پیش آنیوالا تھا اور جانتا تھا کہ یہ مہم معمولی مہم نہیں ہے۔ بلکہ ایک سخت مقابلہ ہے اس لئے اُس نے اپنی خاص فوج اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کو

اس پر مامور نہیں کیا بلکہ دنا قلہ اور جعالین قبائل کو جو خلیفہ شریف کے ماتحت اور اُس کی جماعت میں تھے اُن کو روانہ کیا ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ خلیفہ شریف اور عبداللہ التعایشی کے قلوب میں باہمی نفرت وعداوت کی آگ جو کام کر رہی تھی عبداللہ التعایشی اُس سے غافل نہ تھا اور محمد شریف کو اپنا جانی دشمن خیال کرتا تھا اس لئے اُس نے اُس کی قوت کو کمزور کر دینے کے لئے اس موقع سے فائدہ اُٹھایا اور اس نتیجہ کو پیش نظر رکھکر کہ اگر ان لوگوں نے مصر کو فتح کر لیا تو اس کا فخر اُس کو حاصل ہوگا اور اُس کی مملکت وسیع ہو جائے گی اور اگر شکست ہوئی تو خلیفہ شریف کی قوت بہت کمزور ہو جائیگی اور اُس کے بہت سے ہواخواہ اس مہم میں کام آجائیں گے اور پھر وہ اُن سے نجات پاکر باآسانی اپنی خلافت کو مضبوط رکھ سکے گا اس وجہ سے بھی اُس نے خلیفہ شریف کی سپاہ سے کام لیا اور اپنی سپاہ اور رشتہ داروں کو اس مہم پر روانہ نہیں کیا۔

غرض مصر پر حملہ آور ہونے کی تیاریاں مکمل ہو جانے کے بعد عبداللہ التعایشی نے دنقلا کو اس مہم کا مرکز قرار دیا اور یونس ولد الدغیم کو دنقلا کا امیر بنا کر حکم دیا کہ مہم کے متعلق وہ ہر قسم کے انتظامات دنقلا سے کرتا رہے اور ولد النجومی کو جو مہم کا افسر اعلیٰ تھا ہدایت کی کہ وہ یونس سے مہم کے متعلق مشورہ لیتا رہے اسی اثنا میں کہ یہ تیاریاں ہو رہی تھیں ایک عجیب وہولناک واقعہ پیش آیا کہ قبیلہ بطاحین کی ایک جماعت کو جس میں احمد ولد جار النبی نامی ایک شخص بھی تھا عبداللہ التعایشی نے اس مہم کے ساتھ جانے پر مامور کیا قبیلہ مذکور قبیلہ فنکیہ

اور نیل کے درمیان نیل ازرق کے شمالی حصہ میں آباد تھا اور مصری حکومت کے زمانہ سے اپنی شجاعت واستقامت میں مشہور تھا عبد اللہ التعایشی نے دنقلا اور بربر کے سابق معرکوں میں اس قبیلہ سے کام لیا تھا چونکہ ان معرکوں میں ان کی خدمات قابل اعتماد ثابت نہ ہوئی تھیں اس لئے عبد اللہ التعایشی نے ان کی ایک جماعت کو اس اہم وخطرناک مہم پر بھی زور گھٹانے کے لئے روانہ کرنا ضروری سمجھا لیکن اس جماعت نے مہم پر جانے سے انکار کر دیا اور ولد جار النبی کہیں بھاگ گیا خلیفہ کے لوگوں نے اُس کا تعاقب کیا اور اس تعاقب میں ایک شخص ان میں سے زخمی ہو گیا عبد اللہ التعایشی اپنے آدمی زخمی ہونے سے غضبناک ہو گیا اور فوراً درویشوں کی ایک جماعت کو بھیجکر قبیلہ بطاحین کے لوگوں کو گرفتار کرالیا بہت سے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے گرفتار شدہ صرف ستر سٹھ آدمی تھے جن کے اُنکی عورتوں اور بچوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا عبد اللہ التعایشی نے ان کو قاضی کے پاس بھیجدیا تاکہ وہ شرعی سزا قائم کرے۔

قاضی کی عدالت میں عبد اللہ التعایشی کی موجودگی میں یہ لوگ پیش ہوئے اور تحقیقات کے بعد قاضی نے اُن پر مخالف ونافرمانِ حکومت ہونے کا جرم قائم کیا عبد اللہ التعایشی نے عدالت سے سوال کیا کہ مخالف ونافرمان کی کیا سزا ہے قاضی نے جواب دیا کہ نافرمان ومخالف کی سزا قتل وموت ہے۔ عبد اللہ التعایشی نے عدالت قضاۃ سے حکم بجانے پر سارے مجرموں کو مختلف طریقوں سے قتل کرادیا اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو رہا کر دیا۔

# مصر کی طرف مہم کی روانگی

سپاہ روانگی کے لئے جب بالکل تیار ہو گئی تو عبداللہ التعایشی نے چند خطوط دوبارہ مصر روانہ کئے جن میں تخویف و تہدید سے کام لیکر مصر کی حوالگی پر زور دیا تھا یہ قاصد جو خطوط لیکر گیا تھا بہت دنوں مقام اصوان میں مقیم رہا اور پھر بغیر جواب کے واپس چلا آیا اس کے بعد عبداللہ نے یوحنا نجاشی کا سر یونس امیر دنقلا کے پاس بھیجا اور لکھا کہ وہ اس سر کو وادی حلفا میں بھیجدے تاکہ مصری درویشوں کی قوت سے ڈر جائیں اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بڑی زبردست قوت رکھتے ہیں اور بادشاہوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرتے ہیں پھر ولد النجومی کو حکم دیا کہ وہ اپنی سپاہ کو حلفا کی طرف بڑھائے اور وہاں پہنچکر اصوان پر حملہ کرے اور اُس کو فتح کر کے حکم ثانی کا وہاں ٹھہر کر انتظار کرے۔

مئی ۱۸۸۹ء میں ولد النجومی ایک معقول جمعیت لیکر دنقلا سے روانہ ہوا اور حلفا کی طرف بڑھا مصری حکومت بھی درویشوں کی نقل و حرکت سے ناواقف نہ تھی اور ذرا ذرا سی بات کی خبر اُسے ملتی رہتی تھی اُس زمانہ میں مصری فوج کا سپہ سالار جنرل گرینفل پاشا تھا جب اُسے درویشوں کے آگے بڑھنے کی خبر ملی تو اُس نے حلفا اور اصوان کو مستحکم کیا اور تمام حدود مصر کو مضبوط کر لیا درویشوں کا لشکر جب ارجبین (حلفا کے قریب) پہنچا تو اُس میں سے ایک جماعت نیل کی طرف متوجہ ہوئی ولد النجومی کو اس جماعت کے نیل کی طرف جانیکی

کوئی اطلاع نہ تھی درویش خود ہی بغیر افسر اعلیٰ کی اجازت اور حکم کے نیل کی طرف چلے گئے تھے مصریوں کو اس کا پتہ چل گیا اور تھوڑی سی مصری سپاہ خاموشی کے ساتھ ووڈہاؤس پاشا کی ماتحتی میں اُن کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئی اور موقع پر پہنچکر اُن کو گھیر لیا اور سب کو مار ڈالا۔

گرینفل پاشا نے اصوان سے آگے بڑھکر ولد النجومی کے پاس پیام بھیجا اور مہم کے خطرات سے آگاہ کر کے مشورہ دیا کہ وہ بغیر کسی جد وجہد اور مقابلہ کے اپنے کو مصری حکومت کے حوالہ کر دے اُس کو امن دیا جائے گا لیکن ولد النجومی نے اُس کے اس مطالبہ کو نفرت وحقارت کے ساتھ رد کر دیا آخر گرینفل پاشا نے اپنی فوج کے دو حصے کئے بڑے حصہ کو مغربی نیل پر خشکی کے راستہ سے اور چھوٹے حصہ کو مشرقی نیل پر خشکی کے راستہ سے آگے بڑھایا درویشوں اور مصری سپاہ سے کئی جگہ چھوٹے چھوٹے معرکے پیش آئے جو زیادہ اہم نہ ہونے کی وجہ سے ذکر کے قابل نہیں ہیں توشکی پہنچکر دونوں فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا اور سخت معرکے وقوع میں آئے جس میں درویشوں کا افسر اعلیٰ ولد النجومی مارا گیا اور درویشوں کی جماعت پریشان وسراسیمہ ہو گئی ذیل میں ہم اس واقعہ کی تفصیل لکھتے ہیں۔

## واقعۂ توشکی

توشکی ایک چھوٹا سا معمولی گاؤں ہے جس کا ایک حصہ نیل کے مشرقی طرف اور کچھ حصہ نیل کی مغربی سمت کروسکو اور حلفا کے درمیان ہیکل ابی سمبل سے شمال کی جانب چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی

آبادی متفرق اور پھیلی ہوئی ہے جو نیل کے قریب قریب اُس کے محاذی تین میل تک طول میں اور نصف میل صحرار کی جانب عرض میں ہے اس کے سامنے صحرا میں کھجوروں کے بھی کچھ درخت ہیں۔

نیل کے مغربی جانب کی خشکی پر توشکی کے مقابل اُس سے جنوب میں چار میل کے فاصلہ پر بلند چوٹیوں کی ایک پہاڑی کا سلسلہ ہے جو نیل کے مغربی طرف سے صحرار کے اندر تین میل تک چلا گیا ہے پہاڑیوں کے اس سلسلہ کی جانب اور اُن کے جنوب میں درویشوں کا وہ لشکر مقیم تھا جس کی قیادت ولد النجومی کے ہاتھ میں تھی اور اتنے ہی فاصلہ پر شمال میں ایک اور دوسرا سلسلہ تھا ان دونوں پہاڑیوں کے سلسلہ کے درمیان ایک وسیع میدان تھا جو صحرار سے ملا ہوا تھا اسی وسیع وادی میں یہ اہم معرکہ وقوع پذیر ہوا۔

جنرل گرینفل توشکی میں مقیم تھا ۳ اگست ۱۸۸۹ء کی صبح کو بہت سویرے اُس نے جاسوسوں کی ایک جماعت کو دشمن کا حال معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا جاسوس تھوڑی دیر بعد واپس آئے اور خبر دی کہ درویش حملہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں یہ خبر پاتے ہی جنرل گرینفل نے باہر نکل کر درویشوں کی سپاہ کی طرف دیکھا اور اُن کے ٹڈی دل کو آگے بڑھتا ہوا دیکھکر فوراً اپنی سپاہ کو تیار ہونے اور آگے بڑھنے کا حکم دیا مصری فوج آرام کر رہی تھی اور بالکل تیار نہ تھی کھانا بھی نہ کھایا تھا حکم پہنچتے ہی وہ فوراً مسلح ہو کر تیار ہوئی اور جلد سے جلد موقع پر پہنچ گئی اور جنرل گرینفل یہ ارادہ کر کے کہ جب تک وہ درویشوں کو شکست فاحش نہ دیگا اُس وقت تک جنگ کو ختم نہ کرے گا اپنی فوج کو لیکر آگے بڑھا وہ جانتا تھا کہ

جو ارادہ اُس نے کیا ہے وہ نہایت تکلیف دہ اور صبر آزما ہے لیکن اُس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پورے جوش و استقامت سے جنگ کو ادہر یا اُدہر کرنے کیلئے مستعد ہو گیا۔

اس معرکہ میں ذیل کی رجمنٹیں مصری حکومت نے روانہ کی تھیں۔

نویں رجمنٹ میجر ڈن کی ماتحتی میں تیرھویں رجمنٹ کپتان کمسٹر کی ماتحتی میں ان کے علاوہ پیدل سپاہ معقول تعداد میں تھی اور دوران معرکہ میں بھی پیدلوں کی مدد آتی رہی تھی جو لوگ اس معرکہ میں شریک ہوئے تھے اُن کا بیان ہے کہ سوڈانی رجمنٹ نے اس معرکہ میں عجیب و غریب کام کئے یہ رجمنٹ اپنی خوشی سے جنگ میں شریک ہوئی تھی اور اگرچہ اس کے افسروں نے شرکت جنگ سے اُس کو روکنا چاہا تھا لیکن اُس نے افسروں کی اطاعت اس معاملہ میں نہیں کی مختصر یہ ہے کہ واقعہ مذکور نہایت زبردست اور اہم معرکہ تھا جو دن کے ۲ بجے تک جاری رہا اس میں درویشوں کے تقریباً ۱۲۰۰ آدمی قتل ہوئے اور چار ہزار سے زیادہ جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے گرفتار ہوئے اس کے علاوہ مال غنیمت میں کثرت سے کپڑے، جھنڈے تلواریں اور نیزے ملے۔

درویشوں کے مقتولوں میں بہت سے امرار بھی ملے اور عثمان ازرق علی ولد سعد، حسن النجومی، اور میر غنی سوار الذہب اور شیخ الابیض کے علاوہ کہ یہ لوگ تقریباً چودہ سو آدمیوں کو لیکر بچ نکلے اور تمام امراء اور افسر مارے گئے ولد النجومی بھی، جو درویشوں کا سپہ سالار تھا مارڈالا گیا۔

یہ فتح مصریوں کے لئے نہایت زبردست فتح تھی خدیو مغفور اس سے بہت مسرور ہوئے اور فوج کے جرنیل کو مبارکباد کا پیام بھیجا اور جو لوگ مصری فوج کے اس معرکہ میں مارے گئے تھے اُن کی قبریں مقام واقعہ ہی کے قریب بنانے اور اُن پر قبہ تعمیر کئے جانے کا حکم دیا اور ذیل کی عبارت قبہ کے اوپر کندہ کرائی۔

"یہ عمارت واقعۂ توشکی کی یادگار میں تعمیر کی گئی ہے جو ۶۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ کو واقع ہوا اور جس میں مصریوں نے درویشوں کو جو عبدالرحمٰن ولد النجومی کی ماتحتی میں مصر پر حملہ کرنے کے لئے سوڈان سے آئے تھے شکست فاش دی عبدالرحمٰن ولد النجومی کے قتل کے بعد درویش سراسیمہ ہو کر بھاگے اور بہت سے مارے گئے اس واقعہ میں مصری سپاہ سردار گرینفل پاشا کی ماتحتی میں تھی اس قبہ کے اندر اُن مقتولوں کی قبریں ہیں جو اس معرکہ میں کام آئے"!

اس واقعہ کے بعد خدیو سابق بعض مخصوص لوگوں کے ساتھ حدود مصر کے حالات معلوم کرنے کیلئے اس طرف آئے اور اس موقع کو بھی دیکھا جہاں یہ واقعہ ہوا تھا مقتولوں کی قبروں پر دیر تک کھڑے رہے واقعہ کی اہمیت اور مصری فوج کی شجاعت و بسالت کو یاد کر کے غور کرتے رہے اور پھر مصر واپس چلے آئے۔

## سوڈان میں قحط عظیم

توشکی کی شکست سے ابھی درویشوں کی حالت درست نہ ہوئی

تھی کہ سوڈان میں ایک سخت قحط پڑا گیہوں اور دوسری اجناس خوردنی کا نرخ پیداوار کی کمی سے بہت بڑھ گیا اور غربار بھوکوں مرنے لگے چندروز میں گرانی کی یہ کیفیت ہوگئی کہ غلہ بہم نہ پہنچنے کے سبب لوگ بلیوں اور دوسرے جانوروں کے چمڑوں اور گوشت تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ سلاطین پاشا ابھی تک عبداللہ التعایشی (خلیفۃ المہدی) کے خدمتگاروں میں تھا اُس نے اس قحط کے حالات لکھتے ہوئے اپنا ایک چشم دید واقعہ ذیل کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

میں ایک روز آدھی رات کے قریب شب باہیں اپنے مکان کو واپس آرہا تھا کہ میرا گذر اسلحہ خانہ اور مودی خانہ کے قریب سے ہوا دور سے میں نے ایک پرچھائیں کو دیکھا جو زمین پر حرکت کر رہی تھی قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ تین عورتیں ہیں جو تقریباً برہنہ تھیں اور سر کے بالوں کو مونڈھوں پر ڈالے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے حلقہ کئے ہوئے بیٹھی تھیں اور اُن کے سامنے ایک بچہ (بچہ انسان) پڑا تھا جو غالباً چندروز کا تھا میرا خیال ہے کہ اس بچہ کو یہ عورتیں کہیں سے چرا کر لائی تھیں اور اُس کے گوشت سے بھوک کی آگ کو فرو کرنا چاہتی تھیں میں خاموش چھپا ہوا اس منظر کو دیکھنے لگا ان عورتوں نے چاروں طرف نظر ڈالی اور پھر اطمینان کر کے بچہ کے پیٹ کو چاک کیا اور اُس کی آلایش کو باہر نکالا بچہ ابھی تک زندہ تھا اور اُس کا سانس چل رہا تھا یہ خوفناک منظر دیکھکر میں آگے بڑھا اور عورتوں کو ڈانٹا عورتوں نے میری طرف ایسی نظروں سے دیکھا جن سے محسوس ہوتا تھا کہ انھوں نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے اسی حالت میں بعض غریب فاقہ کش آگئے اور مجھ سے

نرمی اور احسان کی خواہش کی اور پھر مجھ کو چھوڑ کر آگے بڑھے اور عورتوں سے بچہ کو چھین کر چلتے ہوئے میں نے عورتوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا اور افسوس کرتا ہوا گھر چلا گیا۔

قحط کی سب سے بڑی مصیبت اُن لوگوں کیلئے تھی جو ام درمان کی راہ سے سفر کرتے یا ہجرت کر کے وہاں آتے تھے ان لوگوں کو فاقہ کشی سے مجبور ہو کر غلاموں کی طرح اپنے بچوں کو بیچنا پڑتا تھا کہ اس ذریعہ سے اپنے کو فاقہ کشی کی موت سے بچائیں سلاطین پاشا کا بیان ہے کہ قحط سے فاقہ کشی کی موت اتنی بڑھ گئی تھی کہ شارع عام پر اور گھروں میں سینکڑوں مُردے پڑے رہتے تھے اور اُن کے دفن کیلئے آدمی نہ ملتے تھے عبداللہ التعایشی نے یہ حالت دیکھکر کہ سینکڑوں مُردے شوارع عام پر اور گھروں کے سامنے پڑے سڑ رہے ہیں اور شہر کی آب و ہوا خراب ہو رہی ہے یہ حکم جاری کیا کہ ہر وہ شخص جس کے گھر کے سامنے کوئی مُردہ پڑا ہو اُس کے دفن کا ذمہ دار ہے لوگوں نے اس حکم کی تعمیل اس طرح کی کہ راستوں میں اور گھروں کے سامنے ہی گڈھا کھود کر مُردہ کو دبا دیا اور قبرستان لیجا کر دفن کرنے کی زحمت سے چھٹکارا پایا۔

ام درمان کے سامنے نیل ارزق و ابیض جاری تھے اُس میں روزانہ سینکڑوں نعشیں بہتی نظر آتی تھیں اور جو لوگ دریا کے کنارے مر جاتے تھے لوگ اُن کو اُٹھا کر دریا میں پھینک دیتے تھے مختصر یہ کہ اس قحط عظیم نے درویشوں کو سخت نقصان پہنچایا اور کثرت سے لوگ نذر اجل ہوئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ظہور مہدی سے اُس کی آخر عمر بلکہ آج تک جس قدر درویش عمر طبعی کو پہنچکر یا ناگہانی موت سے

اور جنگلوں وغیرہ میں کام آئے تھے اُن سے بہت زیادہ اس قحط عظیم کے نذر ہوگئے لیکن پھر بھی یہ مصیبت ختم نہ ہوئی بلکہ جو کچھ زراعت کھڑی تھی اُس کو ٹڈیوں نے صاف کردیا اور پیداوار کا بالکل خاتمہ ہوگیا۔

اس قحط عظیم نے اگرچہ سوڈان کی حالت بالکل خراب کردی تھی اور یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ سوڈان اس مصیبت ہولناک سے تباہ وبرباد ہوگیا تھا اور ہر شخص پریشان و بدحواس تھا لیکن عبداللہ التعایشی اپنے کام سے غافل نہ تھا اور استقلال و مستعدی کے ساتھ تبلیغ دعوت کا کام کر رہا تھا سوڈان کے حصۂ خط استویٰ میں اس وقت تک سابق حکومت (جرمنی) کا اثر تھا اور وہاں کی رعایا حکومت کی وفادار و بہی خواہ تھی ایمن باشا حکومت کا حاکم بھی بدستور حکومت کر رہا تھا عبداللہ التعایشی نے اس طرف توجہ کی اور خط استویٰ کی طرف درویشوں کو بھیجکر اُس کا محاصرہ کرلیا اسی حالت میں جرمنی سپاہ مشہور سیاح اسٹانلی کی ماتحتی میں آئی اور کوشش شروع کی کہ ایمن پاشا اور اپنی محافظ فوج کو درویشوں کے محاصرہ سے نکال لیجائے سخت جدوجہد کے بعد جرمنی سپاہ ایمن پاشا اور تھوڑی سی محافظ فوج کو نکال لیجانے میں کامیاب ہوئی اور خط استواء کو خالی کردیا درویشوں نے اُس پر قبضہ کرلیا اور اب خط استویٰ بھی مملکت دراویش میں داخل ہوگیا اب سارا سوڈان درویشوں کے قبضہ میں تھا اور صرف سواکن وطوکر برائے نام مصری حکومت کے اثر میں تھے۔

# خلفائے مہدی میں عداوت

اوپر کئی جگہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عبداللہ التعایشی اور محمد الشریف میں ایک دوسرے سے سخت نفرت تھی اور یہ صرف مسئلہ خلافت کی وجہ سے عبداللہ التعایشی کو مہدی نے خود خلیفہ بنایا تھا اس لئے وہ اپنے کو خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتا تھا اور محمد الشریف چونکہ مہدی کا رشتہ دار تھا اس لئے وہ اپنے کو خلافت کا زیادہ مستحق خیال کرتا تھا اگر معاملہ اسی حد تک رہتا تو کوئی بُرا اثر نہ پڑتا اور درویشوں کی حکومت مستقل و مضبوط رہتی لیکن غضب یہ ہوا کہ مہدی نے اپنی خلافت کی قوت کو پیش نظر رکھکر ہمیشہ مہدی کے رشتہ داروں اور محمد الشریف کو نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھا اور ہر موقع پر اُن کی توہین و تذلیل کی اس ناگوار روش نے مہدی کے رشتہ داروں اور خصوصاً محمد الشریف کے جذبات کو بھڑکا دیا اور وہ عبداللہ التعایشی کے خلاف خفیہ طور پر کوششیں کرنے لگے مہدی کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کی عمر تقریباً بائیس سال کی تھی اور دوسرا ابھی نوجوان تھا محمد الشریف نے ان کو اور دوسرے قریبی عزیزوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ۱۸۸۹ء میں خفیہ طور پر باہم ایک معاہدہ کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ عبداللہ التعایشی کو معزول کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا جائے اس تجویز کو عمل میں لانے کیلئے ایک خفیہ انجمن قائم کیگئی جس میں وہ تمام لوگ شریک ہو گئے جو اس خیال کے مؤید تھے اور عبداللہ التعایشی کی خلافت سے ناراض تھے انجمن کے پُرجوش ممبروں نے دناقلہ قبیلہ کے اُن لوگوں کو جو جزیرہ نیل ازرق و نیل ابیض کے درمیان میں

رہتے تھے اور اُن کے ہم قوم تھے لکھا کہ وہ اُن کے کاموں میں اُن کو مدد دیں اور ام درمان پہنچکر اس اہم مہم میں شریک ہوں جزیرہ سے ایک بڑی جماعت ان کی مدد کے لئے آئی اور ان کے کاموں میں شریک ہوگئی اسی اثنا میں کہ مہدی کے رشتہ دار اور ہمقوم خفیہ جد وجہد میں مصروف تھے قبیلہ جعال کے ایک امیر نے جس کو خفیہ انجمن کے ممبروں نے رازداری کا حلف لیکر راز سے آگاہ کردیا تھا اور صرف معتمد و مخصوص دوستوں اور عزیز ترین معتمد رشتہ داروں پر اظہار کی اجازت دی تھی عبداللہ التعایشی کو راز سے آگاہ کردیا اور خیانت کے الزام سے محفوظ رہنے کیلئے ظاہر کیا کہ عبداللہ التعایشی اُس کا خاص دوست ہے عبداللہ التعایشی نے راز سے آگاہ ہوکر مہدی کے رشتہ داروں کی کوششوں کو تباہ وبرباد کردینے کی تجاویز پر غور کیا اور اُن وسائل کو جن سے کامیابی کی امید تھی اختیار کیا خفیہ انجمن کے ممبروں کو بھی اس کا پتہ چل گیا اور عبداللہ التعایشی کی تدبیروں سے وہ آگاہ ہوگئے اس لیے اُن کے لئے اب بجز اس کے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ فوراً عبداللہ التعایشی سے دست وگریباں ہوجائیں یا اپنی مؤثر تدبیروں کو اختیار کرکے حکومت پر قبضہ کرلیں چنانچہ وہ قبۂ مہدی کے قریب کے مکانات میں جمع ہوئے اور اُن تمام لوگوں کو جو اُن کے ہمخیال و مؤید تھے اپنی تدبیروں سے آگاہ کیا۔

غرض یہ کہ مہدی کے رشتہ داروں نے اُن تمام ہتھیاروں کو جنکو پہلے سے اسی غرض کیلئے چھپا رکھا تھا نکالا اور لوگوں میں اُن کو تقسیم کردیا یہ ہتھیار زیادہ تعداد میں نہ تھے صرف سو بندوقیں تھوڑا سا گولہ

بارود اور چند توپیں تھیں رات کے وقت سب لوگ تیار ہو گئے اور مسلح ہو کر امیر قوم کے حکم کا انتظار کرنے لگے اس سازش کا بانی احمد ولد سلیمان تھا جب تمام لوگ تیار ہو گئے تو اُس نے بیان کیا کہ مہدی آنکھو مجھپر خواب میں ظاہر ہوتے اور آگاہ کیا کہ اشراف (مہدی کے رشتہ دار) کامیاب ہوں گے۔

اس سازش میں مہدی کے تمام رشتہ دار اور ہمقوم شریک تھے اور ہتھیاروں سے مسلح تھے یہانتک کہ مہدی کی بیویاں بھی جو ابتک پردہ میں تھیں اور مہدی کے انتقال کے بعد کسی نے اُن باہر نہ دیکھا تھا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ شریک تھیں خصوصاً ام المومنین کہ وہ مسلح جنگ کیلئے تیار سب سے آگے نظر آتی تھیں۔

اِدھر یہ تیاریاں ہو رہی تھیں اور اُدھر عبداللہ التعایشی اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ضروری تدابیر مدافعت میں مصروف تھا سب سے پہلے اُس نے اپنے ملازموں اور دربانوں کو ہدایت کی کہ وہ ہوشیار رہیں اور اپنی خدمات کو مستعدی سے انجام دیں اسی کے ساتھ اُن کو اعلیٰ قسم کے ہتھیار اور ذخیرہ جنگ بہم پہنچا دیئے دربانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی دروازہ سے علٰحدہ نہ ہوں ایک اور جماعت کو بازاروں میں بھیجکر دوکانداروں کو ہدایت کی کہ وہ مہدی کے رشتہ داروں کو کسی قسم کی مدد نہ دیں اور نہ اُن کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کریں پھر قبیلہ تعائشہ کے لوگوں میں ایک ہزار بندوقیں تقسیم کیں اور حکم دیا کہ وہ مسلح ہو کر اُس میدان میں جمع ہو جائیں جو قبہ مہدی اور اُس کے گھر کے درمیان ہے تاکہ یہ لشکر اشراف اور اُس کے درمیان ایک مضبوط چٹان کا کام دے

ایک اور لشکر وسط جامع میں مقرر کیا اور اُس کو حکم دیا کہ وہ تا صدور حکم ثانی وہیں مقیم رہے اور انتظار حکم کرے نیزہ بازوں اور سواروں کی ایک مسلح جماعت اپنے بھائی یعقوب کی ماتحتی میں دی اور اُس کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔

خلیفہ علی ولد الحلو بھی اشراف کا ہم خیال اور اُن کا ساتھی تھا۔ عبداللہ التعایشی نے اُس کو حکم دیا کہ وہ زیریں حصہ ام درمان میں مقیم رہے اور گھر سے باہر نہ نکلے اسی کے ساتھ اُن تمام وسائل کو منقطع کر دیا جو اُس کو اشراف سے ملنے کا موقع بہم پہنچاتے تھے یہ تمام انتظامات عبداللہ التعایشی نے پیر کے دن شام کے وقت کئے تھے منگل کے دن صبح کو اُس نے اپنا لشکر بھیجکر اشراف کو محاصرہ میں لے لیا اور چاروں طرف سے اُنکا احاطہ کر کے ایک قاضی کو اُن کے پاس بھیجکر خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنی حرکات سے باز رہیں اور حکومت کے وفادار رہیں اسی کے ساتھ اُس نے مہدی کی اولاد کو اُن کے والد مہدی کے وہ احکام یاد دلائے جو اُس نے مرض الموت میں دیئے تھے اور ظاہر کیا کہ اگر اُن کو حکومت سے کوئی شکایت ہے تو وہ اپنا ایک قائم مقام بھیجکر گفتگو کر لیں تاکہ معاملہ صاف ہو جائے اور شکایت دور ہو جائے اشراف نے عبداللہ کے اس مطالبہ کے جواب میں کہلا بھیجا کہ وہ کسی سمجھوتہ پر تیار نہیں ہیں وہ صرف تلوار کے ذریعہ معاملہ کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں عبداللہ التعایشی نے حالت کی نزاکت کو محسوس کیا اور غور و تامل کے بعد مناسب یہ خیال کیا کہ خصومت کو رفع کرنے کی تدبیر کیجائے اور امکان بھر جنگ کو دور کیا جائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب جنگ شروع ہو جائے گی تو خدا جانے

اُس کا نتیجہ کیا نکلے گا اور کیا صورت پیش آئے گی اور اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں کہ ام درمان تباہ و برباد ہو جائے گا اور درویش اُس کو لوٹ لیں گے ان نتائج کو پیش نظر رکھکر اُس نے دوبارہ اشراف کے پاس آدمیوں کو بھیجکر اُن کو سمجھایا اور بتلایا کہ جنگ کوئی اچھی چیز نہیں ہے وہ اپنے ارادہ سے باز آئیں اور مناسب سمجھوتہ کرلیں لیکن اشراف نے اکی مرتبہ بھی انکار کردیا اور تلوار ہی کے فیصلہ کو ترجیح دی۔

عبداللہ التعایشی کی جب ساری کوششیں مصالحت کی بیکار گئیں تو مجبوراً وہ مقابلہ پر آمادہ ہو گیا لیکن اُس نے حملہ کی ابتدا اپنی طرف سے نہ کی بلکہ جب اشراف کی طرف سے گولی چلی تو اُس نے بھی جواب کا حکم دیا تھوڑی دیر تک طرفین میں گولی چلتی رہی اور فریقین کا خفیف سا نقصان بھی ہوا چونکہ جنگ عبداللہ التعایشی کی طبیعت کے بالکل خلاف تھی اس لئے اُس نے تھوڑے وقفہ کے بعد اپنے آدمیوں کو گولی چلانے سے روکدیا اور خلیفہ علی ولد الحلو کو درمیان میں ڈال کر مصالحت کی پھر سلسلہ جنبانی کی خلیفہ علی ولد الحلو کو بُلا کر اُس نے ایک منشور اشراف کے پاس بھیجا جس میں مصالحت کا مطالبہ کیا گیا تھا اکی مرتبہ اشراف نے مسالمت آمیز جواب دیا اور مصالحت کی تحریک سے اتفاق کیا چنانچہ معاندانہ کارروائیاں روکدی گئیں اور شرائط صلح پر گفتگو شروع ہوئی منگل کا سارا دن ساری رات اور بدھ کے دن صبح تک یہ سلسلہ گفتگو جاری رہا اور آخر ذیل کی شرائط پر صلح قرار پائی۔

(۱) عبداللہ التعایشی اُن تمام لوگوں کو معافی دیدے جو اس سازش یا بغاوت میں شریک ہوئے ہیں اور اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔

(۲) محمد شریف کو کوئی ایسا مخصوص درجہ دیا جائے جو اُن کی شان کے مناسب ہو اور دربار یا مجلس خلافت میں اُن کو کرسی دیجائے۔

(۳) معرکہ توشکی میں محمد الشریف کے جس قدر امرا مارے گئے ہیں اُن تمام کے جھنڈے واپس دیئے جائیں تاکہ وہ دوبارہ اُن جھنڈوں کے ماتحت امرا اور سپاہیوں کو جمع کریں۔

(۴) مہدی کے اعزا و اقارب کیلئے بیت المال سے مال کی ایک تعداد معین کیجائے تاکہ اُس سے اُن کے مصارف پورے ہوں۔

(۵) اشراف کے تمام ہتھیار اُن کو واپس دیئے جائیں وہ عبداللہ التعایشی کی پوری اطاعت کریں گے اور کامل وفاداری ملحوظ رکھیں گے۔

یہ شرائط بطور معاہدۂ صلح کے تحریر کی گئیں فریقین کے دستخط اُن پر ثبت ہوتے اور ملک کی اندرونی شورش کا بظاہر خاتمہ ہو گیا لیکن قلوب اب بھی عداوت سے لبریز تھے اور ہر فریق موقع کی تاک میں لگا ہوا تھا۔

# خلیفۃ المہدی

## عبداللہ التعایشی

مناسب ہے، کہ اس موقع پر محمد احمدی سوڈانی کے خلیفہ عبداللہ التعایشی کے مختصر حالات بھی حوالۂ قلم کئے جائیں تاکہ دولت دراویش کے تمام حالات اس مجموعہ میں آجائیں اور مہدی کے ابتدائی حالات سے آخر تک نیز اُس کی قائم کی ہوئی حکومت اور خلافت کے تمام واقعات پر ناظرین کو وقوف حاصل ہو جائے۔

## ابتدائی حالات

مہدی کے پہلے خلیفہ کا نام سید عبداللہ بن السید محمد تقی تھا سلسلۂ نسب قبیلہ تعائشہ سے جو قبائل بقارہ میں سے ایک قبیلہ ہے ملتا ہے بقارہ وہ قبائل ہیں جو مغربی نیل ابیض پر آباد ہیں ان میں سے اکثر بدوی ہیں جن کا شغل گائے اور بکریوں کا چرانا، غلاموں کی تجارت اور اسی قسم کی خرید و فروخت کا کاروبار تھا ان میں سے قبیلۂ تعائشہ دار فور کے جنوب مغرب میں آباد تھا۔

سید عبداللہ التعایشی کے والد سید محمد تقی اپنے قبیلہ میں باعتبار زہد و تقویٰ اور کرامت و استقامت مشہور و ممتاز تھے اکثر مریض اُن کے

گھر پر آتے اور دُعا و صلوٰۃ کی خواہش کرتے تھے تعویذ گنڈوں اور اسی قسم کے دوسرے ذریعوں سے وہ مریضوں کا علاج اور حاجتمندونکی کاربرآری کیا کرتے تھے چار بیٹے اور ایک لڑکی خدا نے اُن کو عنایت فرمائی تھی جن کے نام عبداللہ، یعقوب، یوسف، سمانی اور فاطمہ تھے ان میں سے عبداللہ اور یوسف پڑھنے لکھنے سے بہت کم رغبت رکھتے تھے باپ کی کافی جد وجہد کے بعد مشکل سے انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا تھا غلاموں کی تجارت سے ان کو بہت شوق تھا یعقوب اور سمانی عبداللہ التعایشی کے دوسرے بھائی ذکی و ذہین تھے اور پڑھنے لکھنے سے اُن کو خاص شوق تھا چنانچہ انہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں سکون و اطمینان کے ساتھ قرآن مجید حفظ کیا اور پھر باپ کے کاموں میں اُن کو مدد دینے لگے۔

دارفور میں زبیر پاشا سے جو جنگ ہوئی تھی اُس میں سید محمد تقی کے چاروں لڑکے اور خاندان کے دوسرے آدمی بھی شریک تھے اور زبیر پاشا کے خلاف کام کر رہے تھے عبداللہ اتفاق سے شکا کے موقع پر زبیر پاشا کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گیا اور قریب تھا کہ وہ اس کو قتل کر دے کہ بعض علماء نے درمیان میں پڑ کر عبداللہ کے جرم کو معاف کرا دیا اور اُس کو رہائی دلوا دی رہائی کے بعد عبداللہ نے اس احسان کا معاوضہ کرنے کیلئے زبیر پاشا کے پاس جا کر کہا۔

"رات کو میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ ہی مہدی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے اور میں آپ کا ایک ادنیٰ تابع ہوں"۔

زبیر پاشا نے اس کے جواب میں کہا۔

"میں مہدی نہیں ہوں میں تو یہاں اس لئے آیا ہوں کہ ان عربوں سے (باشندگان دارفور سے مراد ہے) جنہوں نے تجارت کے راستہ کو منقطع کر دیا ہے انتقام لوں اور دارفور کو فتح کر کے اپنی حکومت کی خدمت انجام دوں"۔

دارفور کے فتح کے بعد جب ملک میں امن و امان ہو گیا اور کاروبار جاری ہو گئے تو عبداللہ کے والد سید محمد تقی اپنے خاندان کے لوگوں کو ساتھ لیکر شکا چلے آئے اور دو سال تک شکا میں مقیم رہے پھر دار الجمر گئے اور وہاں سے ابیض اور کچھ عرصہ بعد دار القمر جا کر مستقل اقامت اختیار کی دار القمر میں سید محمد تقی کئی مہینہ تک وہاں کے شیخ عساکر ابی کلام کے مہمان رہے اور وہیں وفات پائی اور شرکلہ مقام میں دفن کئے گئے مرتے وقت انہوں نے اپنے بڑے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی کہ وہ وادی النیل کے بعض مشائخ کی خدمت میں کچھ عرصہ زندگی بسر کرے اور پھر مکہ معظمہ کو ہجرت کر جائے اور وہاں سے سوڈان واپس آنے کا نام نہ لے۔

عبداللہ نے باپ کی وصیت کے مطابق اپنے بھائیوں کو شیخ عساکر کی خدمت میں چھوڑا اور وادی النیل کی طرف روانہ ہوا اثنار راہ میں اُسے محمد احمد مہدی کی خبر ملی اور وہ تمام باتیں جو اُس زمانہ میں مہدی کی کراماتوں اور بزرگی اور اُس کے طریقہ کے متعلق مشہور تھیں۔ اُس نے لوگوں سے سنیں عبداللہ نے مہدی سے ملنے کا ارادہ کر کے وادی النیل کے سفر کو ملتوی کر دیا اور محمد احمد کی طرف روانہ ہوا جس وقت عبداللہ مہدی کے پاس پہنچا ہے اُس وقت مہدی اور اُس کے استاد

طریقت میں سخت جھگڑا ہو رہا تھا عبداللہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور محمد احمد کی خدمت کر کے اُس کو اپنا گرویدہ بنا لیا محمد احمد نے عبداللہ پر پوری توجہ کی اور اُس کو اپنے متبعین میں خاص درجہ عنایت کیا اور جب محمد احمد مہدی نے اپنے طریقہ کا سلسلہ قائم کیا تو سب سے پہلے عبداللہ ہی نے اُس میں شرکت کر کے اُس کو تقویت پہنچائی اور اپنی پوری کوشش سے محمد احمد کے حلقہ (طریقہ) میں داخل کرنے لگا محمد احمد چونکہ زہد و تقویٰ میں مشہور تھا اس لئے بار بار عبداللہ کے دل میں یہ خطرہ گذرتا تھا کہ شاید یہ وہی مہدی ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

اُس زمانہ میں جبکہ محمد احمد مہدی کے زہد و تقویٰ کا عام چرچا تھا سوڈان والے ظہور مہدی کا بچینی سے انتظار کر رہے تھے اور قریب تر اُس کے ظہور کا اعتقاد رکھتے تھے اس بچینی اور انتظار کے زمانہ میں وہ جس شخص کو عقل و درایت میں غیر معمولی پاتے یا زہد و تقویٰ میں کامل دیکھتے اُس کی نسبت اُن کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا کہ شاید یہی مہدی ہے اسی بنا پر ایک روز عبداللہ التعایشی نے محمد احمد کو مخاطب کر کے کہا۔

آپ اگر مہدی منتظر ہیں تو اس کا اعلان کر دیجئے۔

محمد احمد نے عبداللہ التعایشی کے الفاظ کو غور سے سُنا اور ظاہر کیا کہ ہاں وہی مہدی منتظر ہے اس کے بعد محمد احمد نے عبداللہ کو اپنا خلیفہ قرار دیا اس لحاظ سے عبداللہ التعایشی مہدی کا پہلا خلیفہ اُس کا پہلا اور سچا معاون و مددگار اور تمام کاموں میں اُس کا دست راست تھا جیسا کہ محمد احمد مہدی کے حالات میں تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔

# صفات، اخلاق اور اعمال

**حُلیہ** عبداللہ التعایشی اپنی عمر کے پچاسویں سال میں پستہ قد گندم گون تھا چہرہ پر چیچک کے خفیف نشانات تھے ناک متوسط درجہ کی اور مُنہ کا دہانہ خوبصورت تھا مونچھیں چھوٹی چھوٹی اور رخساروں پر گھنگے بال تھے بال سر کے سفید ہو چکے تھے عربی ملاحت چہرہ سے نمایاں تھی ابتدائی عمر میں ملاحت زیادہ واضح تھی جو سرور قلب کا پتہ دیتی تھی لیکن آخر میں چہرہ پر انقباض و استبداد کے نشانات نمایاں ہو گئے تھے ہونٹ چھوٹے چھوٹے تھے جن کے درمیان دانت نمایاں رہتے تھے خصوصاً جب وہ گفتگو کرتا تو اُس کے سفید سفید دانت چمکنے لگتے تھے اور معلوم ہوتا تھا گویا وہ تبسم کر رہا ہے۔

**لباس** مہدی کی وفات سے پہلے عبداللہ جبہ مرقعیہ جو درویشوں کا خاص لباس تھا پہنتا تھا لیکن مہدی کی وفات کے بعد جب خلافت ہاتھ آئی تو ایک سفید جبہ جس کے دامنوں وغیرہ میں رنگین گوٹ لگی ہوئی تھی پہننا شروع کیا سفید پائجامہ بھی استعمال میں تھا اور سفید ہی عمامہ باندھتا تھا جس کے گوشوں پر مکہ معظمہ کے حریر کی گوٹ ہوتی تھی شانوں پر کبھی کبھی شال (سوتی) ڈال لیتا تھا۔

ابتداء میں عام درویشوں کی طرح تسمہ کا جوتہ (نعال) پہنتا تھا پھر موزے اور چمڑے کے گندم گوں جوتے پہننے شروع کئے جب باہر نکلتا تو تلوار بائیں پہلو میں باندھتا اور دائیں ہاتھ میں ایک چھوٹا سا خوبصورت نیزہ جو اعلیٰ قسم کا تھا ہوتا تھا اسی نیزے سے وہ عصا کا کام بھی لیتا تھا اور اُس پر ٹیک دیکر کھڑا ہوتا تھا اُس کے جلو میں لڑکے ہوتے تھے جو اُس کو حلقہ میں لیکر

چلتے تھے ان میں سے اکثر حبشی تھے جن کو اُس نے آخری جنگ حبش میں گرفتار کیا تھا ان کا کام صرف یہ تھا کہ وہ عبداللہ التعائشی کے احکام امردبان کے کارکنان حکومت وغیرہ کو پہنچایا کرتے تھے یہ حبشی لڑکے جب بالغ ہو جاتے تھے تو اُن کو ملازموں میں داخل کر لیا جاتا تھا۔

**اخلاق** عبداللہ التعایشی فطرتاً تیز طبع اور نازک مزاج تھا طبیعت کے خلاف کسی بات کو دیکھکر غضبناک ہو جاتا تھا اور فوراً احکام جاری کر دیتا تھا کدورت وعناد دل میں جاگزین ہو جاتا تو پھر کسی کی نصیحت اُس پر اثر نہ کرتی تھی نہ وہ کسی کے مشورہ پر کان دھرتا تھا شکی بہت تھا اور کسی شخص کی نسبت گمان نیک نہ رکھتا تھا اور نہ کسی پر اس کو اعتماد تھا یہانتک کہ عزیز ترین وقریب ترین اعزا و احباب پر بھی بھروسہ نہ تھا اُس کا اعتقاد تھا کہ اخلاص و امانت دنیا سے ناپید ہیں یا یہ کہ اُن کا وجود نادر ہے تملق، چاپلوسی خوشامد اور تعریف کو شوق سے سُنتا تھا اُس کی یہ عادت لوگوں کو معلوم ہو گئی تھی اس ملئے جب کوئی اُس سے گفتگو کرتا تو پہلے اُس کی خوب تعریف کرتا اور جو انتظامی وغیرہ خوبیاں سوڈان میں نظر آتیں اُن کو اُس کی اعلیٰ حکمت، دانشمندی، درایت، عدل، لبالت اور کرم پر محمول کرکے اُس کا دل خوش کرتا تھا اور پھر مطلب کی بات کہتا تھا اس قسم کی باتوں کو وہ پوری توجہ سے سُنتا اور اپنی قابلیت پر فخر کیا کرتا تھا۔

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ کسی شخص پر عبداللہ کو اعتماد نہ تھا اس لئے وہ اپنی قوت اور صرف اپنی قوت پر وثوق رکھتا تھا اور اُس کا خیال تھا کہ وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے اور جو کام اُس سے فوق العادۃ ظہور پذیر ہوتا اُس کی نسبت ظاہر کرتا کہ وہ قوت الٰہی کے ذریعہ سے جو اُس میں حلول کئے ہوئے عمل میں آیا ہے۔

**مجلس** عبداللہ التعایشی اپنے ملازموں خدمتگاروں اور پاس بیٹھنے والوں کو جس نظر ذلت وحقارت سے دیکھتا تھا اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ کوئی آزاد انسان اُس کو برداشت نہیں کر سکتا تھا جو شخص اس کی مجلس میں آتا وہ سرنگوں دونوں ہاتھوں کو سینہ پر متقاطع صورت میں رکھ کر اُس وقت تک کھڑا رہتا تھا جبتک کہ وہ بیٹھنے کی اجازت دے تعایشی کمرہ کے وسط میں عنقریب (غالباً تخت) پر جس پر بوریا اور اُس کے اوپر دُنبہ کا پوستین بچھا ہوتا تھا بیٹھا تھا پشت پر تکیہ لگا رہتا تھا اُس کے پاس آنے والوں میں جو شخص بٹھانے کے قابل ہوتا وہ اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کر دیتا تھا اور وہ زمین پر سرنگوں جیسا کہ نماز میں بیٹھتے ہیں بیٹھ جاتا تھا اور انتظار کرتا تھا کہ عبداللہ اُس سے کچھ دریافت کرے تو جواب دے گفتگو کی حالت میں بھی لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ نظر اُٹھا کر بات کرتے بلکہ نہایت متانت سے سر جھکا کر بات کرتے تھے اور جب وہ اُن کو واپس جانے کی اجازت دیتا تھا تو فوراً خاموشی سے سر جھکائے باہر نکل آتے تھے۔

**خانگی زندگی** باوجودیکہ عبداللہ التعایشی حکومت میں استبداد پسند اور ایک جابر حکمران تھا لیکن اُس کی خانگی زندگی اس کے بالکل خلاف تھی وہ اپنے بڑے بیٹے عثمان سے بہت محبت رکھتا تھا اور اُس کی تعلیم و تربیت میں پوری توجہ سے کام لیتا تھا اُس نے اُس کو بڑے بڑے فاضل و قابل لوگوں سے قرآن شریف، تفسیر و حدیث اور تمام اسلامی علوم و فنون کی تعلیم دلوائی جب اُس کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو اُس کی شادی اپنے بھائی یعقوب کی بیٹی سے کی اور مہدی کی وصیت کے خلاف شاندار دعوت ولیمہ ام درمان کے سارے باشندوں کو کھلائی جس کا سلسلہ آٹھ روز تک جاری رہا

اس کے بعد اپنے اقارب میں دو اور لڑکیوں سے اپنے بیٹے عثمان کی شادی
کی اور لونڈی باندیوں کی بھی ایک اچھی تعداد اُس کو دیکر ہدایت کی کہ وہ
وادی النیل کی کسی عورت سے (دناقلہ قبیلہ کی عورتوں سے مراد ہے) شادی
نہ کرے اور نہ کسی سے کسی قسم کا تعلق رکھے اپنی بیٹی کی شادی اُس نے محمد احمد
مہدی کے بیٹے محمدؐ کے ساتھ کی۔ محمد بن مہدی کا ارادہ اپنے عزیزوں میں
ایک اور لڑکی سے شادی کرنے کا تھا کیونکہ عبداللہ التعایشی کی بیٹی اُسے
پسند نہ تھی لیکن عبداللہ التعایشی کے خوف سے وہ اپنے ارادہ کو ظاہر نہ
کرسکا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عبداللہ التعایشی اُس کی نسبت اچھا گمان نہیں
رکھتا ہے اور یہ کہ وہ اُس کے باپ کی وصیت کے مطابق اُس کا نگران ہے
ان باتوں کو پیش نظر رکھکر وہ خاموش ہو رہا اور عبداللہ التعایشی کی بیٹی
سے شادی کرلی۔

**بیویاں اور لونڈیاں** تعایشی ام درمان کی فتح سے پہلے ایک عظیم الشان
مکان میں مسجد جامع کے قریب رہتا تھا اُس کی شرعی بیویاں چار تھیں لونڈیوں کی
نسبت ایک غیر معتبر روایت یہ ہے کہ چار سو لونڈیاں تھیں جن میں سے اکثر
نوجوان اور مختلف اقوام کی تھیں ان میں سے ہر بیس لونڈیوں پر ایک رئیسہ
(سردار) مقرر تھی جو نگرانی کی خدمت انجام دیتی تھی اور غالباً ہر سو کی تعداد پر
ایک آزاد عورت افسری کرتی تھی جو اُن کے اعمال و افعال کی جوابدہ ہوتی تھی۔

**خورد ونوش** ابتدا ء حکومت میں جوش دیا ہوا گوشت، مرغ کا گوشت اور
روٹی کھاتا تھا لیکن بعد میں لذیذ و مرکب کھانوں کا شوق ہو گیا تھا اور مصری
دولتمندوں کی طرح کئی کئی کھانے اُس کے دستر خوان پر چُنے جاتے تھے۔

**ملازم** عبداللہ التعایشی کے پاس ملازمین کی ایک معقول تعداد تھی جن میں سے

کچھ تو اُس کے دروازوں پر دربانی کی خدمت انجام دیتے تھے اور کچھ اُس کے جلو میں جب وہ سوار ہو کر کہیں جاتا تھا چلتے تھے سلاطین پاشا بھی اسی قسم کے ملازموں میں سے ایک تھا کچھ عرصہ بعد اُس نے اپنی شانِ خلافت کو ممتاز بنانے کے لئے ایک جماعت محافظ سپاہیوں کی تیار کی جو مخصوص طور پر اُس کی حفاظت کی خدمت انجام دیتی تھی اور ایک لشکر اپنا خاص تیار کیا جس میں عساکر جہادیہ کی ایک معقول تعداد تھی اسی سلسلہ میں اُس نے مغربی نیل ابیض کے امرار کو حکم دیا کہ وہ اُس کی مخصوص سپاہ کے لئے لوگ فراہم کریں چنانچہ انہوں نے ایک معقول تعداد لوگوں کی فراہم کر کے بھیجی ان لوگوں میں جعالین وغیرہ قبائل کے لوگ کثرت سے تھے اور چونکہ عبد اللہ التعایشی کو قبائل دناقلہ اور مصری لوگوں پر اعتماد نہ تھا اس لئے ان میں سے ایک شخص بھی اس سپاہ میں نہیں لیا گیا اس سپاہ کی مجموعی تعداد جب بارہ ہزار تک پہنچ گئی تو عبد اللہ نے اُس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ کا افسر اپنے بیٹے عثمان کو بنایا اور دوسرے حصہ کی قیادت اُس کے بھائی ہارون ابو محمد کے سپرد کی ہارون اُس وقت نوجوان تھا اور صرف اٹھارہ سال کی عمر تھی تیسرے حصہ پر ایک حبشی شخص کو جس کا نام رائج تھا اور جس نے عبد اللہ التعایشی کے گھر میں تربیت و پرورش حاصل کی تھی افسر مقرر کیا پھر ان تینوں قسموں میں سے ہر سو آدمی پر ایک افسر مقرر کیا اسی کے ساتھ اپنے بیٹے عثمان کو اُس نے ساری فوج کا افسر اعلیٰ بھی بنایا اور تمام اختیارات اُس کو عنایت کئے۔

ملازم کی ماہوار تنخواہ عبد اللہ التعایشی کے ہاں نصف ریال تھی اس کے علاوہ ہر دو ہفتہ کے لئے آٹھ اردب (غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ) غلہ ملتا تھا

خدمت اُس کی صرف یہ تھی کہ وہ عبداللہ التعایشی کی حفاظت کرے اور کسی وقت اپنی اہم خدمت سے غافل نہ رہے عبداللہ التعایشی چونکہ شکی مزاج تھا اور کسی پر اعتماد و بھروسہ نہ رکھتا تھا اس لئے وہ اپنے ملازمونکی طرف سے بھی کسی وقت غافل نہ رہتا تھا اور ہر وقت اُن کی حرکات خیالات اور مشاغل سے آگاہی حاصل کرتا رہتا تھا اسی کے ساتھ وہ ہر شخص کو اُس کی خدمت پر متعین کرتا اور اُس کے کام کی جانچ کرتا رہتا تھا۔

**اعمال** عبداللہ التعایشی پانچوں وقت کی نماز روزانہ ام درمان کی بڑی مسجد میں ادا کرتا تھا اور خود امامت کرتا تھا مسجد میں داخل ہو کر وہ محراب میں ایسی جگہ بیٹھتا تھا کہ ہر اُس شخص پر جو مسجد میں موجود ہو اُس کی نظر پڑ سکے اُس کے پیچھے اُس کا بیٹا اور قضاۃ اور وہ لوگ جو اُس سے تقرب کی خصوصیت رکھتے تھے بیٹھتے تھے دائیں بائیں اُس کے ملازم ہوتے تھے اور ان کے پیچھے دائیں جانب عبداللہ کا بھائی یعقوب اور تمام اُمراء اور بائیں طرف علی ولدالحلو خلیفہ ثانی کے بعض لوگ اور بعض جعالین و دناقلہ قبائل کے اشخاص ان کے پیچھے عام لوگوں کی صفیں ہوتی تھیں اور عموماً ہر وقت کی نمازیں کئی ہزار آدمی شریک ہوتے تھے۔

عبداللہ التعایشی نمازمیں امراء کی حضوری پر بہت زور دیتا رہتا تھا اور ہر نماز میں امراء کی جانچ کرتا رہتا تھا اگر کوئی امیر حاضر نہ ہوتا تو اُس پر ملامت کرتا اور اُس سے ناخوش اور بدگمان ہو جاتا تھا اور اگر خود کسی عذر کی وجہ سے شریک نہ ہو سکتا تو کسی قاضی کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیج دیتا لیکن یہ قائمقام محراب میں اُس کی جگہ بیٹھنے کا مستحق نہ تھا عصر اور مغرب کے درمیان

وہ اُن واقعات، حالات اور مقدمات کو سُنتا تھا جو باہر سے آتے تھے اور اُن پر قضاۃ سے مشورہ کرتا تھا چونکہ وہ خود لکھا پڑھا نہ تھا اس لئے اس قسم کے کاغذات اُس کے خاص محرر یا پرائیویٹ سکرٹری اُس کو پڑھکر سناتے اور پھر اُن کے متعلق وہ اُن سے حکم لکھا دیتا تھا اور احکام کے اوپر اپنی مُہر ثبت کرتا تھا۔

**ڈاک** } دولتِ درویش کے دار الحکومت اور سارے صوبوں اور شہروں میں خبر رسانی کا انتظام عبداللہ التعایشی نے سانڈنی سواروں کے ذریعہ سے کیا تھا بہت سی سانڈنیاں تیز رفتار اور مضبوط اس کام کے لئے اُس نے مقرر کی تھیں ہر سانڈنی کے متعلق چند آدمی ہوتے تھے جو احکام و کاغذات کو عمال اور رؤسا کے پاس روزانہ پہنچاتے اور اُن کے پاس سے کاغذات کو دار الحکومت لاتے تھے ایک مرتبہ ابراہیم عدلان ایک شخص نے عبداللہ التعایشی کو ڈاک کا سلسلہ اس طرح قائم کئے جانے کی رائے دی کہ ڈاک کے اوقات معین کئے جائیں اور جگہ جگہ اُس کے اسٹیشن بنائے جائیں تاکہ وقت پر روزانہ ڈاک روانہ ہو اور ہر مقام سے لائی جائے اور وہاں پہنچائی جائے لیکن عبداللہ نے اس رائے کو پسند نہیں کیا اور ظاہر کیا کہ موجودہ طریقہ مجوزہ طریقہ سے زیادہ قابل اطمینان ہے۔

**سواری** } عبداللہ التعایشی کبھی کبھی سواری پر شہر کی حالت اور عمارتوں کو دیکھنے کے لئے باہر بھی نکلتا تھا جب وہ سوار ہوتا تو ایک بلند آواز بوق جس کا نام "امبایولہ" تھا اور طبل بجاتے جاتے تھے جس سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ خلیفۃ المہدی اپنے دیوان سے باہر نکلا ہے چنانچہ لوگ طبل و امبایولہ کی آواز سُنتے ہی اپنے اپنے گھروں کے دروازوں کو

کھولدیتے اور چھتوں پر اُس کو دیکھنے کے لئے چڑھ جاتے تھے خلیفۃ المہدی
کے گھوڑے کے آگے محافظ سپاہ کی ایک جماعت ہوتی تھی دائیں بائیں
اور پیچھے بھی کثرت سے محافظ ہوتے تھے گویا عبداللہ خلیفۃ المہدی محافظوں
کے حلقہ میں ہوتا تھا محافظوں کے پیچھے پیدل اور سوار شہر کے لوگ اور کچھ
ارکان حکومت ہوتے تھے حلقہ کے اندر عبداللہ التعایشی کی بائیں جانب
ایک موٹا مگر مستعد شخص ابوضحکہ نام ہوتا تھا جو عبداللہ کو سواری پر سوار ہونے
اور اُترنے میں مدد دیتا تھا سواری کے آگے بوق بجانے والے ہوتے
تھے جو عبداللہ کے حکم سے سواری کے آگے بوق بجاتے جاتے تھے اُن کے
پیچھے نفیر (بگل) بجانے والے جو سواری کے ٹھہرنے، روانہ ہونے، یا اور
کسی موقع پر عبداللہ کے حکم سے نفیر بجاتے تھے ان کے پیچھے عبداللہ کے
وہ خاص خدمتگار ہوتے تھے جو "رکوہ" (چمڑہ کا آفتابہ وضو کیلئے پانی سے
بھرا ہوا) جائے نماز اور نیزے لئے ہوئے تھے اور اس سارے مجمع کے
ساتھ فوجی باجہ بھی ہوتا تھا جس میں چھوٹے چھوٹے سینگ کے بوق
اور ڈھول وغیرہ ہوتے تھے درمیان راہ میں بعض لوگ گھوڑوں پر
سوار فوجی ورزش کے کرتب بھی دکھاتے جاتے تھے۔

**دربار عام** { عبداللہ التعایشی سال میں چار مرتبہ دربار عام کرتا تھا
جس میں ہر شخص کو شریک ہونے کی عام اجازت تھی اور یہ دربار عام
چاروں عیدوں پر ہوتا تھا یعنی عید میلاد النبی صلعم، عید معراج، عید الفطر
اور عید الاضحیٰ یہ دربار عام نہایت شان و شوکت سے کئے جاتے تھے۔
جس میں امرء دربان وغیرہ کے لوگ کثرت سے شریک ہوتے اور خلیفۃ المہدی
کی زیارت سے متمتع ہوتے تھے یہ قاعدہ ابتدا میں نہ تھا بعد میں ایسا کیا

گیا شروع خلافت میں عبد اللہ ہر جمعہ کو ایک معمولی دربار عام منعقد کرتا تھا۔

**فوجی قوت** } فوجی قوت اور سامان جنگ وذخیرہ وغیرہ کی تعداد و مقدار دولتِ دراویش کی تباہی سے پہلے حسب ذیل تھی :۔

| | |
|---|---|
| پیدل سپاہ جو تیروں اور تلواروں سے مسلح تھی | ۴۶۰۰۰ |
| سوار سپاہ ............................ | ۶۶۰۰ |
| عساکر جہادیہ ............................ | ۳۴۳۵۰ |

اس کے علاوہ کچھ اور متفرق قوت تھی مجموعی تعداد ساری طاقت کی ایک لاکھ پندرہ ہزار تھی اور ہتیاروں کی تعداد حسب ذیل تھی :۔

| | |
|---|---|
| توپیں ............................ | ۷۴ |
| بندوقیں ............................ | ۴۰۳۵۰ |

یہ تمام قوت امن کی حالت میں تھی اور سرکاری حیثیت رکھتی تھی جنگ کی حالت میں قبائل کی شرکت سے دوگنی سے بھی زیادہ قوت ہو جاتی تھی۔

## عبد اللہ التعایشی کی حکومت، ادارت اور عمال حکومت

### (۱) مالیہ

مالی صیغہ کا نام دولتِ دراویش میں بیت المال تھا یا بیوت المال ان متفرق بیوت المال میں سے ہر ایک ایک مخصوص قسم کی آمدنی و خرچ سے تعلق رکھتا تھا لیکن ان میں سے پانچ اہم تھے یعنی

(۱) بیت المال العمومی

(۲) بیت مال الملازمین

(۳) بیت مال الخمس للخلیفۃ

(۴) بیت مال ورشتہ الحربیہ

(۵) بیت مال ضابطۃ السوق

ان میں سے ہر ایک کی تشریح و تفصیل ہم ذیل میں لکھتے ہیں:-

**بیت المال العمومی** } اس سے وہ خزانہ عامرہ مراد ہے جو دولتِ درادیش کے عام مصارف و مداخل سے تعلق رکھتا تھا اس میں ذیل کی آمدنیاں داخل کی جاتی تھیں:-

(۱) زکوٰۃ و فطرہ

(۲) لڑائیوں میں لوٹا ہوا مال و سامان

(۳) عشور یعنی وہ ٹیکس جو مال تجارت پر مقرر تھا۔

(۴) گوند کی پیداوار و محصول

(۵) جہازرانی اور کشتیوں کا ٹیکس

(۶) تاجروں سے مالی لین دین میں تجارتی نفع

(۷) نیل کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک آمد و رفت کا کشتیوں کا محصول

(۸) مغربی نیل ابیض اور مشرقی نیل ازرق کی زمینوں کا جو جنوب میں کرکورج اور فشودہ تک اور شمال میں حجر العسل تھیں محصول و غلہ

(۹) اعانت یعنی وہ امدادی رقم جو بیت المال العمومی ضرورت کے وقت دوسرے بیوت المال سے لیتا تھا۔

بیت المال العمومی سے ذیل کے مصارف متعلق تھے:-

(۱) سپاہ سامان جنگ اور ضروری ذخائر کی نقل و حرکت کے مصارف

جو اکثر ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ اور اطراف ملک یا جنگ کے موقع پر میدان جنگ میں آتی جاتی رہتی تھیں۔

(۲) غیر سرکاری سپاہ (عسکر جمادی) کے عطیات جو ماہانہ مقرر تھے

(۳) سرکاری ملازموں کی تنخواہیں

(۴) صدقات

**بیت مال الملازمین** } یعنی خزانہ متعلق مصارف ملازمین اس میں سے صرف وہ ملازم تنخواہ پاتے تھے جو عبداللہ التعایشی سے مخصوص تھے ان ملازموں میں وہ سپاہ بھی شامل تھی جو عبداللہ التعایشی کی مخصوص سپاہ تھی اس کی آمدنی صرف جزیرہ (واقع وسط نیل ابیض وازرق) کی زمین کے محاصل تھے اور مصارف ملازمین عبداللہ التعایشی کے تنخواہوں سے مختص تھے۔

**بیت مال الخمس للخلیفۃ** } یہ گویا خلیفۃ المہدی کا ایک مخصوص خزانہ تھا اس کی آمدنی کے ذرائع حسب ذیل تھے:۔

(۱) صوبجات اور دارالحکومت کے سرکاری خزانوں سے جو رقم فاضل بچتی تھی وہ اس میں داخل کر دیجاتی تھی۔

(۲) جزائر واقع برلب نیل کی آمدنی۔ ان جزائر میں جزیرۂ توتی بھی شامل تھا جو خرطوم کے سامنے واقع تھا اور اُس حاصل کی ہوئی مخصوص زمین کا محصول بھی جو مال غنیمت کے طور پر جنگ میں ملی تھی اس خزانہ کی آمدنی تھی اس مال غنیمت کی زمین میں دو مقام حلفایہ اور کملین بھی داخل تھے جو خرطوم پر قبضہ کرنے سے پہلے خدیو مصر کی املاک تھے۔

(۳) بربرسے ام درمان میں جو تجارتی مال آتا تھا اُس کا عشر (دسواں حصہ)

(۴) سرکاری محکموں سے جو غلام خلیفہ کی خدمت میں بھیجے جاتے تھے

اُن کا زر فروختگی۔

(۵) اکثر اسٹیمروں جہازوں اور کشتیوں کا محصول۔

اس میں سے جو مصارف ہوتے تھے وہ خلیفۃ المہدی کے ساتھ مخصوص تھے۔

**بیت مال ورشۃ الحربیہ** } یعنی خزانہ حربیہ اس میں حسب ذیل آمدنیاں جمع ہوتی تھیں۔

(۱) خرطوم کے باغات کی پیداوار

(۲) خرطوم کے بعض بازاروں کا محصول

(۳) ہاتھی دانت جو خط استوائی سے آتا تھا۔

اس خزانہ سے ذیل کے مصارف متعلق تھے:۔

(۱) بحریہ کے مصارف۔

(۲) سلاح خانہ، کارخانہ جہاز سازی اور ہتیار بنانے کے ورکشاپ (کارخانے) کے مصارف۔

(۳) بارود بنانے اُس کا مصالحہ زمین سے نکالنے اور صاف کرنے کے مصارف۔

**بیت مال ضابطۃ السوق** } یہ خزانہ افسروں کے متعلق تھا اس کی آمدنی میں ذیل کی رقمیں جمع ہوتی تھیں دوکانوں کا محصول (کرایہ) وہ جرمانے جو شراب پینے والوں اور جُوا کھیلنے والوں پر عبداللہ التعایشی کے حکم سے کئے جاتے تھے اس خزانہ سے ذیل کے مصارف متعلق تھے:۔

(۱) جمعداروں اور افسروں کی تنخواہیں۔

(۲) بیت الضیافۃ کے مصارف بیت الضیافۃ سے خلیفۃ المہدی کے

بھائی یعقوب کے ذاتی وخانگی مصارف بھی متعلق تھے۔

(۳) ام درمان کی بڑی فصیل (شہر پناہ) بنانے کے مصارف۔

یہ تفصیل ہے اُن تمام مداخل (آمدنی) ومصارف کی جو دولت درادیش سے تعلق رکھتی ہے لیکن اُس کے شمار واعداد اور مقدار کا اندازہ مشکل ہے۔

## (۲) نقود اور تجارت

محمدؐ احمد مہدی نے جب اپنی دعوت کا اعلان کر کے توفیق الٰہی سے سوڈان کے شہروں پر قبضہ کیا اور وہاں کے سرکاری خزانے اور مخالف لوگوں کے مال ومتاع اُس کے ہاتھ آئے تو اُس نے اُس روپیہ سے اپنی دعوت اور حکومت کو ترقی دی یہ تمام زر نقد جو مہدی کے ہاتھ آیا تھا سوڈانی سکہ تھا جو مصری حکومت کے زمانہ میں رائج وجاری تھا ان سکوں میں زیادہ اہم اور قیمتی سکہ ریال مجیدی اور ریال ابومدفع تھا جو عرصہ تک مہدی کے زمانہ میں بھی جاری رہا جب مہدی کی حکومت وسیع ہوگئی اور سوڈان کا سابق سکہ ختم ہوگیا تو اُس نے اپنے نام کا سکہ بنایا اور اس جانب سب سے پہلے احمد ولد سلیمان نے مہدی کو توجہ دلائی مہدی نے چاندی اور سونے دونوں قسم کے سکے تیار کرائے تھے چاندی کا سکہ مصری ریال سے اور سونے کا سکہ مصری پونڈ (گنی) سے مشابہ تھا بہت دنوں تک یہ سکے جاری رہے لیکن چونکہ سونے کی مقدار مہدی کے پاس کافی نہ تھی اس لئے کچھ عرصہ بعد گنی کا بنانا بند کر دیا اور چاندی کے سکوں کی تعداد بڑھا دی گئی چنانچہ چند قسم کے چاندی کے سکے بنائے گئے جو اپنے مخصوص ناموں سے مشہور تھے ان میں سے چند سکوں کا ذکر ہم یہاں کرتے ہیں

(۱) ریال مہدی یہ سکّہ تمام سکّوں میں بہتر تھا۔
(۲) مقبول } یہ دونوں سکّے نور القیر افوی کے مضروب تھے۔
(۳) ابو سدر }
(۴) ابو کیس اس سکّہ پر دو نیزوں کی تصویر تھی۔
(۵) عملہ جدیدہ۔

ابتدا میں چاندی کے سکّوں میں چاندی کا جزو غالب اور تانبہ کا جزو بہت کم تھا یعنی مثلاً ریال مہدی میں چاندی سات حصّہ اور تانبہ ایک حصّہ تھا گویا سات اور ایک کی نسبت تھی لیکن بعد میں چاندی کی مقدار کم کر دی گئی اور تانبہ کی مقدار بڑہا دی گئی یعنی دو اور پانچ کی نسبت قائم کر کے چاندی دو جزو اور تانبہ پانچ جزو کر دیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوڈان کچھ زیادہ زرخیز ملک نہ تھا یا حکومت میں ایسی خرابیاں تھیں جو اس قسم کی ضروری باتوں کی اصلاح کی مانع تھیں۔

دار الضرب کی کیفیت یہ تھی کہ وہ بڑے بڑے درویشوں کے ہاتھ میں تھا جس سے وہ تجارت میں بڑا فائدہ حاصل کرتے تھے گویا حکومت کی طرف سے دار الضرب ٹھیکہ پر دیدیا جاتا تھا جس کی دو شخص سربراہی کرتے تھے اور ہر ایک شخص اُن میں سے چھ ہزار ریال ماہانہ ادا کرتا تھا اور جو سکّہ مضروب ہوتا تھا وہ تاجروں اور عام باشندوں سب کے نزدیک مقبول سمجھا جاتا تھا اگر کوئی اُس کے لینے سے انکار کرتا یا حجت کرتا حکومت کے نزدیک وہ مجرم سمجھا جاتا تھا اور اُس کو کوڑوں یا ضبطی مال و املاک کی سزا دیجاتی تھی ان چاندی کے سکّوں کے تبادلہ کی یہ صورت تھی کہ ام درمان کے تاجر ایک ریال مجیدی کے بدلے میں آٹھ عدد عملہ جدیدہ کا سکّہ لیتے

تھے اور ریال ابو مدفع کی قیمت پانچ ریال مہدی لیتے تھے سکوں کے اس قسم کے تبادلہ سے بعض تاجروں کو نقصان ہوتا تھا اور وہ مجبوراً مال کی قیمت بڑھا کر اپنے نقصان کو پورا کرتے تھے زر نقد یا سکوں کی یہی کیفیت عبداللہ التعایشی کے زمانہ میں رہی۔

## (۳) محکمہ قضا

محکمہ قضا سے مراد عدالتی حکام کا صیغہ ہے سب سے بڑے حاکم کا لقب قاضی الاسلام تھا اور اس کے ماتحت دوسرے قاضی تھے لیکن یہ سب عبداللہ التعایشی کے گونگے بہرے یا خاموش آلات تھے جو اس کی آواز پر بولتے تھے اور اس کے اشارہ پر کام کرتے تھے یعنی وہ جو حکم دیتا تھا قاضی اسی کے موافق فیصلہ دیتے تھے البتہ جزوی معاملات اور شخصی مقدمات میں اُن کو کامل اختیارات حاصل تھے اس لحاظ سے قاضیوں کی حالت ایسی تھی جیسی کہ کسی چیز کی دو جاذبہ قوتوں کے درمیان ہوتی ہے ایک طرف آزادیٔ ضمیر اور احکام شرعیہ تھے اور دوسری جانب عبداللہ التعایشی کا ارادہ۔

ذیل میں ہم ام درمان کے اُن قاضیوں کے نام لکھتے ہیں جو ۱۸۹۶ء میں کام کرتے تھے:۔

| | |
|---|---|
| (۱) حسین ولد زہرہ | قبیلہ جعالیین سے تھے |
| (۲) سلیمان ولد الحجاز | قبیلہ حجبات سے تھے |
| (۳) حسین ولد قیبو | قبیلہ حمر میں سے تھے |
| (۴) احمد ولد حمدان | قبیلہ عراقیین میں سے تھے |

(۵) عثمان ولد احمد قبیلہ بطاحین سے تھے

(۶) عبدالقادر ولدام مریم یہ پہلے یعنی مصری حکومت کے زمانہ میں مقام کلاکلا کے قاضی تھے۔

(۷) محمد ولد المفتی یہ قاضی صرف اُن جزوی معاملات کو طے کرتے تھے جو ملازموں سے متعلق ہوتے تھے۔

ان کے علاوہ اور بھی چند قاضی تھے جو مغربی قبائل سے تعلق رکھتے تھے یہ جب مجلس عدالت میں آتے تھے تو معاملات پر حکم صادر نہ کرتے تھے بلکہ صرف اپنی رائے ظاہر کر دیتے تھے۔

شیخ الاسلام حسین ولد زہرہ نے جن کا نام فہرست میں مقدم ہے فقہ کی تعلیم جامع ازہر (مصر) میں حاصل کی تھی اور سارے سوڈان میں بلحاظ قابلیت و علمیت مسلّم و بہتر تھے عدل و انصاف کی طرف زیادہ میلان تھا اکثر ایسا ہوا ہے کہ آپ نے عبداللہ التعایشی کے ارادہ کے خلاف مقدمات میں شریعت کے موافق فیصلہ دیا ہے اور اپنے فیصلہ پر آخر تک قائم رہے ہیں اسی وجہ سے عبداللہ التعایشی ان سے خوش نہ تھا اور بہت کم اُن کو مجلس عدالت میں بلاتا تھا۔

دولت درادیش میں احکام کی بنیاد شریعت اسلامیہ اور مہدی کی تعلیم پر تھی جس کا تذکرہ ہم اوپر کر چکے ہیں درویشوں کا اعتقاد تھا کہ مہدی نے جو تعلیم دی ہے وہ احکام شریعت کو تازہ کرنے پر مبنی ہے جو مرور زمانہ سے کمزور پڑ گئے تھے اور مسلمان اُس سے ناآشنا ہو گئے تھے ان کے اعتقادات میں سب سے اہم یہ اعتقاد تھا کہ محمد احمد مہدی منتظر ہے اور اس کا منکر واجب القتل ہے۔

قاضیٔ ملازمین کے فرائض ہیں ملازموں کے باہم معاملات اور اُن مقدمات کا طے کرنا تھا جو ملازموں اور عام لوگوں میں پیدا ہوتے تھے آخری قسم کے مقدمات میں فیصلہ عموماً ملازموں کے حق میں ہوتا تھا۔

دو اور قاضی تھے جو بیت المال سے تعلق رکھتے تھے ان کا کام اُن قضایا کا طے کرنا تھا جو غلاموں کی خرید و فروخت سے تعلق رکھتے تھے گویا ان معاملات میں جو بیع و شرار کے متعلق ہوتے تھے شریعت حقہ کے مطابق یہ قاضی فیصلہ کرتے تھے ایک قاضی بازار کے اُن جزوی معاملات اور مقدمات کو طے کرتا تھا جو بازار میں پیش آتے تھے یہ قاضی بازار ہی میں رہتا تھا اور جب تک بازار کھلا رہتا تھا اپنی جگہ کام کرتا رہتا تھا۔

# دولتِ دراویش کا خاتمہ

۱۸۹۶ء تک دولتِ دراویش کی یہ کیفیت رہی اس کے بعد اُس کا ستارۂ اقبال نحوست میں آگیا اور حکومت مصر اور حکومت انگلینڈ نے متحدہ چڑھائی سوڈان پر کی مختلف مواقع پر بہت سی لڑائیاں ہوئیں جن میں درویشوں کا سخت نقصان ہوا چونکہ خلفائے مہدی ایک دوسرے کے دشمن تھے اس لئے اُن کی متحدہ قوت پورے طور پر میدان میں نہ آسکی اور آخر نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۸۹۸ء میں ام درمان اُن کے ہاتھوں سے نکل گیا عبداللہ التعایشی اور اُس کے ساتھی جان بچاکر بھاگ گئے اور کردوفان کے پہاڑوں میں جاکر پناہ لی لیکن مصریوں اور انگریزوں نے وہاں بھی اُسے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور ام درمان پر

قبضہ کر لینے کے کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۸۹۹ء میں جبل کردوفان جاکر پھر تعایشی سے جنگ کی یہ آخری جنگ تھی جس میں درویشوں نے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیا اور سب قتل ہو گئے بہت تھوڑے لوگ اس لڑائی میں بچے اور بھاگ کر نکل گئے عبداللہ التعایشی بھی اسی معرکہ آخری میں قتل ہوا اور دولت دراویش کا بھی اُس کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔

# تصنیفات علامہ راشد الخیری مدظلہ تعالےٰ

## عروس کربلا

مولینا راشد الخیری کی تمام کتابوں میں بلحاظ درد اثر کے ممتاز ہے۔ کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مولینا راشد الخیری کی قلم نے قیامت ڈھا دی ہے مصر کے مشہور عیسائی مصنف جرجی زیدان نے جو معرکۂ کربلا کے حالات ناول کے پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور جس کا ترجمہ لکھنؤ کے کسی بزرگ نے کیا ہے یہ کتاب اس کا مدمقابل ہے۔ سونے کے ساتھ تولنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد عہ

## جوہر قدامت

دو بہنوں کی پُر لطف کہانی۔ دو لڑکیوں کی مفصل زندگی اور دو عورتوں کی جگر خراش داستان ہے۔ جن میں سے ایک دَورِ جہالت کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی شیدا۔ اور دلدادہ۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ عالم نسوان آج سے پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا مسلمان گھروں میں اسوقت کیسے کیسے لال گودڑیوں میں چمکتے تھے۔ اور مغربی رَو اُن کو کس سمت لیجا رہا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

## موؤدہ

مسلمان جہاں اور احکام الٰہی سے ہزاروں کوس دُور جا پڑے ہیں اُس طرح بدنصیب لڑکیوں کی پیدائش میں بھی وہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور نوبت یہانتک پہنچ گئی ہے کہ شرع اسلام کا فیصلہ پس پُشت ڈال کر مسلمان لڑکیوں کو کلام الٰہی کے خلاف ترکہ سے محروم کرکے رواج کو ترجیح دیتے ہیں یہ کتاب اُس کے انسداد پر لکھی گئی ہے۔ قیمت فی جلد آٹھ آنے (۸؍)

ملنے کا پتہ۔ منیجر کارخانہ صوفی آبحیات پنڈی بہاؤالدین پنجاب